اَلدِّیْنُ یُسْرٌ

دین تو آسان ہے

www.KitaboSunnat.com

میاں محمد جمیل ایم اے

ابو ہریرۃ اکیڈمی
۳۷- کریم بلاک، اقبال ٹاؤن - لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ
کتاب نمبر............
جونیاں ضلع قصور

دین تو آسان ہے

میاں محمد جمیل ایم اے
فاضل اردو، علوم اسلامیہ

ابو ہریرہ اکیڈمی
37- کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔فون:5417233

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دین تو آسان ہے

از......................میاں محمد جمیل

پہلا ایڈیشن......................فروری 2002ء

دوسرا ایڈیشن......................نومبر 2002ء

تعداد......................1100

قیمت......................-/60

ناشر......................ابو ہریرہؓ اکیڈمی

تالیفاتِ اکیڈمی

اکیڈمی کی کتب فرقہ واریت سے مبرا، روح اسلام کی ترجمان زبان تعلیم یافتہ حضرات کے مزاج کے مطابق، انداز نہایت شستہ اور دل پذیر ہونے کی وجہ سے قبولیت عامہ کا شرف پا رہی ہیں۔ نہایت مختصر مدت میں کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ خود پڑھیں اور لوگوں کو پڑھائیں تاکہ تعلیمِ نبوت عام ہو جائے۔

حقوق بحق اکیڈمی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندازِ بیاں

تحریر کا مقصد 11

باب ۱

دین کے معانی 13
مذہب اور دین میں بنیادی فرق 16
اسلام کا تقاضا مکمل تابعداری 17
نیم دروں و نیم بروں کی حالت میں دنیا و آخرت میں رسوائی 18
اسلام ہی عزت کا معیار ہے حضرت عمرؓ کا خطاب 19
دینِ فطرت 20
فطرت کا باغی کون؟ 21
حجاب اٹھتے ہیں تو فطرت اپنا آپ دکھاتی ہے 22
اساسِ دین 23
دین کا فضل و کمال 25
عالمگیر دین، عالمگیر نبوّت کے ذریعے 27
دین و نبوّت کی تکمیل 30
دین تو آسان ہے 32
ناجائز پابندیاں اور بوجھ اتار پھینکیں 35
دین میں آسانی کا کیا معنیٰ 35
پورا دین آسان ہے 37
دین میں جبر نہ ہونے کا مفہوم 38
دین پر عمل کس طرح آسان ہے 41

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب۲

دینِ رحمت	45
گھریلو زندگی میں شفقت ومہربانی کا حکم	
ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور غلاموں پر مہربانیاں	46
ازدواجی بندھن توڑتے ہوئے بھی نرمی کیجئے	51
دوبارہ نکاح اور حلالہ	51
اس بے غیرتی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟	52
اس بچے کا کون وارث ہوگا	53
لین دین میں نرمی اور خیرخواہی	53
کاروباری نرمی کا موت کے وقت فائدہ	55
حلال وحرام میں نرمی	57
کن حالتوں میں حرام جائز ہے	59
حدود وقصاص کا فلسفہ اور قانون کے نفاذ میں نرمی	60
تلوار کی دھار کے نیچے مہربانی	62
آپؐ نے غیر مسلم رعایا (ذمیوں) کو بے پناہ حقوق عطا فرمائے	63
جانوروں کے ساتھ پیار اور شفقت	66

باب۳

حفاظتِ دین اور اس تک پہنچنے کے روشن راستے	68
آپؐ کی تفسیر کی گارنٹی	69
سنت ہر حال میں ناگزیر اور محفوظ	69
سونے کی زنجیر	70
حدیث کی صحیح ترین چھ کتابیں	71

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب۴

دین کومشکل بنانے والے لوگ 72

بدعات وتکلفات کے دینی اور اخلاقی نقصانات 74

آخرت میں ناقابل تلافی نقصانات 76

مختصر دین اور فرائض کی اہمیت 77

دین کے بدلے قیامت کے دن بے حد وحساب بخشش ورحمت 84

اللہ تعالٰی کی بے پناہ رحمت پر آپ کی مسکراہٹ 87

آخری جنتی کا رب کریم سے عجیب مکالمہ اور اللہ تعالٰی کی بے پناہ رحمت وشفقت 87

باب۵

ارکان اسلام

توحید ورسالت کے تقاضے 90

عقیدہ توحید کے اثرات 93

جب خالق ومالک مان لیا تو سرتابی کا کیا معنٰی؟ 94

رسالت کے تقاضے 98

کامل اور اکمل نمونہ 98

قومی زبان میں خطبہ وخطاب 100

آپ کی ذات کامل اتھارٹی 102

آپ کی اطاعت کے فوائد 104

باب۶

فرضیتِ نماز اور حکومت کی ذمہ داری 105

فضائل وفوائد 106

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترک نماز کا گناہ اور سزا	107
نماز میں آسانیاں	108
حلفیہ معروضات	109
اذان اور اقامت میں بدعات و تکلفات لیکن پھر بھی اطمینان نہیں!	110
مسجد میں داخلے اور نکلنے کی دعاؤں میں اضافہ	112
پاکیزگی کی ابتدا اور دعا	112
بیت الخلاء میں عجب صورتحال	112
غسل کا طریقہ	113
غسل میں عورتوں کو آسانی	113
آپ کا وضو	114
وضو میں فرائض اور سنتوں کی تقسیم کا تکلف چھوڑ یئے	115
جرابوں پر مسح کرنے میں عجیب تکلفات	115
تیمم میں بدعات و تکلفات	116
وضو میں آسانیاں	117
مرد اور عورت کی نماز میں شرعاً کوئی فرق نہیں لیکن ہمارے تکلفات	118
نماز کی نیت میں مبالغہ	119
ہاتھ باندھنے میں تکلفات	119
فاتحہ میں زیادتی کی انتہا	119
آپ کی نماز	120
سجدہ میں خودساختہ تکلفات	122
نماز سے فارغ ہوتے وقت بدترین حرکت کی اجازت	124

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرض نماز میں مضحکہ خیز زیادتی	124
نمازِ جمعہ میں اضافہ	124
نوافل کا درجہ فرض کے برابر نہ بنائیں	125
نفل نماز کا فلسفہ اور رکعات	125
سنتوں اور نوافل کی تعداد	126

باب ۷

دعا سب سے آسان ترین عبادت لیکن اسے بھی مشکل بنا دیا گیا	128
دعا کا معنیٰ و مفہوم	129
دعا کے آداب	130
غلط فہمی دور کیجئے	132
کیا ہاتھ اٹھائے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی	134
خالق و مخلوق کے درمیان واسطے ختم کیجئے	136
رفعتیں اور قربتیں	137
قدیمی اور بین الاقوامی شرک	138
ان سوالات کا جواب کون دے سکتا ہے؟	140
وسیلے کے اخلاقی اور معاشی نقصانات	141
عظیم ترین وسیلہ اختیار کیجئے	142
محبوب ترین وسیلہ اپنائیں	144
دعا میں آسانیاں	145

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر۸

زکوۃ کی فرضیت اور آپ کا معاشی پروگرام	146
اموال زکوۃ	148
مصارف زکوۃ کی فہرست	153
زکوۃ اور ٹیکس میں آٹھ امتیازات	154
زکوۃ کے فوائد اور اجتماعی ثمرات	155
جہنم میں اذیت ناک سزائیں آپ ﷺ نے خود دیکھیں	160
زکوۃ میں رخصت اور آسانیاں	161

باب ۹

رمضان کی عظمت	163
فرضیت روزہ	163
روزہ کی نیت میں من ساختہ اضافہ	164
ثواب کی حد ہی نہیں	165
روزہ سپیشل کورس اور اس کی مراعات	166
روزہ کے تحفظات	168
خدائی سہولیات اور خود ساختہ مشکلات	170
تارک روزہ پر ہر طرف سے پھٹکار	171
روزہ کے مقاصد	172
روزہ میں آسانیاں	174
تراویح کی رکعات اور اس کا اجر و ثواب	174

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا انور شاہ کا آٹھ تراویح کا فتویٰ	177
حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی رائے گرامی	177
اعتکاف	178
شب قدر کی عظمت	180
شب قدر اور صحابہ کی بے تابیاں	180
کون سی رات شب قدر؟	181
شب قدر کے بارے میں بعض علماء کی زیادتیاں	182
شب قدر کے بارے میں من گھڑت لطائف	183
شب قدر کی خصوصیات	184
باب ۱۰	
مکہ مکرمہ کی فضیلت	186
فلسفہ حج	187
فرضیت اور فضیلت حج	188
حج کا مقصد اور اس کی روح	189
حج کن پر فرض ہے	190
اقسام حج	191
میقات اور احرام	192
احرام میں آسانیوں کے باوجود بدعات وتکلفات	193
احرام کی حکمت وفلسفہ	194
بیت اللہ میں داخلے کے وقت کی دعا میں اضافہ	195

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طواف کی دعاؤں میں اضافہ اور جہالت کی انتہا	196
حجر اسود کی عظمت اور اصلیت	197
سعی صفا و مروہ میں بے پناہ تکلف	199
حج کی ابتداء	200
سمع و اطاعت کا نقطۂ عروج	201
عرفہ اور مزدلفہ کے دن زیادتی اور بدعات	202
منی کی خود ساختہ دعا	203
قربانی اور حجامت کا فلسفہ	204
حجامت میں تکلفات	205
حج اور عمرہ کا مختصر بیان	206
حج میں دعا کی قبولیت کے اوقات	210
احترام مدینہ اور مسجد نبوی ﷺ	211
روضۃ الرسول ﷺ	212
آپ کے منع کرنے کے باوجود شرک و بدعت کی انتہا	213
زیارات کا فلسفہ	214
حق و باطل کی رزم گاہیں	215

☆☆☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تحریک کا مقصد

اللہ تعالیٰ کا بے پناہ فضل وکرم کہ اس نے فکری، علمی اور عملی راہنمائی کے لئے نوع انسان ہی میں سے مقدس اور قابل ترین انسانوں کو انبیا کو منتخب فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ضابطۂ حیات یعنی دین کے ذریعے لوگوں کی آخرت سنوارنے کے ساتھ انہیں دنیا کی مشکلات اور پریشانیوں سے نکالنے کے لئے آسان ترین حل پیش کرتے رہے۔ انبیا کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان کے اکثر جانشینوں نے نہ صرف بدعملی کا مظاہرہ کیا بلکہ ان کے دین کو اپنے معمولی دنیاوی مفادات کی خاطر تبدیل کر دیا' اس طرح اپنے لئے آسانیاں اور لوگوں کے لئے مشکلات پیدا کیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی مشکلات کو آسان بنانے اور ان کی ہدایت وراہنمائی کے لئے نبی آخر الزماں ﷺ کو اس مشن کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ آپ من گھڑت پابندیوں، ناروا بندشوں اور ہر قسم کی زنجیروں کو توڑ کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی غلامی کی صف میں لا کھڑا کریں۔ اور باقی تمام قسم کی غلامیوں سے نجات دلوائیں۔

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ (الاعراف ۱۵۷۔ پ ۹)

وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے برائی سے روکتا ہے، ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے، اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ لہٰذا جو لوگ اس پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائیں اور اس کی حمایت و امداد کریں اور اس نورِ ہدایت کی پیروی اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

لیکن آپؐ اور صحابہ کرام کے انتقال کے بعد آپؐ کے امتی ہونے کے نام نہاد دعویداروں نے بزرگوں کے تقدس، مصنوعی تقوٰی، گروہی تعصبات اور دنیاوی مفادات کی خاطر دینِ اسلام میں بے پناہ اضافے کئے۔ مذہبی پیشواؤں کی مجرمانہ حرکتوں، لوگوں کی بے علمی اور دین میں عدم دلچسپی کی وجہ سے یہ آسان ترین دین مشکل ترین صورت اختیار کرتا چلا گیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے اس لئے رب کریم ایسے اسباب اور افراد پیدا کیا کرتا ہے جن کی وجہ سے دین اپنی اصلی اور روشن حالت پر برقرار رہا اور قیامت تک برقرار رہے گا۔ جس طرح دین میں غلو اور مبالغہ بڑا گناہ ہے اسی طرح اس میں آسانی کے نام پر کمی کرنا بھی جرم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین میں کمی وبیشی کرنے والا شخص مغضوب ہوا کرتا ہے۔ میں نے انتہائی ایمانداری کے ساتھ کوشش کی ہے کہ فرقہ واریت اور مذہبی تعصبات سے بالاتر ہوکر خالصتاً رب کریم کی رضا کی خاطر اسی آسانی کا ذکر کروں جس کو حقیقتاً دین نے آسان قرار دیا تاکہ دین کو مشکل سمجھنے والے حضرات کی غلط فہمیاں دور ہوں اور وہ دین کو آسان سمجھ کر والہانہ انداز سے دین پر عمل پیرا ہوکر دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے سرفراز ہوسکیں۔

مجھے امید ہے علما اس کام کی تحسین اور عوام الناس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں گے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دین کے معانی

دینِ اسلام اپنے کام اور نظام کے اعتبار سے کامل اور اکمل ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے نام کے دامن میں بھی پوری جامعیت اور دنیا و آخرت کے معاملات کا احاطہ کئے ہوئے ہے چنانچہ دین کا معنیٰ ہے (۱) تابع دار ہونا (۲) دوسرے کو اپنا تابع فرمان بنانا (۳) مکمل اخلاص اور یکسوئی کا اظہار کرنا۔ (۴) قانون (۵) مکمل ضابطۂ حیات (۶) جزاو سزا اور قیامت کے دن کے لئے بھی لفظ دین بولا جاتا ہے۔ ذیل میں چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

اطاعت

تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ o إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ o أَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (الزمر ۱ تا ۳۔ پ ۲۳)

اس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے۔ (اے محمد) یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف برحق نازل کی ہے۔ لہٰذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو (اطاعت) کو اُسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔ خبردار، دین خالص اللہ کا حق ہے۔

تابع بنانا

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ o (البقرۃ ۱۳۱۔ پ ۱)

اس کا حال یہ تھا کہ جب اسکے رب نے اس سے کہا، مسلم ہو جا، تو اس نے فوراً کہا میں مالکِ کائنات کے تابع ہو تا ہوں۔

قانون اور ضابطہ

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ كَذٰلِكَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِي دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ۝ (یوسف ۷۶۔پ۱۳)

تب یوسف نے اپنے بھائی سے پہلے ان دوسروں کی خرجیوں کی تلاشی لینی شروع کی ،پھر اپنے بھائی کی خرجی سے گم شدہ چیز برآمد کر لی۔اس طرح ہم نے یوسف کی تائید اپنی تدبیر سے کی ۔اسے یہ اختیار نہ تھا کہ بادشاہ کے دین یعنی مصر کے شاہی قانون میں اپنے بھائی کو پکڑتا اِلا یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے۔ہم جس کے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں،اور ایک علم رکھنے والا ایسا ہے جو ہر صاحبِ علم سے بالاتر ہے۔

نظامِ حکومت

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ۝ (مومن ۲۶۔پ۲۴)

ایک روز فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا،چھوڑو مجھے میں اس موسیٰ کو قتل کیے دیتا ہوں اور پکار دیکھے یہ اپنے رب کو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ تمہارا دین بدل ڈالے گا یا ملک میں فساد برپا کرے گا۔

دین بمعنیٰ دین

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ۝ (توبہ ۲۹۔پ۱۰)

جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان نہیں لاتے۔اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینِ حق کو اپنا دین نہیں بناتے ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور ماتحت بن کر رہیں۔

روزِ قیامت

يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ○ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ ثُمَّ مَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ○ (الانفطار ۱۰ تا ۱۹۔ پ ۳۰)

جزا کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے اور اس سے ہرگز غائب نہ ہو سکیں گے۔ اور تم کیا جانتے ہو کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟ ہاں تمہیں کیا خبر کہ وہ جزا کا دن کیا ہے؟ یہ وہ دن ہے جب کسی شخص کے لئے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہوگا، فیصلہ اس دن بالکل اللہ کے اختیار میں ہوگا۔

جزا و سزا

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ (فاتحه)

روزِ جزا کا مالک ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذہب اور دین میں بنیادی فرق

عربی لغات میں مذہب نام ہے رسومات چند عبادات اور طریقے کا جبکہ دین عبادات، احکامات، معاملات، اخلاقیات گویا کہ دنیا و آخرت کے تمام امور دین میں شامل ہیں لفظ مذہب عربی زبان کا لفظ ہونے کے باوجود قرآن و احادیث کے وسیع ترین علمی ذخیرہ میں دین کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ جبکہ دین قرآن مجید اور عربی ادب میں ان تمام معنوں میں استعمال ہوا اور تمام معانی اور مفاہیم کو لفظ ''دین اسلام'' نے احاطہ کر لیا ہے۔ اسلام کا مرکزی اور جامع معنیٰ سلامتی اور سپردگی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی میں ایک اسم مبارک ''سلام'' ہے۔ اسم پاک ہونے کی وجہ سے اس کا معنیٰ سلامتی والا اور سلامتی عطا فرمانے والا۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے امن و سلامتی کا پیغام اور اپنے ماننے والوں کو سلامتی کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ قائم و دائم اور ہمیشہ سے سلامتی والا ہے اور رہے گا اسطرح ہی دین اسلام ہمیشہ قائم اور تسلیم و رضا اختیار کرنے والوں کو دنیا و آخرت کی سلامتی فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے اور دیتا رہے گا۔ دین اسلام کا مطالبہ یہ ہے کہ آدمی دل کی گہرائیوں اور عمل کی تمام اکائیوں کے ساتھ اس کے حلقہ اثر میں شامل ہو جائے۔

اسلام کا مفہوم

اِذْقَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ (البقرة ۱۳۱تا۱۳۲۔پ۱)

ابراہیم کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا ''مسلم ہو جا'' تو اس نے فوراً

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہا میں مالکِ کائنات کا تابع ہوگیا۔اس طریقے پر چلنے کی ہدایت اس نے اپنی اولاد کو بھی کی تھی اور اسی کی وصیت یعقوب اپنی اولاد کو کر گئے۔اس نے کہا میرے بچو،اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند کیا ہے لہذا مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱتَّقُوا ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ وَٱعْتَصِمُوا بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔(آل عمران ۱۰۲،۱۰۳۔پ۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

اسلام مکمل تابع داری کا تقاضا کرتا ہے

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱدْخُلُوا فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَـٰنِ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝(البقرۃ ۲۰۸۔پ۲)

اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آ جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِى وَنُسُكِى وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِى لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُۥ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ ۝ قُلْ أَغَيْرَ ٱللَّهِ أَبْغِى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ۔(الانعام ۱۶۲ تا ۱۶۴۔پ۸)

کہیے! میری نماز، میرے تمام مراسمِ عبودیت، میرا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العلمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سرِ اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔کہیے کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیم دروں و نیم بروں میں دنیا و آخرت کی رسوائی

جب کوئی اس والہانہ انداز سے اپنے آپ کو دائرۂ اسلام میں داخل کرلے گا تو اسے دین و دنیا کی خیر و برکات اور حفظ و سلامتی سے سرفراز کر دیا جائے گا۔ لیکن جس نے تذبذب اور تردُّد کا رویہ اختیار کیا وہ نہ صرف خیر و برکات سے محروم رہے گا بلکہ اس نیم دلی اور دوغلے پن کی وجہ سے حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کے باوجود دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں اس کی تمام کوششیں رائیگاں جائیں گی۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ○(البقرۃ ۸۰۔پ ۱)

تو کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے کے ساتھ کفر کرتے ہو پھر تم میں سے جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ اس دنیا کی زندگی میں ذلیل و خوار ہو کر رہیں اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیے جائیں اللہ ان حرکات سے بے خبر نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ○اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ○(آل عمران ۸۰تا۸۷۔پ ۳)

اس فرماں برداری کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت بخشے جنہوں نے نعمتِ ایمان پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آ چکی ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ان کے ظلم کا صحیح بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی پھٹکار ہوتی رہے۔

حضرت عمرؓ کا خطاب

حضرت عمرؓ جب بیت المقدس کی فتح کے وقت وہاں تشریف لے گئے تو وہاں کے کور کمانڈر حضرت ابوعبیدہؓ اور ان کے ساتھیوں نے آپ کا بوسیدہ لباس دیکھ کر آپ کو بہترین لباس پیش کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ اَقَلَّ النَّاسِ وَاَحْقَرَ النَّاسِ وَاَضَلَّ النَّاسِ فَاَعَزَّ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ فَمَهْمَا تَطْلُبُوا الْعِزَّةَ بِغَيْرِهٖ يُضِلَّكُمُ اللّٰهُ۔ (مستدرک حاکم)

اے جماعت صحابہؓ! تم دنیا میں سب سے تھوڑے، حقیر اور ذلیل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی بدولت عزت و عظمت سے نوازا ہے۔ اگر تم نے دوسری چیزوں اور باتوں میں عزت تلاش کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل و خوار کر دے گا۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دینِ فطرت

قرآنِ مجید نے اسلام کو دینِ فطرت قرار دیا ہے کہ اس کا ہر حکم اور ارشاد انسان کی نیچر اور طبیعت کے عین مطابق ہے فطرت کو سمجھنے کے لئے کسی بھی نومولود بچے کی عادات وحرکات پر غور فرمائیں۔ تجربہ اور مشاہدہ اس بات پر گواہ ہے کہ بطخ کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی کی طرف بھاگتا ہے، مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی مرغی کے پاؤں اور پروں میں سکون پاتا ہے، انسان کا نومولود اپنی ماں کی چھاتی کی طرف لپکتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ اس کی فطرت اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اسی فطرت کی ترجمانی کرتے ہوئے آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ گھر کے آنگن میں پیدا ہونے والا بچہ فطرتِ اسلام پہ پیدا ہوتا ہے۔

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْيُمَجِّسَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ۔ (مشكوة ،باب الايمان بالقدر)

ہر جنم لینے والا بچہ فطرتِ سلیم پر پیدا ہوتا ہے یہ تو والدین کی تربیت کے اثرات ہونگے کہ اسے یہودی، عیسائی یا آتش پرست بنا دیں۔

بھینس کا بچہ اگر کچھ لمحوں کے لئے بھول کر بھینس کے پستانوں کی بجائے اگلی ٹانگوں میں منہ ڈالتا ہے تو مالک کے ایک اشارے کے بعد دوبارہ دودھ پینے والی جگہ کو نہیں بھولتا۔ انسانی فطرت کا خود اپنا تقاضا ہے کہ وہ اپنے رب سے مانگے اور اس کے سامنے جھکتا رہے۔ اس کے باوجود پیدا ہوتے ہی اس کے کانوں میں اذان اور اقامت کی آواز دے کر اسے بتلایا گیا کہ اب تمہیں یہ سبق نہیں بھولنا کہ تیرا خدا ایک ہے اس نے ہی تجھے پیدا کیا اور تجھے ہر حال میں اس کے سامنے جھکنا ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جوشخص بڑا ہو کر توحید کے اس فطری راستے اور تقاضے کو چھوڑ کر شرک کی پگڈنڈیوں پر چلتا ہے وہ اپنے رب کا نافرمان ہی نہیں بلکہ اپنی فطرت سے بھی بغاوت کر رہا ہوتا ہے۔ان آیات میں انسان کو بغاوت و سرکشی سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فطرت کا حوالہ دیا جا رہا ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ o مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o (الروم ۳۰،۳۱۔پ۲۱)

پس اے نبی اور نبی کے ماننے والو یکسو ہو کر اپنا رُخ اس دین کی طرف قائم کرو۔ جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔اللہ کی بنائی ہوئی فطرت بدلنے کی اجازت نہیں ہے، یہی بالکل راست اور درست دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔قائم ہو جاؤ اس بات پر اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور ڈرو اس سے اور نماز قائم کرو اور مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ۔

مومن اور مشرک کے درمیان یہی بنیادی فرق ہے کہ موحد کی فطرت اپنی اصلیت پر قائم رہتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہر حال میں اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع کرتا ہے۔مشرک نے اپنی فطرت سے انحراف کیا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ خوش حالی اور امن وسکون کی حالت میں اپنے سچے اور حقیقی خالق کو براہِ راست پکارنے کی بجائے دوسروں کے توسّط سے سوال کرتا ہے لیکن ایسا شخص جب مسائل اور مصائب کے گرداب میں پھنس کر اسباب و وسائل سے مایوس ہو جاتا ہے تو وہ بے ساختہ پکار اٹھتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ الٰہی تیرے سوا کوئی میری مدد کرنے والا نہیں۔گویا کہ فطرت اور اللہ تعالیٰ کے درمیان اسباب کے حجاب اور وسائل کے پردے اٹھ گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کو براہِ راست پکار رہا ہے۔یہی وہ فطرتِ صحیحہ اور اس کی حقیقی آواز ہے جس سے انسان وسائل کی وجہ سے بغاوت کرتا ہے۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍo (لقمٰن ۳۲۔پ ۲۱)

اور جب سمندر میں ان لوگوں پر ایک موج سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو یہ صرف ایک اللہ کو پکارتے ہیں اپنے دین کو بالکل اسی کے لئے خالص کر کے، پھر جب وہ بچا کر انہیں خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے کوئی اغماض برتتا ہے اور ہماری نشانیوں کا انکار نہیں کرتا مگر ہر وہ شخص جو غدار اور ناشکرا ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اساسِ دین

بنیادی طور پر دین نام ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت و رہنمائی کا۔ جس کی وضاحت نزولِ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت ہی کر دی تھی۔ حکم خداوندی تھا اے آدم! ہم آپ کو زمین پر اتار رہے ہیں اب تمہارا رہنا سہنا اور موت اسی خطہ ارض پر واقع ہوگی۔ ہاں یاد رکھنا نیچے اتارنے کا یہ معنیٰ نہیں کہ تمہیں بالکل آزاد کر دیا گیا ہے بلکہ تمہارے کندھوں پر خلافت کی ذمہ داریاں ڈالی جارہی ہیں اور یہ تمہارا فرض ہوگا کہ تم میری ارسال کردہ ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرو جس نے میری ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کی اسے کوئی خوف وخطر نہیں ہوگا۔ اور جس نے اس ہدایت نامے سے انحراف کیا اسے دنیا میں مشکلات اور مرنے کے بعد لامتناہی مصائب وآلام کا سامنا کرنا ہوگا۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرۃ ۳۸،۳۹۔پ۱)

ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔ پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لئے کسی خوف ورنج کا موقع نہ ہوگا اور جو اس کو قبول کرنے سے انکار کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف ۳۔پ۸)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگو، جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو۔

حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کو بھی اس بات کا پابند کیا گیا کہ جو کچھ آپ ﷺ کی طرف نازل کیا جارہا ہے من وعن آپ اس کی اتباع کرتے جائیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطاب کو ان الفاظ پر ختم فرمایا کہ

فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا بِهٰذَا لْمَوْقِفِ أَبَدًا۔ (الرحيق المختوم)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ۔ (مشكوة، باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

ہم اس جگہ دوبارہ اکٹھے نہ ہو پائیں گے لیکن یاد رکھنا میں تمہارے سپرد دو امانتیں کئے جا رہا ہوں جب تک تم مضبوطی کے ساتھ ان کو تھامے رکھو گے دنیا کی کوئی طاقت تمہارے قدموں کو صراطِ مستقیم سے متزلزل نہیں کر سکتی۔

دین نام ہے قرآن اور آپ ﷺ کے فرمان کا

گویا کہ دین نام ہے قرآن اور نبی ﷺ کے فرمان کا، مسائل جدید ہوں یا قدیم، معاشی ہوں یا سیاسی، مادی ہوں یا روحانی، انفرادی ہوں یا اجتماعی ان کا حل اور تریاق قرآن وسنت سے ہی تلاش کیا جانا چاہیے جیسا کہ صحابہ کرام ﷺ نے کیا اور وہ اسی کی بدولت مشکل ترین حالات میں بھی کامیاب ٹھہرے۔

دین کا فضل وکمال

اسلام کے فضائل وکمال میں یہ وصف سب سے نمایاں اور ممتاز ہے کہ اسلام کا کوئی قاعدہ اور قانون ایسا نہیں جس میں آخرت کے ساتھ دنیا کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دینِ اسلام آخرت کے حوالے سے دنیا اور دنیا کے ذریعے آخرت کے سنوارنے کی فکر بیدار کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اس امتیاز کو اپنے فکر و عمل کا حصہ بنائے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝ (البقرۃ ۲۰۱۔پ۲)

اور ان کی دعا یہ ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

اس امتزاج و توازن میں ہی انسان کی دنیا و آخرت کی خیر خواہی اور کامیابی مضمر ہے۔ گویا کہ دنیا و آخرت انسانی زندگی کے ترازو کے دو پلڑے ہیں جس پلڑے میں جھول ہوگی وہی پلڑا اجر و ثواب سے خالی ہوتا جائے گا۔ اسے قرآنِ مجید نے اپنے مخصوص انداز میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ۝ (البقرۃ ۲۰۰۔پ۲)

ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں ہی سب کچھ دے دے۔ ایسے شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۝ (الشوریٰ ۲۰۔پ۲۵)

جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا ہی میں سے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فکر و عمل کے ترازو کو عدل و انصاف اور امتزاج و توازن کے زاویہ پر قائم رکھنا مشکل ترین کام تھا۔ اس کو آسان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ کرتے ہوئے دین کے ہر ضابطے میں لچک اور آسانی پیدا فرماتے ہوئے انسان کو فقط اس بات کا مکلف بنایا کہ وہ خلوصِ نیت اور کامل للّٰہیت کے ساتھ اپنی ہمت کے مطابق میرے احکامات پر گامزن رہے تو میں اسے دنیا و آخرت میں کامیابیوں سے سرفراز کروں گا۔ اس بات کا ہی قرآن اور نبی کریم ﷺ کے فرمان میں تقاضا کیا گیا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (تغابن ١٦،پ ٢٨)

لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو اور اطاعت کرو اور اپنے مال سے خرچ کرو یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے۔ جو اپنے دل کی تنگی سے بچ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔

عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رَقِيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ۔ (مشكوة ،باب الصلح ،بحواله نسائی ،ترمذی ،ابن ماجه)

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی عورتوں کی جماعت کے ساتھ بیعت کی تو آپ ؐ نے ہمیں فرمایا استطاعت اور طاقت کے مطابق عمل کرو۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عالمگیر دین، عالمگیر نبوت کے ذریعے

اسلام کی عالمگیر دعوت اور نظامِ حیات کی فکری اور عملی بنیاد پانچ ارکان پر استوار ہوتی ہے۔ اس میں فرد اور معاشرے کے روحانی مسائل کا حل بھی ہے اور مادی مشکلات کا سلجھاؤ بھی۔ ارکانِ اسلام اور ان کے متعلقات اور لوازمات کی بنیاد توحید پر ہے توحید ایک آفاقی نظریہ ہے۔ اس کی وسعت و کشادگی اسی طرح کشادہ ہے جس طرح اللہ کی ذات وصفات لامحدود ہیں۔ یہ دعوت خاندانی حدبندیوں، جغرافیائی بندشوں، رنگ ونسل کی عصبیتوں اور زمان ومکان کی پابندیوں سے پاک اور آزاد ہے۔

يَـآ يُّهَـا النَّـاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَـا وَبَـثَّ مِـنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًاo (النساء۔۱۔پ۴)

لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیے۔ اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران ہے۔

اس دعوت کا منطقی تقاضا یہ تھا کہ اس کو پیش کرنے والی شخصیت حدود کار اور ذاتی صفات وکمالات کے حوالے سے عالمگیر شخصیت کی حامل ہو۔ تا کہ اس طرح عالمگیر دعوت کے تقاضے پورے ہوسکیں۔ جبکہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے انبیا تشریف لائے ان کا دائرہ نبوت علاقے، قبیلے اور ایک قوم تک محدود رکھا گیا تھا اور پھر ایسا بھی ہوتا رہا ہے کہ ایک بستی اور مخصوص علاقے کے لئے ایک ہی وقت میں تین تین انبیا مبعوث کیے گئے جو ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کی تائید کرتے رہے تھے لیکن علاقے کے لوگوں نے بیک وقت تینوں کو جھٹلا دیا۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ (یٰسٓ ۱۴۔پ۲۳)

ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے اور انہوں نے دونوں کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرا مدد کے لئے بھیجا اور ان سب نے کہا ہم تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجے گئے ہیں۔

یہ شرف آپؐ ہی کو حاصل ہوا کہ آپ کسی قبیلے، علاقے یا زمانے کے نبی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کے لئے رسول منتخب فرمائے گئے۔ اسی بنا پر زمان و مکان کی حد بندیوں سے آزاد فرما کر رہتی دنیا تک کائنات کے تمام انسانوں کے لئے آپ کی رسالت کا اعلان کیا گیا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف ۱۰۸۔پ۹)

اے محمدؐ! کہو کہ اے انسانوں میں تم سب کی طرف اس خدا کا پیغمبر ہوں جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی اُمی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے اور اس کی پیروی اختیار کرو۔ اس طرح تم راہِ راست پالو گے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سبا ۲۸۔پ۲۲)

اور اے نبی! ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس خدائی فرمان کے پیش نظر ہی آپ نے یہود ونصاریٰ کے انبیا حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا نام لے کر فرمایا تھا کہ اگر موسیٰؑ دنیا میں تشریف لے آئیں تو انہیں بھی میری تابعداری کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

گورے اور کالے کے رسول

كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ۔ (مسلم، باب المساجد)

مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے آیا لیکن مجھے ہر گورے اور کالے کے لئے رسول بنایا گیا ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دین و نبوت کی تکمیل

اسلام سے قبل دنیا میں یہودیت، عیسائیت، بدھ مت اور ہندو چار بڑے مذاہب پائے جاتے تھے لیکن تمام مذاہب اپنی تعلیمات اور حدود اربعہ کے اعتبار سے مخصوص قوموں، علاقوں اور ادوار کے لئے تھے۔ انسانی فہم و فراست، تمدنی ترقی اور معاشرتی ارتقا کے پیشِ نظر اب ایسے دین کی ضرورت تھی جو قومی تعصبات، جغرافیائی حدود اور زمان و مکان کی قید سے بالاتر ہو کر ہر دور کے انسانوں کی روحانی، مادی، سیاسی، سماجی انفرادی اور اجتماعی ضروریات پوری کر سکے۔ یہ دنیا میں صرف اسلام کو ہی شرف حاصل ہوا کہ اس میں انسان کی تمام ضروریات کو نقطۂ کلائمیکس (climax) تک پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اس نظامِ حیات میں اس قدر اوصاف اور صلاحیتیں ہیں کہ اس کی وسعت و کشادگی، روحانی اور معنوی رعنائی، بلندی اور ترقی کے پیشِ نظر رہتی دنیا تک خالق کائنات نے اعلان فرمادیا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۝ (المائدہ ۳۔پ۶)

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

نبی کا کام دین کی تعلیم اور اس کا عملی نمونہ پیش کرنا ہوتا ہے۔ دین مکمل ہونے کا یہ فطری نتیجہ تھا کہ آپؐ کی ذات کے حوالے سے سلسلۂ نبوت کی بھی تکمیل فرمادی جائے چنانچہ تکمیلِ دین کے ساتھ اس بات کا قرآن مجید نے دوٹوک الفاظ میں اظہار کیا اور آپؐ کے متعلق اس انداز میں فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًاO(الاحزاب،٤٠۔پ٢٢)

(لوگو!) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

ابو ہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیا کی مثال ایک خوبصورت محل کی طرح ہے۔ جس کی عمارت پورے حسن و جمال کے ساتھ آراستہ ہے لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی تھی۔ دیکھنے والوں نے اسے گھوم پھر کر دیکھا وہ ایک اینٹ کے برابر خالی جگہ کے علاوہ عمارت کے حسن و زیبائی پر خوشی سے ششدرر رہے جاتے تھے۔ پس میں نے اس جگہ کو پُر کر دیا۔ یہ عمارت میری وجہ سے مکمل ہوئی۔ اس طرح یہ سلسلہ مجھ پر ختم ہوگیا۔ (مشکوۃ، باب فضائل سید المرسلین)

اس لئے کہ جب آپ کے انتقال کے بعد زکوٰۃ کی وصولی کے سلسلے میں صحابہؓ میں اختلاف پیدا ہوا کہ کیا منکرین زکوٰۃ کے ساتھ منکرین اسلام جیسا سلوک کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

حضرت ابو بکرؓ کا حضرت عمرؓ سے خطاب

حضرت ابو بکرؓ نے قرآن پاک اور آپ ؐ کے ارشاد کے پیش نظر حضرت عمرؓ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا تھا۔

أَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَ خَوَّارٌ فِی الْإِسْلَامِ إِنَّهُ إِنْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّيْنُ أَيَنْقُصُ وَأَنَا حَیٌّ۔ (مشکوۃ، مناقب ابی بکر)

جناب عمرؓ کفر میں بڑے بہادر اور کیا اسلام میں آپ بزدل ہو گئے ہیں وحی کا سلسلہ ختم ہوا دین مکمل ہو چکا ہے۔ کیا دین کو نقصان پہنچے اور میں زندہ رہوں۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دین تو آسان ہے!

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے بیان میں جس صفت کا سب سے زیادہ ذکر فرمایا ہے وہ اس کا رؤف، غفور، کریم اور الرحمٰن الرحیم ہونا ہے۔ رحمت کے اسمائے گرامی کے حوالے سے قرآن مجید میں اس صفت کا تین سو سے زائد مرتبہ تذکرہ کیا گیا ہے۔ الرحمٰن اور الرحیم اسم صفت اور مبالغے کے صیغے ہیں جن کا معنیٰ یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی شفقت و مہربانی کرنے والا نہیں ہو سکتا اور اس کی رحمتیں ہر دم جاری ہیں۔ اس کے فضل و کرم کی وسعتیں کسی کے احاطۂ تصورات میں نہیں آ سکتیں۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند ہے کہ اس نے ازخود اپنے فضل و کرم سے اس صفت کو اپنے لئے اس طرح اپنا لیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرشِ معلیٰ پر اس بات کو اس طرح ثبت فرما رکھا ہے کہ میری رحمت ہر حال میں میرے غضب پر غالب رہے گی

إِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ (مشکوٰۃ، باب بدء الخلق وذکر الانبیاء)

میری رحمت ہمیشہ میرے غضب پر حاوی رہے گی۔

فضل و کرم کی وسعت و کشادگی کے بارے میں قرآن مجید میں یہ ارشادات پائے جاتے ہیں۔

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ (الاعراف ۱۵٦۔پ۹)

میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے اور اسے میں ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے، زکوٰۃ دیں گے اور میری آیات پر ایمان لائیں گے۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥(الانعام۱۲.پ۷)

ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟

کہو سب کچھ اللہ ہی کا ہے

اس نے رحم وکرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کرلیا ہے (اسی لئے وہ نافرمانیوں اور سرکشیوں پر تمہیں جلدی سے نہیں پکڑتا) قیامت کے روز وہ تم سب کو ضرور جمع کرے گا یہ بالکل ایک غیر مشتبہ حقیقت ہے مگر جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود تباہی کے خطرے میں مبتلا کرلیا ہے وہ اسے نہیں مانتے۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥(الانعام۵٤.پ۷)

جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو تم پر سلامتی ہو۔ تمہارے رب نے رحم وکرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔ یہ اس کا رحم وکرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرلے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے۔

اللہ تعالی کی رحمت کا تقاضا تھا اور ہے کہ اس نے اپنے احکامات میں ہر قسم کی آسانی ونرمی اور سہولتوں کا اہتمام فرمایا ہے۔ اس کا اپنا ارشاد ہے کہ میں نے انسان کو کمزور پیدا کیا اس لئے اس نے اپنے تمام احکامات میں آسانی اور نرمی کا اہتمام فرمایا۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ٥(النساء۲۸.پ۵)

اللہ تم پر سے پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نرمی اور آسانی کا آغاز نبی اکرم ﷺ کی ذات سے

اللہ تعالیٰ کا خطاب نبی کی ذات سے ہوا کرتا ہے اس لئے آپ کی ذات پر احکامات صادر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ بار بار اس نرمی اور آسانی کا ذکر فرماتے ہیں۔

الٓمٓصٓ ○ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف ۱ تا ۳۔ پ۸)

یہ ایک کتاب ہے جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے پس اے محمد! تمہارے دل میں اس کے بارے میں کوئی تنگی نہ ہو۔ اس کے اتارنے کی غرض یہ ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے منکرین کو ڈراؤ اور ایمان لانے والے لوگوں کو نصیحت ہو۔ لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم نصیحت کم ہی مانتے ہو۔

طٰهٰ ○ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ○ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ○ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ○ (طٰہٰ ۱ تا ۴۔ پ۱۶)

طٰہٰ، ہم نے یہ قرآن تم پر اس لئے نازل نہیں کیا ہے کہ تم مصیبت میں پڑ جاؤ یہ تو ایک خیر خواہی ہے ہر اس شخص کے لئے جو ڈرے۔ نازل کیا گیا ہے اس ذات کی طرف سے جس نے پیدا کیا ہے زمین کو اور بلند آسمانوں کو۔ وہ رحمان کائنات کے تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ناجائز پابندیاں اور بوجھ اتار پھینکیں

اور پھر رسول کی منصبی ذمہ داریوں کے حوالے سے فرمایا گیا کہ حضرت محمد ﷺ کے کارِ نبوت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ لوگوں پر نارو ابوجھ اور غلامی کی ہر زنجیر کو توڑتے چلے جائیں۔

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف ۱۵۷۔پ ۹)

نبی انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ لہذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی حمایت اور نصرت کریں اور اس روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل کی گئی ہے وہی فلاح پانے والے ہیں۔

اسی شفقت و مہربانی کا نتیجہ ہے کہ دینِ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں کہ جس میں پہلے مذاہب کی سختیوں کا خاتمہ اور احکامات کے نفاذ میں تدریج کی سہولت دینے کے باوجود مزید آسانیوں کا اعلان نہ کیا گیا ہو۔

دین میں آسانی کا کیا معنیٰ!

دین میں آسانی کا یہ معنیٰ نہیں کہ اب ہم اپنے اجتہاد سے اس میں آسانی کے نام پر ردّ و بدل شروع کر دیں۔ اس میں جو آسانی ہونی تھی اس کا ہمیشہ کے لئے تعین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرما دیا گیا اس میں ترمیم واضافہ کا اختیار بادشاہِ وقت، کسی پارلیمنٹ اور امام زمانہ کو بھی حاصل نہیں۔ یہ تو ایک طرف ردّ و بدل کا اختیار حضرت محمد کریم ﷺ کو بھی حاصل نہیں تھا۔ آپ کو بار بار اس بات کی تلقین کی جاتی رہی کہ جو کچھ آپ پر نازل ہو رہا ہے نفع و نقصان کی پرواہ کئے بغیر اس کو من وعن لوگوں تک پہنچانا آپ کی ذمہ داری ہے اور اس میں آپ زیر زبر کی تبدیلی کرنے کے بھی مجاز نہیں ہیں۔
قرآنِ مجید میں ایک مقام پر تو اس قدر سخت الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ جس کی تلاوت سے ہی آدمی کا کلیجہ کانپ جاتا ہے۔

تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ o وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ o فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ o (الحاقة ٤٣ تا ٤٨ ۔ پ ٢٩)

یہ رب العلمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اور اگر اس (نبی) نے خود گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے، پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ o (المائدة ٦٧ ۔ پ ٦)

اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے۔ یقین رکھو کہ وہ کافروں کو تمہارے مقابلہ میں کامیابی کی راہ ہرگز نہ دکھائے گا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پورا دین آسان ہے

وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (الحج۷۸۔پ۱۷)

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔اس نے تمہیں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی تمہارا یہی نام ہے

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔(بخاری،کتاب الادب)

حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سختی کی بجائے آسانیاں پیدا کرو اور آپس میں باہم سکون کے ساتھ رہو۔نفرتوں سے ہر حال میں بچے رہو۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ و مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا (بخاری،کتاب الادب)

سعید بن ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے پاک نبی ﷺ نے اسے اور حضرت معاذ بن جبل ﷛ کو روانہ فرمایا تو انہیں ہدایات فرمائیں۔سختیوں سے اجتناب اور آسانیاں پیدا کرنا،لوگوں کو خوشیوں کے پیغام دینا اور نفرتیں نہ پھیلانا اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اِخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ ۔ (بخاری ،کتاب الادب)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو جب بھی دو کاموں سے ایک کام کا اختیار دیا جاتا تو آپؐ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے۔ بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ تمام لوگوں سے گناہ سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے تھے۔

دین میں جبر نہ ہونے کا مفہوم

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَاانْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌO(البقرۃ ۲۵٦،پ۳)

دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

کچھ لوگ تو واقعتاً غلط فہمی میں ہیں لیکن زیادہ تر غلط فہمی پیدا کرنے والے ہیں۔ غلط فہمی پیدا کرنے والے کوئی ان پڑھ، دیہاتی اور اجڈ لوگ نہیں بلکہ نہایت تعلیم یافتہ، ترقی پسند اور اپنے آپ کو مہذب ترین سمجھتے ہیں انہیں انفرادی دین کی دعوت دی جائے یا ملک میں نفاذِ شریعت کی بات چلے تو وہ فوراً کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ جبراً کسی کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسجدوں کی طرف نہیں دھکیلا جا سکتا۔ مذہب انسان کا ذاتی معاملہ ہے۔ اس میں حکومت کو بھی دخل اندازی کا کوئی حق نہیں۔ جبری عبادت تو ویسے ہی قبول نہیں ہوتی اور یک دم اس آیت کریمہ کے الفاظ یا اس کے مفہوم کا حوالہ دیتے ہیں۔ بالخصوص حدود کے نفاذ کی بات ہو تو ان کو فوری خطرات لاحق ہوتے ہیں کہ اس طرح تو لوگوں کے ہاتھ کٹ جائیں گے۔ اسلام کے حوالے سے چوری کی روک تھام کی بات کی جائے تو ان کا فرمان ہوتا ہے کہ پہلے لوگوں کے روزگار کا بندوبست کیا جائے۔ گویا کہ ان کے نزدیک جب تک ملک میں شہد کی نہریں نہ چل نکلیں کسی چور اور ڈاکو کو سزا نہیں ملنی چاہیے۔ کچھ جرأت مند بے دین لوگ تو حدود اللہ کو ویسے ہی وحشیانہ قانون قرار دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے جبر کرنے کا حکم دیا

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی تلقین کیجئے اور وہ جب دس سال کے ہوں تو انہیں جبراً نماز پڑھائی جائے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال کی عمر تک نماز کے بارے میں ان پر سختی کرو اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔

جہاں تک اسلامی قانون اور حدود کا تعلق ہے تو دنیا میں کونسا ایسا ملک ہے جہاں چور، ڈاکو اور قاتل کو سزا دینے کی بجائے تمغۂ جرات عطا کیا جاتا ہو۔ ہر ملک میں ایسے لوگوں کو کچھ نہ کچھ سزائیں ضرور دی جاتی ہیں۔ حکومت اور انتظامیہ کے وجود کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقصد ہی ملک میں اجتماعی نظام کی حفاظت اور قانون کا نفاذ ہوا کرتا ہے تا کہ لوگ ایک دوسرے پر زیادتی نہ کر سکیں اگر کوئی قانون کا احترام نہیں کرتا اور اس پر قانون کا نفاذ نہ کیا جائے تو حکومت اور مملکت کے اجتماعی نظام کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ اس بات سے ہی اس حقیقت کو سمجھنا چاہیے کہ اگر اسلامی مملکت میں مجرم کو شریعت کے مطابق قرار واقعی سزا نہ دی جائے تو پھر حدود و قصاص کی آیات اور احادیث کا کیا مقصد ہوگا؟

اگر حکومت کا حدود نافذ کرنا لوگوں کے انفرادی معاملات میں مداخلت ہے تو پھر کیا لوگوں کو ایک دوسرے پر قانون نافذ کرنے کی اجازت دینی چاہیے یا معاشرے کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ دین میں جبر نہ ہونے کا فقط اتنا ہی مفہوم ہے کہ غیر مسلم کو جبراً مسلمان نہیں بنایا جا سکتا۔ مسلمانوں پر قانون نافذ کرنا حکومت کے اوّلین فرائض میں شامل ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج ۴۱.پ۱۷)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے۔ تمام معاملات کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (مسلم)

جو کوئی تم میں سے برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے ہٹائے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے برا جانے لیکن یہ سب سے کمزور ایمان کی نشانی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین پر عمل کرنا کس طرح آسان ہے؟

اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگئے

یقیناً اسلام فطرت کے موافق اور آسان بنایا گیا ہے۔انسانی طبع کیونکہ ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ دنیاوی ترغیبات،معاشرتی اور کاروباری مشکلات انسان پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں جن کی وجہ سے آدمی سستی،کم ہمتی اور بے توجہی کا شکار ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ سے سستی سے بچنے کی پناہ مانگنی چاہیے۔گرامی قدر رسول ﷺ بڑے اہتمام کے ساتھ اللہ کے حضور یہ دعائیں کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ(مشکوٰۃ،باب التشھد)

الٰہی! میری مدد فرما کہ میں آپ کی یاد،آپ کا شکر اور آپ کی خوب عبادت کرتا رہوں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ۔(مشکوٰۃ،باب التشھد)

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں بخیلی،سستی اور بزدلی کا شکار ہو جاؤں۔

ہمتِ مرداں مددِ خدا

بسا اوقات آسان ترین کام بھی ایک قوی اور بہادر انسان کے لئے مشکل ہو جایا کرتا ہے لیکن وقتی اور جزوی مشکل کی بنا پر ذمہ دار آدمی کسی کام کو چھوڑ نہیں دیا کرتا۔خاص کر اس مشکل کو آسان بنانے کا جب حل بھی پیش کر دیا گیا ہو۔اس حل کے باوجود کوئی شخص اس کو بروئے کار نہیں لاتا تو اسے من حرام اور بہانہ خور سمجھا جائے گا۔ایسا شخص ایک مشکل نہیں کئی مشکلات میں مبتلا ہوا کرتا ہے۔دین کو مشکل سمجھنے والوں کی یہی بیماری ہے کہ وہ دین کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے کوئی تردّد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔قرآنِ مجید نے اس طبعِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نازک اور سہل انگیزی کے خلاف ارشاد فرماتے ہوئے انہیں محنت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آسانی کا وعدہ کیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ٥ (العنكبوت ٦٩. پ ٢١)

جو لوگ ہماری خاطر کوشش کریں گے انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکوکاروں ہی کے ساتھ ہے۔

تقویٰ آسانیوں کا پیش خیمہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے احکامات کا احترام دل میں پیدا کر لیا جائے تو مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جایا کرتا ہے۔ قرآنِ مجید نے یہاں تقویٰ اور خداخوفی کے دوسرے فوائد کی تفصیلات بتائی ہیں وہاں تقویٰ کو آسانیوں کا پیش خیمہ قرار دیا ہے:

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ٥ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ٥ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ٥ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ٥ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ٥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ٥ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ٥ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ٥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ٥ (الیل ١ تا ١٠. پ ٣٠)

قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے اور دن کی جبکہ وہ روشن ہو اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا، درحقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔ تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا، اس کو ہم آسان راستے کے لئے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور اپنے خدا سے بے پروائی کی اور بھلائی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کے لئے سہولت دیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo(الطلاق ۲۔پ۲۸)

یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔

ضرورت کا احساس آسانی پیدا کرتا ہے

دین سے انسان کی آخرت کا سنورنا ہی نہیں بلکہ دنیا میں بھی عزت ورفعت نصیب ہوتی ہے اس کے باوجود لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے اور اسکی ضرورت نہیں سمجھتے۔ انسان کی فطرتِ ثانیہ ہے جس کام کی ضرورت اور اہمیت نہیں سمجھتا، اس کے بارے میں محنت اور توجہ نہیں کرتا ہے خواہ وہ کتنی ہی اہم اور گراں قدر کیوں نہ ہو وہ پھر بھی اس کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا اس طرح جلد بازی بھی اس کی جبلت کا حصہ ہے، جس کی وجہ سے یہ فوری اور وقتی فائدے کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ چاہے اس عارضی فائدے کے پیچھے کتنا ہی بھاری نقصان پایا جا رہا ہو۔ دین کے بارے میں اکثر لوگوں کے یہی تصورات ہیں۔ دین کی اہمیت ان کی نظر میں نہ ہونے اور فوری طور پر نقد فائدہ نہ پانے کی وجہ سے یہ آسان ترین دین کو مشکل سمجھتے ہیں۔ اچھے بھلے دین دار لوگوں کی حالت یہ ہے کہ صبح کی نماز پڑھی ہے تو ظہر کا فکر نہیں، ظہر ادا کی ہے تو باقی نمازیں ضائع کر دی گئیں۔ پوچھنے پر جواب ملتا ہے کہ فلاں مصروفیت کی وجہ سے آج نمازوں میں کوتاہی سرزد ہو گئی۔ گویا کہ دین ان کی نظر میں غیر اہم اور فرصت کا شغل ہونے کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب تک انسان کسی کام کی ضرورت اور اہمیت کا ادراک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ کرے تو وہ کام خواہ کتنا ہی سہل اور آسان کیوں نہ ہو اس کے لئے تو وہ بوجھ ہی ثابت ہوگا۔ دین پر عمل نہ کرنے والوں کی اس بیماری کو قرآن نے ان الفاظ میں نشان دہی کرتے ہوئے سخت ترین الفاظ میں انتباہ فرمایا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ (الاعلی ١٤ تا ١٧۔پ ٣٠)

فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔ مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔

ایسے لوگوں کو چھوڑ دیجئے

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ (الانعام ٧٠۔پ ٧)

چھوڑو ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور جنھیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ ہاں مگر یہ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کئے کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے، اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و مددگار اور کوئی سفارشی اس کے لئے نہ ہو۔ اور اگر وہ ہر ممکن چیز فدیہ میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے کیونکہ ایسے لوگ تو خود اپنی کمائی کے نتیجہ میں پکڑے جائیں گے ان کو تو انکارِ حق کی وجہ سے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب بھگتنا پڑے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گھریلو زندگی میں شفقت ومہربانی کا حکم

رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے دنیا میں کمزور طبقات ہر طرف سے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے بالخصوص حجاز کی سرزمین پر عورتوں اور غلاموں کو اس قدر جوروِاستبداد کا نشانہ بنایا جاتا اور یہ مظالم اس طرح سوسائٹی کا حصہ بن گئے کہ کوئی ایک دوسرے کا ہاتھ روکنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ عورتوں اور غلاموں پر اس قدر وحشیانہ اور ظالمانہ انداز سے ظلم کئے جاتے تھے کہ یہ واقعات پڑھ کر آج بھی جگر پاش پاش ہوتا ہے نبی رحمت ﷺ نے کمزور طبقات کے حقوق کی تحریک اس انداز سے برپا کی کہ جس سے طبقاتی اور انتقامی کشمکش ابھرنے کے بجائے معاشرہ اعتدال کی راہوں پر اس طرح گامزن ہوا کہ ظالم ظلم کرنے کے بجائے مظلوموں کے حقوق کے محافظ بن گئے۔ بیوی کے بارے میں خاوندوں کا رویہ اتنا تحقیر اور توہین آمیز تھا کہ یہودی مذہب میں خاوند کو یہ اختیارات حاصل ہو چکے تھے کہ وہ جب چاہے بلاوجہ عورت کو گھر کی چاردیواری سے نکال باہر پھینکے۔ خاوند کو شرعی طور پر اختیار حاصل تھا کہ وہ عورت کو قتل کر سکے۔ عیسائی مذہب میں عورت کو سانپ اور بچھو کے ساتھ تشبیہ دے کر اس سے بچنے کی تلقین کی گئی۔

ہندو مذہب جس کو سب سے قدیم ہونے کا دعوی ہے اس میں عورت کو اس قدر ذلت کا نشان بنا دیا گیا کہ عورت اپنے خاوند کے مرنے کے بعد نہ صرف اپنے گھر کی جائیداد سے محروم ہوتی بلکہ اسے خاوند کی میت کے ساتھ ہی زندہ جلا دیا جاتا۔ یہ تو آپ کی تشریف آوری کا معجزہ اور دین رحمت کا فیض ہے کہ عورت کو اس قدر منزلت کے ساتھ نوازا گیا جو کل ایک دمڑی کا اختیار نہیں رکھتی تھی اسلام نے اسے بیک وقت باپ اور خاوند کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائیداد میں ایک متعین حصہ کا مالک بنا دیا۔ سماجی اور معاشرتی اعتبار سے بیوی کو اس احترام سے نوازا کہ آپ کا فرمان تھا کہ اخلاق کے اعتبار سے وہ شخص ہی سب سے بہتر سمجھا جائے گا جو اپنے گھر والوں کے ساتھ احترام و اکرام سے پیش آتا ہے۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَ هْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَ هْلِي (ترمذی)

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہترین سلوک کرتا ہے اور میں اپنے گھر والوں سے تم سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

دینی اور روحانی اعتبار سے "ماں کے پاؤں تلے جنت ہے" کے الفاظ استعمال فرمائے۔ عورت کے مرد کے ساتھ بلا واسطہ چار رشتوں میں سے کوئی ایک رشتہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ماں، بہن، بیوی یا بیٹی۔

ماں، بہن، بیٹی، بیوی اور غلاموں کا احترام

دینِ اسلام نے جس طرح ماں اور بیوی کے حقوق کا تحفظ فرمایا اسی طرح بہنوں کے بھائیوں کے ساتھ مالی، اخلاقی اور معاشرتی حقوق کا تعیّن فرمایا۔ عرب میں بیوی کے بعد بیٹی کو سب سے زیادہ حقیر سمجھا جاتا تھا اسلام سے پہلے شاید ہی کوئی عرب ایسا ہو جو بیٹی کی پیدائش کو اپنے لئے ذلت و رسوائی تصور نہ کرتا ہو یہاں تک کہ بعض قبائل بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ نبی رحمت ﷺ نے نہ صرف بیٹی کو باپ کی جائیداد کا حصہ دار بنایا بلکہ آپؐ نے بیٹی کو باپ کے لئے جنت میں داخلے کا سبب اور اپنی رفاقت سے سرفراز ہونے کی خوش خبری بھی سنائی۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِ يَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَ ضَمَّ اَصَابِعَهٗ (مسلم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو دو بیٹیوں کی تربیت و کفالت کرے یہاں تک کہ وہ بڑی ہو جائیں، وہ قیامت کے دن میرے اتنا قریب ہوگا آپؐ نے انگلیوں کو ساتھ ملا کر سمجھایا۔

مظلوم اور پس ماندہ طبقے میں غلام کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ تھی کہ وہ نسل در نسل منڈی کا مال ٹھہرتے اور باپ کے سامنے بیٹی، بھائی کے روبرو بہن اور خاوند کے سامنے اس کی بیوی کی بولی چکائی جاتی اور رسی سے باندھ کر خاوند اور اس کی اولاد کے سامنے خریدار اسے ساتھ لے جاتا۔ اس کے چھوٹے بچے چیخیں مارتے، جوان بیٹے شرم سے گردن جھکائے کھڑے رہتے اور خاوند غیرت کے باوجود اپنی جگہ پر ساکت اور جامد کھڑا رہتا۔ نبی مکرم ﷺ اس ہولناک صورت حال کو کس طرح گوارا کر سکتے تھے؟ اس لئے آپؐ نے غلامی کی ایک ایک کڑی کو توڑنے کے لئے کئی گناہوں کا کفارہ غلام کی آزادی قرار دیا۔ غلام کے شخصی احترام کا اس قدر خیال فرمایا کہ بلاوجہ اسے گالی دینے اور ڈانٹنے کو جہالت کا عمل قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضرت ابوذر غفاریؓ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے غلام کو گالیاں دے رہا تھا کہ اچانک میرے عقب سے مجھے ایک آواز سنائی دی۔ میں پلٹ کر دیکھتا ہوں تو سرور گرامی ﷺ یہ فرماتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ ابوذر مسلمان ہونے کے باوجود اس جہالت کا مظاہرہ کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ کو یہ وحشیانہ انداز ہرگز گوارا نہیں۔ اگر تم لوگ اپنے غلاموں کے ساتھ گزارا نہیں کر سکتے تو انہیں آزاد کر دیا کرو۔ اگر غلام رکھنا ناگزیر ہو تو اس کا احترام کرتے ہوئے اس کے قیام وطعام اور رہن سہن کا اس طرح خیال رکھا جائے جیسے تم اپنے بارے میں سوچتے ہو۔

حضرت ابوذر غفاریؓ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ غلام تمہارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمھارا محکوم بنادیا ہے۔اپنے محکوم بھائی کو ایسا ہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو،ان کو ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہواور اس کی ہمت سے زیادہ اس سے کام نہ لواگر کام زیادہ مشکل ہو تو تمہیں اس کام اس کی مدد کرنی چاہیے۔(بخاری ومسلم)

حتی المقدور نباہ کرو

بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اگر اس کی کوئی عادت پسند نہیں تو ازدواجی تعلقات توڑنے کی بجائے صبر وحوصلہ سے کام لینا چاہیے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس میں صالح، قابل اور آپ کے تابع فرمان اولاد پیدا فرمائے کہ جو دوسری بیوی سے نہ ہوسکے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۝ (النساء۱۹،پ٤)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو۔اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کرکے اس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ہاں اگر وہ کسی صریح بدچلنی کی مرتکب ہوں (تو ضرور تمہیں تنگ کرنے کا حق ہے) ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو۔اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔

ازدواجی بندھن توڑتے ہوئے بھی نرمی اور آسانی کا سبق

تہذیب وتمدن اور معاشرتی زندگی میں گھر کی چار دیواری بنیادی یونٹ اور ازدواجی رشتہ معاشرہ کی اکائی کی علامت ہے اس اکائی کو درست اور بنیادی یونٹ کو مستحکم رکھنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لئے اسلام نے بڑی تفصیلات کے ساتھ ہدایت ورہنمائی کا اہتمام فرمایا ہے۔ میاں بیوی کے باہمی تعلقات اور معاملات کو اخلاقِ حسنہ کا پیمانہ اور معیار قرار دیا ہے۔ دین نے ہر زاویے سے کوشش کی کہ بنیادی یونٹ بکھرنے اور یہ بندھن ٹوٹنے نہ پائیں۔ ہزار کوشش کے باوجود اگر میاں بیوی کا باہم رہنا مشکل ہو جائے تو اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مزید الجھنیں اور رنجشیں پیدا نہیں ہونی چاہییں اور آپس میں جدا ہوتے وقت بھی دونوں طرف سے سابقہ محبت اور احترام کا خیال رکھا جائے۔

عدت کے مسئلہ میں زیادتی نہ کرنا

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ٥ (الاحزاب ۴۹۔پ ۲۲)

اے لوگو جو ایمان لائے، ہو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کے پورے ہونے کا تم مطالبہ کرسکو۔ لہذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے انہیں رخصت کردو۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (البقرة ۲۳۱۔پ ۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آجائے تو بھلے طریقے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو محض ستانے کی خاطر انہیں روکے رکھنا زیادتی ہوگی اور جو ایسا کرے گا وہ درحقیقت آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا اللہ کی آیات کو کھیل نہ بناؤ۔ بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کس نعمتِ عظمیٰ سے تمہیں سرفراز فرمایا ہے۔

اولاد کے حوالے سے زیادتی نہ ہونے پائے

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ (البقرة۲۳۳۔پ۲)

جو باپ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد پوری مدتِ رضاعت تک دودھ پیے تو مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں۔ اس صورت میں بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا کپڑا دینا ہوگا مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بار نہ ڈالنا چاہیے نہ تو ماں کو اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ اس کا ہے اور نہ باپ ہی کو اس وجہ سے تنگ کیا جائے کہ بچہ اس کا ہے۔ دودھ پلانے والی کا یہ حق جیسا بچے کے باپ پر ہے ویسا ہی اس کے وارث پر بھی ہے۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ (الطلاق۷۔پ۲۸)

خوشحال آدمی اپنی خوشحالی کے مطابق خرچ دے اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو وہ اپنی بساط کے مطابق خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ بعید نہیں کہ اللہ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی پیدا فرما دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابقہ محبتوں کا خیال رکھا جائے

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ٥ (البقرۃ ۲۳۷ پ ۲)

آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔ تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے۔

طلاق کو کھیل تماشا نہ بنایا جائے

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ٥ (البقرۃ ۲۳۰ پ ۲)

پھر اگر دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کے لئے حلال نہ ہوگی اِلا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ طلاق دے دے۔ تب اگر پہلا شوہر اور یہ عورت دونوں یہ خیال کریں کہ حدودِ الٰہی پر قائم رہیں گے تو ان کے لئے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کی ہدایت کے لئے واضح کر رہا ہے جو اس کی حدوں کو توڑنے کا انجام جانتے ہیں۔

حلالہ بے غیرتی اور عورت کے ساتھ بدترین زیادتی ہے

متعہ اور حلالہ میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں کہ متعہ عورت اور مرد کے درمیان باہمی اتفاق سے کچھ مدت کے لئے ہوتا ہے۔ اس کی دو شکلیں ہیں۔

عارضی نکاح یا باہمی رضامندگی۔ چاہے اس میں عورت کا مالی یا معاشرتی مفاد شامل ہو۔ بغیر مفاد کے ایسا کرنا بھی شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ حلالہ بھی اسی کی ایک قسم ہے۔ ایک عورت پہلے خاوند کے لئے حلال (جائز) ہونے کے لئے ایک رات کسی کے نکاح میں اس شرط کے ساتھ آتی ہے کہ کل صبح اس سے طلاق حاصل کر لی جائے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گی۔نکاح کی اس قسم کو حلالہ کہتے ہیں اور اس صورت پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔(ترمذی ،کتاب الطلاق)

حضرت عمرؓ نے حلالہ کا انتظام کرنے والی عورت کو بھی سزا دی۔مدینہ میں ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں۔اب وہ رجوع کرنا چاہتا تھا تو ایک عورت نے کسی دیہاتی شخص کے ساتھ اس شرط کے ساتھ نکاح کروادیا کہ شب باشی کے بعد وہ اس عورت کو طلاق دے دے گا۔جس کے بعد وہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کرنے کے شرعی طور پر قابل ہو جائے گی۔لیکن اس عورت نے اپنے بننے والے خاوند کو رات یہ بات سمجھائی کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں میں اب آپ کے ساتھ ہی رہنا چاہوں گی۔ اگلی صبح طلاق دینے کے لئے جب کچھ لوگوں نے اس پر جبر کرنا چاہا تو اس نے امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے سامنے اپنا معاملہ پیش کیا۔تو حضرت عمرؓ نے اسے جبری طلاق دینے سے منع فرمایا اور اس نکاح میں واسطہ بننے والی عورت کو سزا دی اور آئندہ اعلان کیا کہ اگر اب کسی نے حلالہ جیسی حرکت کی تو میں دونوں کو سنگ سار کر دوں گا۔(فقہ حضرت عمرؓ)

لا اوتی بمحلل ولا محلل له الا رجمتها۔(اعلام المؤقعین)

اس بے غیرتی کی کیوں ضرورت پیش آئی؟

شریعت نے نہایت ہی مجبوری کے عالم میں طلاق دینے کی اجازت دی ہے اور طلاق وقفہ وقفہ کے بعد دینے کا طریقہ کار متعین فرمایا کہ اگر جذباتی ماحول میں طلاق کا عمل ہوا ہے تو ان وقفوں کے دوران خاندان کے افراد، بچے ہونے کی صورت میں اولاد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ کو سمجھائے گی۔ چھوٹے بچے روئیں گے تو دونوں میں کوئی ایک سوچنے پر ضرور مجبور ہوگا۔ اس لمبے طریقہ کار میں کوئی نہ کوئی نباہ کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن ہم نے شریعت کے اس حکیمانہ انداز کو ترک کر دیا اور حضرت عمرؓ کے ایک تادیبی حکم یعنی ایک مجلس کی تین یا ان سے زائد طلاقوں کو مکمل طلاق تسلیم کر لیا حالانکہ آپ کے دورِ حکومت میں نئے مسلمانوں نے طلاق کو شغل ہی بنا لیا تھا لوگ خوش طبعی یا غصہ میں آ کر بیک وقت سو طلاق تک کہہ دیتے تھے۔ عارضی حکم جس پر انہوں نے بہت جلد رجوع کر لیا تھا لیکن آج محض گروہی تعصبات کی بنا پر اسے مستقل طور پر اپنا لیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے حلالہ جیسی لعنت اور بے غیرتی اختیار کی جاتی ہے۔ اس میں دوسری سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ طلاق مرد دیتا ہے لیکن سزا اور بے حیائی کا نشانہ شریعت کے نام پر بے چاری عورت کو بنایا جاتا ہے۔

اُس بچے کا وارث کون ہوگا

حلالہ کی صورت میں اگر عورت کو حمل ہو جائے تو شرعی اور اخلاقی لحاظ سے وہ بچہ کس کا تصور کیا جائے گا۔ معاشرے اور خاندان میں اس کی قانونی اور اخلاقی کیا حیثیت ہوگی۔

کاروبار میں نرمی اور خیر خواہی

زندگی کے جن شعبوں میں آدمی باہمی محبت اور برادرانہ اخوت کو عموماً فراموش کرتا ہے ان میں ایک لین دین اور کاروبار کا شعبہ ہے۔ ذاتی منفعت کے پیش نظر مذا
سامنے کھڑا ہوتا ہے اور چند ٹکوں کی خاطر حقیقی بھائی کو مو
جائیداد کے جھگڑے نسل در نسل چلتے رہتے ہیں۔ اس
نے اخروی زندگی کے مقابلے میں دنیا کو ہمیشہ مقدم جانا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر انسان کی اس کمزوری کا شکوہ کیا اور نرم وسخت الفاظ میں اس کو حرص وہوس سے باز رہنے پر بار بار انتباہ کیا ہے:

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ (القیمہ ۲۰۔۲۱ پ ۲۹)

ہر گز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ جلدی حاصل ہونے والی چیز سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (التکاثر ۱ تا ٤ پ ۳۰)

تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ تم گور کنار پہنچ جاتے ہو۔ ہر گز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا پھر بالکل یقیناً بہت جلد تم کو معلوم ہو جائے گا۔

ہلاکت کے اس راستے سے بچنے کے لئے فکرِ آخرت کے ساتھ کاروبار میں ایک دوسرے کے ساتھ باہمی اخوت وہمدردی نرمی اور آسانی کا حکم دیا گیا ہے تاکہ دنیا وآخرت کے حوالے سے انسان کے فکر وعمل میں اعتدال پیدا ہو۔

قرآنِ مجید نے لین دین کی شرائط کو ضبطِ تحریر میں لانے میں آسانی کا حکم دیا ہے:

وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (البقرة ۲۸۲۔پ ۳)

تجارتی معاملے طے کرتے وقت گواہ کر لیا کرو، کاتب اور گواہ کو تنگ نہ کیا جائے ایسا کرو گے تو گناہ کا ارتکاب کرو گے۔ اللہ کے غضب سے بچو وہ تم کو صحیح طریقِ عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَإِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (البقرة ۲۸۰، ۲۸۱۔پ ۳)

تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو ہاتھ کشادہ ہونے تک اسے مہلت دو اور اگر صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھ جاؤ۔اس دن کی رسوائی و مصیبت سے بچو، جبکہ تم اللہ کے سامنے پیش ہو گے، وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم ہر گز نہ ہو گا۔

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرٰى وَإِذَا اقْتَضٰى۔(البخاری،باب المساهلة فی المعاملة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر فضل و کرم نازل فرمائے جو لین دین میں نرمی اور رقم کی وصولی میں دوسرے کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

کاروبار میں نرمی کا موت کے وقت فائدہ

عَنْ حُذَيْفَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ أُنْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّيْ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيْهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔(متفق علیه،باب المساهلة فی المعاملة)

حضرت حذیفہؓ ذکر کرتے ہیں کہ رسول محترم ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ تم سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے ایک ایسا شخص گزرا ہے جب اس پر موت کا وقت آیا تو فرشتہ اس سے سوال کرتا ہے کہ بتاؤ تم نے زندگی میں کوئی نیک عمل کیا ہے؟ اس نے ذرا تامل کے بعد جواب دیا مجھ سے کوئی بھی قابلِ ذکر بھلائی کا کام نہیں ہوا البتہ میں اس چیز کا اہتمام کرتا رہا ہوں کہ میں لین دین میں نرمی اور مروّت کا مظاہرہ کرتا تھا۔ دولت مند کو مہلت دیتا اور تنگ دست مقروض کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس نیکی کے بدلے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم لین دین میں ایک دوسرے کے ساتھ ہی نہیں وہ تو غیر مسلموں کے ساتھ بھی اس طرح ہمدردی اور نرمی فرماتے کہ وہ شخص بے ساختہ پکار اٹھتا کہ میں نے ایسے فرشتہ صفت انسان آج تک دیکھے ہی نہیں۔ حضرت عبداللہ بجلی ﷺ نے ایک پریشان حال مسافر کو دیکھا کہ وہ اپنی سواری بیچنے کا اظہار کر رہا ہے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس کی قیمت دریافت کی تو مسافر نے ہر حال میں بیچنے کی وجہ سے مارکیٹ ویلیو سے کم قیمت لینے کا عندیہ ظاہر کیا۔ لیکن حضرت عبداللہ ﷺ نے اونٹ کی زیادہ قیمت پیش کی مسافر رقم پکڑتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا تو صحابی رسول نے یہ کہہ کر اسے لینے پر مجبور کیا کہ ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ لوگوں کی مجبوریوں سے غلط فائدہ اٹھانے کی بجائے ہر حال میں ان کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا اظہار کرنا چاہیے۔ (سیر الصحابہ)

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حلال وحرام میں نرمی

يَآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ (المؤمنون ۵۱۔پ۱۸)

اے پیغمبرو، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اس کو خوب جانتا ہوں۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرۃ ۱۶۸۔پ۲)

لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يَقْبَلُ الطَّيِّبَ

اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاک کو ہی قبول کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں حلال وحرام کا مسئلہ بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ رزق حلال کے لئے جس انداز اور الفاظ میں عام لوگوں اور مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا انہی الفاظ میں انبیا علیھم السلام کی مقدس ترین جماعت سے خطاب فرمایا۔ خورد ونوش کا حکم دیتے ہوئے سوالیہ انداز میں سمجھایا کہ اگر تم سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہو تو تمہیں کھانے پینے کے حوالے سے حرام سے سخت احتیاط کرنا ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکیزہ شخص کی عبادت کو ہی قبول فرماتا ہے اگر اس بات کا خیال رکھو گے تو لامحالہ یہ نتیجہ نکلے گا کہ تمہاری عبادتیں قبول ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنا تمہارے لئے آسان ہو جائے گا۔ یہ تمہارے ہی جسمانی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور روحانی فائدے کے لئے روکا جا رہا ہے۔ اس طرح تم کاروباری خیانت، مالی زیادتی اور دوسرے کی حق تلفی سے اجتناب کر سکو گے۔ ان ہدایات کے باوجود غیر مسلموں کے دیس یا دیگر وجوہات کی بنا پر لقمۂ حلال دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے موت کی صورت حال پیدا ہو جائے تو انسانی جان کو عزیز سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے تین شرائط کے ساتھ حرام کھانے کی وقتی طور پر اجازت عنایت فرماتے ہوئے اپنے ضابطوں میں نرمی فرمائی۔

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المائدہ۳۔پ۶)

آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف سے پوری مایوسی ہو چکی ہے لہذا تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے (لہذا احرام وحلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں ان کی پابندی کرو) البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر ان میں سے کوئی چیز کھا لے بغیر اس کے کہ گناہ کی طرف اس کا میلان ہو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (البقرۃ۱۷۳۔پ۲)

اللہ کی طرف سے اگر کوئی پابندی تم پر ہے، تو وہ یہ ہے کہ مردار نہ کھاؤ، خون اور سور کے گوشت سے پرہیز کرو، اور کوئی ایسی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات کریمہ میں یہ اصول بھی واضح ہوا کہ جن چیزوں کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اس کے علاوہ باقی تمام پاک چیزیں حلال قرار دے دی گئی ہیں۔اس طرح پہلے مذاہب کے اس اصول کے برخلاف کہ سب کچھ حرام ہے سوائے حلال کے۔اسلام نے یہ اصول دے کر بے شمار آسانیاں پیدا فرمائیں کہ سب پاک چیزیں حلال ہیں سوائے حرام اشیا کے۔

کن حالتوں میں حرام جائز ہوتا ہے

بھوک پیاس سے جان حلق کو آرہی ہو۔

اللہ تعالیٰ کا قانون توڑنے کا دل میں ارادہ نہ ہو۔

ضرورت کے تحت کھائے، سیر ہونے کی کوشش نہ کرے۔

اسی سہولت کی بنیاد پر شدید قحط سالی کے عالم میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وقتی طور پر تعزیرات کا سلسلہ معطل کر دیا تھا۔

بیماری کی وجہ سے جان کا خطرہ ہو۔لیکن شراب جائز نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ بذاتِ خود بیماری ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حدود وقصاص کا فلسفہ اور قانون کے نفاذ میں نرمی

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝ (البقرۃ ۱۷۸،۱۷۹۔پ ۲)

آزاد آدمی نے قتل کیا ہو تو اس آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے، غلام قاتل ہو تو وہ غلام ہی قتل کیا جائے اور عورت اس جرم کی مرتکب ہو تو اس عورت ہی سے قصاص لیا جائے۔ ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اس کا بھائی کچھ نرمی کرنے کے لئے تیار ہو تو معروف طریقے کے مطابق خون بہا کا تصفیہ ہونا چاہیے اور قاتل کو لازم ہے کہ راستی کے ساتھ خون بہا ادا کرے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ اس پر بھی جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک سزا ہے عقل وخرد رکھنے والو! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے امید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔

تعزیرات کے نفاذ اور حدود وقصاص کے قیام کو زندگی کی بقا اور دانش مندی کا عمل قرار دیتے ہوئے اس کا فلسفہ یہ بیان فرمایا کہ اس طرح تم جرائم پیشہ زندگی اور مظالم زدہ معاشرے سے بچ جاؤ گے۔ حدود وقصاص جاری ہونے سے سوسائٹی اور معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن جائے گا۔ جرم ثابت ہو جانے کے بعد حدود کے نفاذ میں کسی قسم کی نرمی اور بد اعتدالی نہیں ہونی چاہیے یہ نرمی معاشرے کے وجود کے لئے مضر اور انتہائی نقصان کا باعث ہوگی مسلم سوسائٹی کا امن وامان تباہ کرنے والے عناصر پر اس طرح حدود کی تلوار چلائی جائے جس طرح کینسر زدہ عضو کو الگ کیا جاتا ہے۔ اگر کینسر میں مبتلا حصے کو کاٹ کر جسم سے الگ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ کیا جائے تو وہ پورے جسم کی ہلاکت کا سبب ہوا کرتا ہے عضوِ فاسد کو کاٹنا ہی مریض کی خیر خواہی اور جراحی کا کمال ہے تا کہ باقی جسم سلامت رہ سکے۔ان آیات میں اسی خیر خواہی کا تذکرہ ہے جو تعزیرات وحدود کے نفاذ میں پنہاں ہے۔مسلمانی کے دعوے کے باوجود جو شخص دوسرے کی چادرِ عزت کو تار تار اور اس کے خون پسینے کی کمائی پر ڈاکا ڈالتا ہے، جو لوگوں کے رات کے سکون اور دن کے چین کو پامال کرتا ہے، جو انسانیت کے لئے درندے کا روپ دھار چکا ہے، معاشرہ کو اس سے نہ بچانا بہت بڑا ظلم ہے۔اس ایک کی وجہ سے پورے معاشرہ کو سکون اور آرام نصیب ہوتا ہے تو پھر اس ناسور کا خاتمہ کیوں نہ کیا جائے ؟ پھر جو مجرم اپنی غلطی کا اعتراف اور اللہ کا حکم سمجھ کر اس سزا کو قبول کرتا ہے تو یہ جہنم کی ابدی سزا سے بچ جائے گا گویا کہ معاشرہ جرائم سے پاک ہوا اور مجرم گناہ اور جہنم کی سزا سے پاک ہو گیا۔اس طرح معاشرہ اور مجرم کے ساتھ ابدی خیر خواہی کا انتظام ہو جاتا ہے۔

حدود سے بچاؤ

دنیا میں کوئی معاشرہ صرف قانون کے نفاذ سے ہی جرائم سے پاک نہیں ہوا کرتا اس کے لئے اخلاقی قدروں کا شعور بیدار کرنے اور عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنے سے پہلے کئی اقدامات کرنا پڑتے ہیں۔بالخصوص ایسے شخص کے لئے جو عادی مجرم نہیں، بس اس سے بشری کمزوری کے سبب جرم سرزد ہوا ہے۔اگر آپ معاشرہ پر قانون کا اندھا دھند استعمال کریں گے تو اکثر اوقات لوگ ردِعمل کے طور پر بھی جرائم پیشہ زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ قانون کے اسی فلسفہ کے تحت ایسے افراد کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔(مشکوۃ،کتاب العلم)

جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تلوار کی دھار کے نیچے شفقت ومہربانی

اسلام کے فلسفہ جہاد کے بنیادی اصول

ا۔اعلائے کلمۃ اللہ ۲۔مظلوموں کی مدد ۳۔اللہ کے باغیوں کو جزیہ لینے کی صورت میں سرنگوں رکھنا۔

اسلام نے قتال اور جنگ وجدال میں بھی نرمی اور آسانی کے اصول کو فروغ دیا ہے۔ اسلام کا فرمان ہے کہ آخر دم تک کوشش کی جائے کہ دوسرے کی جان بے کار ضائع نہ ہونے پائے۔حالتِ جنگ میں بھی آپ ﷺ کا ارشاد تھا کہ ان پر تلوار اٹھائی جائے جو لوگ ہرصورت مرنے مارنے پر تلے ہوئے ہوں ہاں اگر کوئی مجاہد کی تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھتا ہے، اسے بھی قتل کرنے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَاُمَرَاؤَهٗ اَن لَّا يَقْتُلُوْا اِلَّا مَنْ قَاتَلَهُمْ۔(فتح الباری)

رسولِ اکرم ﷺ نے فوجی افسروں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ ان لوگوں کے خلاف جنگ نہ کریں جو تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔

لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَّلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِيْرًا وَّلَا اِمْرَاَةً۔(ترمذی)

بوڑھوں، لڑکوں، کم عمر بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس بات کا خیال رکھا کہ نہ صرف پُرامن آبادی پر کسی قسم کی زیادتی نہ ہونے پائے بلکہ جانوروں اور کھیتوں کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے چنانچہ جب شام پر فوج کشی کا ارادہ کیا تو فوجوں کو رخصت کرتے وقت سپہ سالار فوج کو یہ ہدایات فرمائیں:

اِنَّكَ تَجِدُ قَوْمًا عَمُوْا اِنَّهُمْ حَبَسَ اَنْفُسَهُمُ اللّٰهُ فَذَرْهُمْ وَاِنِّی مُوْصِيْكَ بِعَشْرٍ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خِلَالٍ لَا تَقْتُلُوا اِمْرَاَةً وَّلَا صَبِيًّا وَّلَا كَبِيْرًا هَرِمًا وَّلَا تَقْطَعْ شَجَرًا مُثْمِرًا وَّلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا وَّلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا اِلَّا لِمَاكِلَةٍ وَّلَا تُغَرِّقَنَّ نَخْلًا وَّلَا تُحَرِّقَنَّهُ وَلَا تَغْلُلْ وَلَا تَجْبُنْ۔(تاریخ الخلفاء سیوطی)

تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جنہوں نے اپنے آپ کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر رکھا ہے ان کو چھوڑ دینا۔ میں تم کو دس وصیتیں کرتا ہوں کسی عورت، بچے اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا، پھل دار درخت نہ کاٹنا، آبادیوں کو ویران نہ کرنا، بکری اور اونٹ کو کھانے کے سوا بے وجہ نہ مارنا، نخلستان کو نہ جلانا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور بزدلی نہ دکھانا۔

آپؓ نے غیر مسلم رعایا (ذمیوں) کو بے پناہ حقوق عطا فرمائے

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تقریباً پورا جزیرۃ العرب زیر نگیں ہو چکا تھا۔ غیر مسلم رعایا کی حیثیت سے سب سے پہلے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ کیا ان کو آپ نے جو حقوق دیے وہ اب تک تاریخ میں محفوظ ہیں جن کو من وعن نقل کیا جا رہا ہے۔

وَلِنَجْرَانَ وَحَاشِيَتِهَا جِوَارُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَمِلَّتِهِمْ وَاَرْضِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَعِيْرِهِمْ وَبَعْثِهِمْ وَاَمْثِلَتِهِمْ لَا يُغَيَّرُ مَا كَانُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيَّرُ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِهِمْ وَاَمْثِلَتِهِمْ وَلَا يُفْتَنَّ اُسْقُفٌ مِنْ اَسْقُفِيَّتِهٖ وَلَا رَاهِبٌ مِنْ رَهْبَانِيَّتِهٖ وَلَا وَاقِهٌ مِنْ وَقَاهِيْنَتِهٖ عَلٰى مَا تَحْتَ اَيْدِيْهِمْ مِنْ قَلِيْلٍ اَوْ كَثِيْرٍ وَّلَيْسَ عَلَيْهِمْ رَهَقٌ وَلَا دَمُ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا يُحْشَرُوْنَ وَلَا يُعْشَرُوْنَ وَلَا يَطَاُ اَرْضَهُمْ جَيْشٌ مَنْ سَاَلَ مِنْهُمْ حَقًّا فَبَيْنَهُمُ النَّصَفُ غَيْرَ ظَالِمِيْنَ وَلَا مَظْلُوْمِيْنَ بِنَجْرَانَ وَمَنْ اَكَلَ مِنْهُمْ رِبًا مِنْ ذِيْ قِبَلٍ فَذِمَّتِيْ مِنْهُ بَرِيْئَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ رَجُلٌ بِظُلْمِ اٰخَرَ وَلَهُمْ عَلٰى مَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ جِوَارُ اللّٰهِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَذِمَّةُ مُحَمَّدِ النَّبِی اَبَدًا حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ مَا نَصَحُوا وَاَصْلَحُوا فِیْمَا عَلَیْهِمْ غَیْرَ مُکَلَّفِیْنَ شَیْئًا بِظُلْمٍ۔(فتوح البلدان،کتاب الخراج،امام ابو یوسف)

نجران اور اس کے رہنے والوں کی جانیں، ان کا مذہب، ان کی زمینیں، ان کا مال، ان کے حاضر و غائب، ان کی مورتیاں، ان کے قافلے اور قاصد، اللہ کی امان اور اس کے رسول ﷺ کی ضمانت میں ہوں گے۔ ان کی موجودہ حالت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی ان کے حقوق میں سے کسی حق میں مداخلت نہیں کی جائے گی، کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے، کوئی راہب اپنی رہبانیت سے، کنیسہ کا کوئی منتظم اپنے عہدہ سے ہٹایا نہ جائے گا، اور جو کچھ بھی ان کے قبضے میں ہے اسی طرح رہے گا۔ ان کے زمانۂ جاہلیت کے کسی جرم یا خون کا بدلہ نہ لیا جائے گا، نہ ان سے فوجی خدمت لی جائے گی اور نہ ان پر عُشر لگایا جائے گا۔ اور نہ اسلامی فوج ان کے علاقے کو پامال کرے گی۔ ان میں سے جو شخص اپنے کسی حق کا مطالبہ کرے گا تو اس کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ نہ ان کو ظلم کرنے دیا جائے گا اور نہ ان پر ظلم ہوگا۔ ان میں سے جو شخص سود کھائے گا وہ میری ضمانت سے بری ہے۔ اس صحیفہ میں جو لکھا گیا ہے اس کے ایفا کے بارہ میں اللہ کی امان اور محمد ﷺ کی ذمہ داری ہے یہاں تک کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی دوسرا حکم نازل نہ ہو۔ جب تک یہ لوگ مسلمانوں کے خیر خواہ رہیں گے ان کے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کی پابندی کریں گے ان کو جبراً کسی بات پر مجبور نہ کیا جائے گا

بیت المقدس کا معاہدہ

عہدِ فاروقی کی فتوحات میں سب سے اہم ترین فتح بیت المقدس کی ہے، عیسائی مسلمانوں کے حریف اور مدِّ مقابل تھے۔ اس کے باوجود حضرت عمرؓ نے ان کو یہ حقوق دیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا مَا اَعْطٰی عَبْدُاللّٰهِ عُمَرُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَهْلَ اِیْلِیَا مِنَ الْاَمَانِ اَعْطَاهُمْ اَمَانًا لِاَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَلِکَنَائِسِهِمْ وَصُلْبَانِهِمْ سُقِیْمَهَا وَبَرِیْئِهَا وَسَائِرِ لِمِنْهَا اَنَّهٗ لَا تُسْکَنُ کَنَائِسُهُمْ وَلَا تُهْدَمُ وَلَا تُنْقَصُ مِنْهَا وَلَا مِنْ حَیِّزِهَا وَلَا مِنْ صَلِیْبِهِمْ وَلَا مِنْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَلَا یُکْرَهُوْنَ عَلٰی دِیْنِهِمْ وَلَا یُضَارُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ۔(طبری)

یہ وہ امان ہے جو خدا کے بندے امیر المومنین عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی یہ امان ان کی جان، مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اوران کے تمام اہلِ مذہب کے لئے ہے۔ ان کے گرجوں میں نہ سکونت اختیار کی جائے گی نہ وہ گرائے جائیں گے اور نہ ان کو اوران کے احاطوں کو نقصان پہنچایا جائیگا۔ ان کی صلیبوں اوران کے مال میں کچھ کمی نہ کی جائیگی نہ مذہب کے معاملہ میں ان پر جبر کیا جائیگا، نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائیگا۔

اَلْاَمَانُ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلِمِلَّهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ۔(طبری)

ان کی جان، ان کے مذہب اوران کے مال کے لئے امان ہے۔

معاہدوں کی پابندی کے تاکیدی احکام

حضرت عمرؓ کو ان معاہدوں کی پابندی اور ذمیوں کے حقوق کا اتنا فکر تھا کہ وہ وقتاً فوقتاً فوجی افسروں اور صوبوں کے گورنروں کو اس کے بارے میں احکام بھیجتے رہتے تھے۔ حضرت ابوعبیدہؓ فاتح شام کو ان الفاظ میں مراسلہ لکھا:

وَامْنَعِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ ظُلْمِهِمْ وَالْاَضْرَارِ لَهُمْ وَاَکْلِ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا بِحِلِّهَا وَوَفَالَهُمْ بِشَرْطِهِمِ الَّذِیْ شَرَطْتَ لَهُمْ فِیْ جَمِیْعِ مَا اَعْطَیْتَهُمْ۔(کتاب الخراج)

مسلمانوں کو روکو کہ ذمیوں پر ظلم نہ کرنے پائیں نہ ان کو کوئی نقصان پہنچائیں نہ ناجائز طور پر ان کا مال کھائیں ان سے جو شرائط اور وعدے ہوئے ہیں ان کا ہر صورت احترام کیا جائے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کے ساتھ پیار اور شفقت

دینِ رحمت نے انسان کو اپنے ہم جنس کے ساتھ ہی شفقت و مہربانی کا حکم نہیں دیا وہ تو بے زبان جانوروں کے ساتھ بھی نرمی اور مہربانی کا حکم دیتا ہے۔ آپؐ کے جلوہ آرا ہونے سے قبل لوگ اس بے چاری مخلوق پر اپنے فائدے اور تفریح کی خاطر اس طرح زیادتی کرتے کہ جنگ جو اور شکاری لوگ جانور کو باندھ کر ان پر نشانہ کی مشق کیا کرتے تھے۔ گوشت خوری کا شوق اس طرح پورا کیا جاتا کہ زندہ جانور کا وقفے وقفے کے بعد گوشت کاٹ کر پکایا جاتا۔ سواری اور بار برداری کے لئے جو جانور استعمال کئے جاتے ان کی خوراک کا ہرگز خیال نہیں کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جانور سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جاتے تھے۔ آپؐ کے سامنے ایسے ہی دو واقعات پیش آئے جن میں ایک جانور کی روداد غم چند سطور کے بعد حدیث کی زبان میں آپ ملاحظہ فرمائینگے۔

آپؐ نے بے زبانوں کے بارے میں اس طرح شفقت آمیز ماحول پیدا فرمایا کہ پھر لوگ آپؐ سے ان کے بارے میں اس انداز سے پوچھا کرتے تھے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُتَحْرِشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ (ابو داؤد، باب فی التحریش بین البهائم)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ ذکر کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ ؓ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطَ الرَّجُلِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَى النَّبِيَّ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ نِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِی ھٰذِہِ الْبَھِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنْتَ تُجِیْعُہٗ وَتُدْئِبُہٗ۔(باب ما یومر بہ من القیام علی الدواب والبھائم)

آپ ﷺ کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے آپ کو دیکھتے ہی ایک اونٹ نے رونا شروع کر دیا اس کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہہ رہے تھے۔ تب رسول کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور جوں ہی آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اونٹ خاموش ہو گیا آپ پوچھتے ہیں یہ اونٹ کس کا ہے۔ انصاری جوان حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ فرماتے ہیں اس جانور کے بارے میں تجھے اللہ سے ڈرنا چاہیے اللہ نے تجھے اس کا مالک بنایا ہے اس اونٹ نے تیری شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور خوراک کم کھلاتے ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ ؓ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُقْتَلَ شَیْءٌ مِنَ الدَّوَابِ صَبْرًا۔(مسلم،باب النھی عن صبر البھائم)

جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے منع فرمایا کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔(مسلم،باب النھی عن صبر البھائم)

بے شک اللہ کے رسول ؐ نے لعنت فرمائی اس شخص پر جو کسی جاندار پر نشانہ بازی کی مشق کرتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے باربرداری کے جانوروں کے بارے میں قانون بنایا تھا کہ اونٹ، گدھے اور خچر پر خاص مقدار سے زیادہ بوجھ نہ لادا جائے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حفاظتِ دین اور اس تک پہنچنے کے روشن راستے

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ (الحجر ۹۔پ ۱۴)

اس ذکر کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

اس لئے اللہ تعالی ہر دور میں ایسے حالات اور افراد پیدا کرتا رہا اور رہے گا جن سے دین کی حفاظت کا کام لیا جا سکے۔ تا کہ دین قیامت تک باقی اور سلامت رہے۔

دین کا ماخذ اور منبع اللہ کی وحی ہے۔ آپؐ اور آپ کی امّت کو اس کا پابند اور اس کی ہی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ وحی کے دو حصے ہیں ایک قرآن مجید اور دوسرا آپؐ کے ارشادات وفرمودات جو حدیث رسول کے نام سے معروف اور معتبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین کے ان دونوں سرچشموں کی صحت اور مستند ہونے کی گارنٹی دی اور آپؐ نے اس انداز سے اسکی حفاظت فرمائی ہے۔ آپؐ کی اجازت سے صحابہ کرامؓ باضابطہ طور پر آپؐ کے ارشادات ضبطِ تحریر میں لاتے۔ ان عظیم المرتبت صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ بھی یہ مقدس فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے۔ ایک دن کچھ صحابہ کرامؓ نے حضرت عبداللہؓ کی توجہ دلائی کی کہ تم آپؐ کی ہر بات لکھتے جارہے ہو جبکہ آپؐ اللہ کے رسول ہونے کے ساتھ ساتھ ایک انسان بھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ انسان ہونے کے حوالے سے آپؐ کبھی خوش ہوتے اور کبھی خفا بھی ہوسکتے ہیں اس لیے ہر بات لکھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ حضرت عبداللہؓ نے کچھ روز لکھنے کا سلسلہ منقطع کر دیا آپؐ نے ایک دن اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے ان سے استفسار کیا کہ تم پہلے لکھا کرتے تھے اب کیوں ایسا نہیں کرتے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ پورا ماجرہ آپؐ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں تب آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا جس کی قرآن مجید نے اس طرح تائید فرمائی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کی تفسیر کی گارنٹی

فَاِنِّیْ لَا اَقُوْلُ فِیْھِمَا اِلَّا حَقًّا۔(مقدمہ تحفۃ الاحوذی)

میری زبان سے حق کے بغیر کوئی کلمہ نہیں نکلتا۔

وَمَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی o اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْ حٰی o عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی o

آپ اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتے یہ تو وحی ہے جو آپؐ پر نازل کی جاتی ہے آپ کو زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے۔(النجم ۳۔۴۔۵پ۲۷)

قرآن مجید میں ارکان اسلام کا حکم اور ذکر تو موجود ہے لیکن ان کی ادائیگی کی تفصیل اور طریقہ آپ کی ذاتِ اقدس پر چھوڑ دیا ہے۔اس لئے آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے۔

اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ

سنو لوگو مجھے قرآن کے ساتھ اور بھی اس کی مثل عطا کیا گیا ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ (النحل ٤٤پ١٤)

اور ہم نے یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو ان کے لئے اتاری گئی ہے، تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

دوسری مصلحتوں اور حکمتوں کے ساتھ اس میں یہ حکمت بھی بدرجۂ اولیٰ موجود ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی منشا سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے آپؐ کے ارشاد اور سنت کے محتاج اور ضرورت مند ہو کر رہیں۔

سنت ہر حال میں ناگزیر اور محفوظ

نبی اکرم ﷺ جس طرح اپنی موجودگی میں قرآن مجید کی کتابت کروایا کرتے تھے اسی طرح ہی قرآن مجید کی تفسیر یعنی اپنے ارشادات بھی تحریر میں لانے کا حکم دیا کرتے تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی حدیث کا بے شمار ذخیرہ جمع ہو چکا تھا۔ درج ذیل دستاویزات خود تحریر کروائیں

1- حضرت علیؓ کے پاس قصاص دیت اور زکوٰۃ کی تفصیلات

2- میثاقِ مدینہ کی دستاویزات

3- غیر مسلموں کو تحریری ضمانتیں

4- حکمرانوں کو ارسال کیے گئے مراسلات جن میں کسریٰ اور شاہ مصر مقوقس کے نام مراسلے آج بھی برلن اور استنبول کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

5- حجۃ الوداع کا مکمل خطاب ابوشاہ کو لکھوایا (بخاری)

6- صحیفہ صادقہ ایک ہزار ارشادات پر مبنی حضرت عبداللہ بن عمروؓ جو کبھی کبھی آپ کی خدمت میں پڑھ دیا کرتے تھے۔ اسے حضرت احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند احمد میں نقل فرمایا ہے۔

7- صحیفہ ہمام بن منبہؒ یہ حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگرد ہیں اسکی اکثر روایات صحیح بخاری میں موجود ہیں اور یہ مخطوطے برلن اور دمشق کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں اس پورے صحیفے کو ڈاکٹر حمید اللہ نے حیدر آباد دکن سے شائع کیا ہے۔

سونے کی زنجیر

تدوینِ حدیث کے سلسلہ میں صرف ایک سند کا ذکر کرنا چاہوں گا تاکہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ حدیثِ رسول کریم ﷺ کا مقدس ریکارڈ کس طرح باعتماد اور باضابطہ طریقے سے ہم تک پہنچا اور جو لوگ یہ کہہ کر مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حدیث تو سو دو سو سال بعد لکھی گئی ان کا مؤقف کس قدر کمزور اور ناقابلِ یقین ہے۔ امام مالک عن نافع عن ابن عمر عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم محدثین نے اس سند کو سلسلۃ الذھب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سونے کی زنجیر) کا درجہ دیا ہے۔ یہ وہ سند ہے جو نہایت ہی مختصر اور مستند تصور ہوتی ہے۔ جناب امام مالکؒ نے مؤطا کے نام سے حدیث کی مستند ترین کتاب لکھی جو صدیوں سے عالم اسلام کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ ان کے شاگرد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد کے نام سے کتاب لکھی جس سے علما آج بھی استفادہ فرمارہے ہیں اور حضرت امام احمد بن حنبل کے تلمیذ خاص امام المحدثین حضرت امام بخاریؒ نے صحیح بخاری لکھی جس میں کوئی ایک روایت بھی ضعیف نہیں۔ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے اور مالکی، شافعی، حنبلی، حنفی، بریلوی، اہلحدیث کے مدارس میں حدیث کی آخری کتاب کے طور پڑھائی جاتی ہے۔ امام بخاریؒ کے شاگرد امام مسلمؒ نے صحیح مسلم کے نام سے حدیث کی کتاب لکھی گویا کہ کڑی سے کڑی اور زنجیر کے ساتھ زنجیر ملتی گئی۔ اس طرح دوسری حدیث کی کتب کے ساتھ صحاح ستہ کا ذخیرہ موجود ہے یہ دین تک پہنچنے کے روشن راستے اور فکر و عمل کے آئینے ہیں جن کو دیکھ کر ہم فیصلہ کر سکتے کہ کس کا ایمان درست، کس کی نماز سنت کے مطابق اور کون حق پر ہے۔

چھ صحیح کتب

1۔ مؤطا

2۔ بخاری

3۔ مسلم

4۔ ابوداؤد

5۔ نسائی

6۔ ترمذی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم میں کوئی روایت ضعیف نہیں ۔ باقی چار میں کچھ ضعیف روایات ہیں جن کے مولفین نے اور بعد میں اہل علم نے ان کی نشاندہی فرمادی ہے۔

دین کو مشکل بنانے والے لوگ

اللہ تعالیٰ نے دین آسان بنانے کے باوجود اس کے ہر حکم میں مزید نرمی فرماتے ہوئے کئی آسانیاں پیدا فرمائیں تاکہ عملی میدان میں کسی قسم کی دقت اور دشواری پیش نہ آئے اور کوئی شخص یہ بہانہ نہ کر پائے کہ یہ کام تو میری ہمت اور طاقت کے احاطۂ اختیار سے باہر تھا۔ اس مشکل کے سبب میں اس پر عمل سے محروم رہا۔ آسان ترین دین کو تین طبقات نے مشکل بنایا ہے جن کی نشان دہی حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ان الفاظ میں کیا کرتے تھے۔

وَهَلْ بَدَّلَ الدِّيْنَ إِلَّا الْمُلُوكُ
وَأَحْبَارُ سُوءٍ وَّرُهْبَانُهَا

دین کو دنیادار حکمرانوں ان پڑھ علما اور جاہل صوفیوں نے بدلا ہے۔

حکمران ذہنی آوارگی اور عملی عیاشی کے لئے، جاہل صوفی زہد و فقر میں آگے بڑھنے کے لئے ان پڑھ علما اپنی جہالت، گروہی تعصبات اور شخصی مفادات کے پیش نظر ہر دور میں دین کو مشکل سے مشکل بناتے رہے ہیں۔ دین کو افراط و تفریط سے بچانے کے لئے قرآنِ حکیم نے اہلِ کتاب کے حوالے سے سخت ترین الفاظ میں روکنے کی کوشش کی ہے۔

قُلْ يَآ أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْا أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ○ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ○(المائدہ۷۷،۷۸،۷۹۔پ۶)

کہو اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ بنی اسرائیل سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور زیادتیاں کرنے لگے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو برے اعمال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔ برا طرز عمل تھا جو انہوں نے اختیار کیا۔

یہود و نصاریٰ میں ایسے علما اور پڑھا لکھا طبقہ بھی تھا جو دنیاوی مفادات کی خاطر لوگوں کو ثواب کا جھانسہ دے کر من گھڑت باتوں کو شریعت کا حصہ باور کرواتے تھے۔ جب لوگ اس پر عمل کرنے سے پس و پیش کرتے تو کہتے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس طرح نہ صرف خدا کے دین کی شکل بدل گئی بلکہ آسان دین اس قدر مشکل ہو گیا کہ واقعتاً لوگوں کو اس پر عمل کرنا دشوار ہوتا گیا۔

ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ○(البقرۃ۷۹۔پ۱)

پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے بدلے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کرلیں۔ ان کے ہاتھوں کا یہ لکھا بھی ان کے لئے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لئے موجب ہلاکت۔

آپ ﷺ نے دین میں بدعات و خرافات کے اس جرم عظیم کے انجام سے اپنی امت کو اسقدر تکرار کے ساتھ آگاہ فرمایا کہ آپ کا شاید ہی کوئی خطبہ جمعہ ایسا ہو جس کی ابتدا میں ان الفاظ کا اعادہ نہ فرمایا جاتا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔(مشكوٰة ،باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ۔

بدعات وتکلّفات کے دینی اوراخلاقی نقصانات

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ۝(المائدة ۱۰۱۔پ۷)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔ اگر تم انہیں ایسے وقت پوچھو گے جب کہ قرآن نازل ہو رہا ہو تو وہ تم پر کھول دی جائیں گی۔ اب تک جو کچھ تم نے کیا اسے اللہ نے معاف کر دیا، وہ درگزر کرنے والا اور بڑے حوصلے والا ہے۔

قرآنِ مجید نے بے جا سوالات سے اس لئے منع فرمایا کہ اس طرح ایک طرف عملی مشکلات اور دوسری طرف بحث وتکرار کی وجہ سے باہمی مقابلہ ومجادلہ سے فکر میں غلو اور دل میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے لوگ دین میں انتشار کا سبب ہی نہیں بلکہ چند مسائل پر متشددانہ عمل کے سوا باقی مسائل میں بدعمل اور اخلاقی طور پر نہایت ہی کمزور ہوا کرتے ہیں اور پھر اس کا یہ نقصان بھی ہوا کرتا ہے کہ عوام الناس مذہبی گروہوں کے اختلاف کو آڑ بنا کر دین سے انحراف کے راستے تلاش کرتے ہیں اس لئے حدیث کے مقدس ریکارڈ میں ایسے لوگوں کے اندازِ فکر اور عادات کا تفصیلی تذکرہ پایا جاتا ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ ؓ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَوْمٌ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.(صحیح بخاری جلد دوم کتاب استتابة المرتدین باب قتل الخوارج)

حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نوعمر، عقل و دانش کے لحاظ سے عدم پختہ، کتاب و سنت کو پیش کریں گے مگر حقیقتاً نورِ ایمان سے ایسے خالی ہوں گے کہ دین ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار ہو جاتا ہے۔

فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِی يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ اِلٰی قِرَاءَتِهِمْ بِشَیْءٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰی صَلٰوتِهِمْ بِشَیْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ اِلٰی صِيَامِهِمْ بِشَیْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ.(مسلم جلد اول کتاب الزکوة باب اعطاء المولفة وبیان الخوارج)

حضرت علی ؓ نے فرمایا اے لوگو! میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ میری امت سے ایک گروپ نکلے گا جو قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا پڑھنا ان کے سامنے کچھ نہ ہوگا اور تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ نہ سمجھی جائے گی۔ ایسے ہی تم سے روزہ بھی بہتر رکھیں گے، قرآن کی شاندار قرات کریں گے اور سمجھیں گے کہ اس میں ثواب ملے گا۔ حالانکہ وہ ان کے لئے نقصان (گناہ) کا باعث ہوگا۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ ؓ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ اِنْطَلَقُوْا اِلٰی آيَاتٍ نَزَلَتْ فِی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْکُفَّارِ فَجَعَلُوْھَا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (بخاری جلد دوم کتاب استتابۃ المرتدین باب قتل الخوارج)
حضرت عبداللہ بن عمرؓ خارجی لوگوں کو اللہ کی مخلوق میں سے بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو آیات کافروں کے متعلق نازل ہوئی تھیں یہ ان کو مومنوں پر چسپاں کرتے ہیں

لَا یَرْجِعُوْنَ حَتّٰی یَرْتَدَّ عَلٰی فُوْقِهٖ۔ (ابو داؤد، جلد دوم، باب فی قتل الخوارج)
یہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹیں گے حتیٰ کہ تیر اپنے جاری ہونے والے مقام پر نہ آ جائے۔ جیسے اس کا واپس ہونا محال ہے۔ ایسے یہ لوگ گمراہی پر اتنے پکے ہوں گے کہ ان کا اسلام کی طرف پلٹنا محال ہوگا۔

یَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ۔ (مسلم کتاب الزکوۃ باب اعطاء المولفۃ وبیان الخوارج)
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ان کی اولاد اس قدر ہوگی کہ کئی گروہ ان سے وجود میں آئیں گے۔

آخرت میں ناقابلِ تلافی نقصان

محشر کا میدان ہوگا اور آپؐ حوضِ کوثر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ نگاہ اٹھائیں گے کہ ایک بڑا قافلہ حوضِ کوثر کی طرف آ رہا ہوگا ان کے چہروں اور ہاتھوں پر نور کی ضیا پاشیاں ہوں گی لیکن جوں ہی وہ حوضِ کوثر کے قریب پہنچیں گے تو ملائکہ انہیں دھکیل کر دور لے جائیں گے۔ سرورِ دو عالم ﷺ فرشتوں سے استفسار فرمائیں گے کہ انہیں کیوں پیچھے دھکیلا جا رہا ہے؟ جواب آئے گا کہ یہ وہ مذہبی لوگ تھے جنہوں نے آپؐ کے بعد دین میں ترمیم واضافہ کی روایت ڈالی تھی۔ ملائکہ کا جواب سنتے ہی آپ سخت ناراضگی سے فرمائیں گے۔

فَسُحْقًا فَسُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ (باب حوض. مشکوۃ)
اس کو مجھ سے دور کر دو جس نے میرے بعد (دین میں) تغیر کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مختصر دین اور فرائض کی اہمیت

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَالُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ اِنْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِىْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ اَلصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِىْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔الآیۃ۔پ 21 لقمان (متفق علیہ)

حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول محترم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو ایک ایسا شخص ہمارے سامنے آیا جس کا لباس بالکل سفید اور بال نہایت ہی سیاہ تھے۔اس پر سفر کے اثرات ہرگز دکھائی نہیں دیتے تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچان نہ سکا۔وہ آتے ہی نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ گھٹنے ملاتے اور اپنے ہاتھوں کو آپ کی رانوں پر رکھتے ہوئے آپؐ سے استفسار کرتا ہے۔اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔ارشاد ہوا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے،نماز قائم کرنا،زکوٰۃ ادا کرنا،رمضان کے روزے رکھنا اور اگر بیت اللہ تک پہنچنے کی استعداد ہو تو اس کا حج ادا کرنا۔اس نے کہا آپ ﷺ نے سچ فرمایا ہم نے اس بات پر تعجب کیا کہ یہ سوال بھی کرتا ہے اور اس کی تائید بھی۔پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔آپؐ نے فرمایا تم اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس کے فرشتوں،اس کی کتابوں،اس کے رسولوں قیامت کے دن،اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔وہ تائید کرتے ہوئے پھر احسان کے بارے میں سوال کرتا ہے۔ارشاد ہوا اللہ کی عبادت اس طرح کیجئے جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔اگر تو اسے دیکھ نہیں پاتا وہ اللہ تجھے یقیناً دیکھ رہا ہے۔آخری سوال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتلایا جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے یعنی آپ سے زیادہ نہیں جانتا پھر اس نے کہا مجھے اس کی نشانیوں سے ہی آگاہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا جب لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی، نہایت غریب اور ننگے پاؤں بکریوں کے چرواہے بڑے بڑے محلات بنانے پر فخر کریں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب وہ چلے گئے تو میں کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے عمرؓ! آپ جانتے ہیں یہ پوچھنے والا کون تھا۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ جبریل امین تھے جو آپ کو دین سکھلانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ اسی روایت کو تھوڑے سے فرق کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ جب تم ننگے پاؤں، برہنہ جسم، گونگے اور بہرے لوگوں کو زمین پر حکومت کرتے دیکھو گے۔ ان پانچ باتوں کا اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ وہی بارش نازل کرتا ہے ۔ وہ اللہ ہی جانتا ہے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے۔ کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ اس کی موت کس سرزمین پر واقع ہوگی۔ یقیناً اللہ ہی جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فہم دین کے لئے آپؐ سے دیہاتی کا مکالمہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَیْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَجِیْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! اَتَانَا رَسُوْلُكَ ۔ (کتاب الایمان جلد اول مسلم)

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں ہمیں زیادہ سوالات کرنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس لئے ہم کسی دانش مند دیہاتی کا انتظار کیا کرتے تھے کہ وہ آئے اور کرید کرید کر آپؐ سے سوال کرے چنانچہ ایک دن آپ کی خدمت میں ایسا ہی دیہاتی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہو کر عرض کرتا ہے یا محمدؐ! ہمارے پاس آپ کے نمائندہ نے آکر یہ بتایا ہے۔

اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ — آپؐ اللہ کا رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں

صَدَقَ — آپؐ فرماتے ہیں کہ اس نے صحیح کہا ہے

قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ — اعرابی: اچھا پھر بتایئے کہ آسمانوں کو کس نے پیدا کیا؟

قَالَ اَللّٰهُ — آپؐ: اللہ نے پیدا فرمایا ہے۔

قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ؟ — اعرابی: زمین کس نے پیدا کی؟

قَالَ اَللّٰهُ — آپؐ: اللہ تعالیٰ نے۔

قَالَ فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا مَا جَعَلَ — اعرابی: یہ پہاڑ کس نے بنائے اور کس نے نصب کئے؟ اور سب کچھ کس نے بنایا

قَالَ اَللّٰهُ — آپؐ: اللہ نے بنائے اور نصب فرمائے۔

قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ اَللّٰهُ اَرْسَلَكَ — اعرابی: اس ذات کی قسم جس نے زمین وآسمان اور یہ پہاڑ نصب کئے ہیں کیا حقیقتاً اس اللہ نے آپ کو رسول بنایا؟

قَالَ نَعَمْ — آپؐ: ہاں۔

قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا — اعرابی: آپؐ کے نمائندہ نے ہمیں رات اور دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا پیغام دیا ہے

قَالَ صَدَقَ — آپؐ: میرے نمائندہ نے صحیح پیغام دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟	اعرابی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا کیا واقعتا اس اللہ نے آپ کو ایسا حکم دیا ہے؟
قَالَ نَعَمْ	آپؐ: مجھے ایسا ہی حکم ملا ہے۔
قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً فِىْ اَمْوَالِنَا	اعرابی: آپؐ کے نمائندہ نے ہمارے مالوں میں زکوۃ لازم قرار دی ہے۔
قَالَ صَدَقَ	آپؐ: اس نے سچ کہا ہے۔
قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟	اعرابی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا کیا سچ مچ اس اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟
قَالَ نَعَمْ	آپؐ: بالکل اسی کا حکم ہے۔
وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِىْ سُنَّتِنَا	اعرابی: آپؐ کے نمائندہ نے ہمیں سال میں رمضان کے روزے رکھنے کے بارے میں کہا ہے
قَالَ صَدَقَ	آپؐ: بالکل اس نے ٹھیک بات کہی ہے
قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ اللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟	اعرابی: قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ کو رسول بنایا کیا اللہ نے اس طرح ہی حکم فرمایا ہے۔
قَالَ نَعَمْ	آپؐ: یہی حکم فرمایا ہے۔
قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا	اعرابی: آپؐ کے نمائندہ نے صاحب استطاعت لوگوں پر حج فرض قرار دیا ہے۔
قَالَ صَدَقَ	آپؐ: اس نے سچ کہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اعرابی یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا کہ جس اللہ نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس کی قسم نہ میں اس سے زیادہ کروں گا اور نہ ہی اس میں کمی ہونے دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس نے سچ کر دکھایا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم، کتاب الایمان، جلد اول)

صرف فرائض پورے کرنے پر جنت کی گارنٹی

وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ يَسْئَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ	حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ ذکر کرتے ہیں کہ دیہاتی علاقے سے ایک آدمی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے سر کے بال پراگندہ تھے اور اس کی آواز ہمیں اچھی طرح سمجھ نہیں آ رہی تھی یہاں تک کہ وہ رسولِ محترم کے قریب ہوا اور اسلام کے بارے میں سوالات کرنا شروع کیے۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ	آپؐ نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔
فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ	اعرابی: کیا ان کے بغیر بھی کوئی نماز ہے؟
فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ	آپؐ: ان کے بغیر نفل ہیں اگر آپ پڑھنا چاہیں۔
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ	آپؐ رمضان کے روزے فرض ہیں۔
فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ	اعرابی: کیا ان کے علاوہ روزے ہیں۔
قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ	آپؐ: نفلی روزے ہیں اگر تم اپنی خوشی سے رکھنا چاہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ وَذَکَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ الزَّکٰوةَ — آپؐ نے پھر زکوۃ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا — اعرابی: زکوۃ کے علاوہ بھی کوئی صدقہ ہے۔

فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ — آپؐ نہیں مگر تم خوشی سے صدقہ کرنا چاہو۔

قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ — اب وہ آدمی یہ کہہ کر پلٹنے لگا کہ اللہ کی قسم!

وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا — میں اس میں کمی بیشی نہیں ہونے دونگا۔

اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ — آپؐ نے فرمایا یہ شخص کامیاب ہوگا اگر اس

اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ۔ — سچائی پر قائم رہا۔ (مشکوۃ، کتاب الایمان)

دونوں روایات میں آپؐ نے صرف فرائض کو نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے اس لئے جس شخص کے پاس وقت نہ ہو یا طبیعت زیادہ رکعات پڑھنے پر آمادہ نہیں اس کے لئے فرائض ہی کافی ہیں۔ ایسے شخص کا نہ صرف مؤاخذہ نہ ہوگا بلکہ آپؐ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل فرمائے گا۔ دوسری روایات میں حج کا ذکر موجود ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دین کے بدلے قیامت کے دن بے حد وحساب بخشش اور رحمتیں

عن ابی ہریرۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِھَا تَعْطِفُ الْوُحُوْشُ عَلٰی وَلَدِھَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔(مشکوۃ،باب سعۃ رحمۃ اللہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو سو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے ایک حصہ اس نے دنیا میں نازل فرمایا ہے جو جنوں انسانوں، چارپایوں حتیٰ کہ وحشی جانوروں میں القا کیا۔ جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت اور اسی بنا پر درندے اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اور ننانویں رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رکھی ہیں جو قیامت کے دن ان پر فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا بے پناہ فضل وکرم کہ اس نے اپنے بندوں کو فکر و کردار اور حساب و کتاب کے حوالے سے تین حصوں میں تقسیم فرما رکھا ہے اور اپنی رحمتوں کو قیامت کے دن صرف ان کے لئے مخصوص فرمادیں گے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ○(فاطر ۳۲۔پ۲۲)

پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنادیا ان لوگوں کو جنہوں نے اس وراثت کے لئے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔اب کوئی تو ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والا ہے، اور کوئی بیچ کی راہ میں ہے اور کوئی اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت کرنے والا نہیں۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○(الزمر۵۳۔پ۲۴)

اے نبی! کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ تو غفور ورحیم ہے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (الاعراف۱۵۶۔پ۹)

اور ہمارے لئے اس دنیا کی بھلائی بھی لکھ دیجئے اور آخرت کی بھی۔ ہم نے آپ کی طرف رجوع کر لیا۔ جواب میں ارشاد ہوا سزا تو میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں مگر میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے اور اس میں ان لوگوں کے حق میں لکھوں گا جو نافرمانی سے پرہیز کریں گے، زکوٰۃ دیں گے اور میری آیات پر ایمان لائیں گے۔

اللہ تعالیٰ دستِ شفقت رکھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تو نے فلاں فلاں جرم کیا ہے؟

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰی فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰی كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ اَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰی بِهِمْ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَآئِقِ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِيْنَ۔ (متفق علیہ،مشکوۃ،باب الحساب والقصاص والمیزان)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ذکر کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرے گا اور دستِ شفقت رکھتے ہوئے رازداری کے ساتھ مومن سے استفسار فرمائیں گے کہ تو نے فلاں فلاں جرم کیا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا کہ یارب جی! واقعی مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ نہایت گھبراہٹ کے عالم میں خیال کرے گا اب تو میرے بچنے کی کوئی صورت باقی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نہایت شفقت کے ساتھ فرمائیں گے کہ میں نے دنیا میں بھی تیری پردہ پوشی کی اور اب بھی تجھے معاف کیا جارہا ہے پھر اسے اس کا نیک اعمال نامہ عطا کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّیْ لَاَ عْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْھَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوْبِھَا اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ۔(مسلم، باب الحوض والشفاعۃ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے شخص کے متعلق جانتا ہوں جو جہنم سے نکلنے والا بالکل آخری شخص ہوگا۔ اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا تو حکم ہوگا کہ اسے کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ لائے جائیں اور بڑے گناہ ابھی پیش نہ کیے جائیں تو جب اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے چھوٹے گناہ لائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ کیا تو نے یہ سارے برے کام کئے ہیں وہ ہاں میں جواب دے گا اسے انکار کی مجال نہ ہو سکے گی جبکہ وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہو گا کہ کہیں وہ گناہ میرے سامنے نہ لائے جائیں۔ اسے کہا جائے گا کہ تیرے لئے ہر گناہ کے بدلے نیکی ہے تو وہ کہے گا اے اللہ تعالیٰ میں نے ایسے اعمال بھی کئے ہیں جو اس وقت مجھے نظر نہیں آ رہے۔ (صحابیؓ کہتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپؐ کے دانت مبارک نظر آنے لگے

وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذَا اَخْرَجْتَنِىْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِىْ فِيْهَا قَالَ فَيُنَجِّيْهُ اللّٰهُ مِنْهَا ۔ (مسلم، باب الحوض والشفاعة)

حضرت انس ﷺ ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم سے چار آدمیوں کو نکال کر انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ پھر انہیں آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا کہ یا اللہ مجھے امید تھی کہ جب آپ مجھے جہنم سے نکالیں گے تو دوبارہ اس میں داخل نہیں کریں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے اس بات پر خوش ہو کر نجات عطا فرمائیں گے۔

آخری جنتی کے رب کریم سے عجیب مطالبات
اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت کی انتہا

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اِصْرِفْ وَجْهِىْ عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِىْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِىْ ذَكَاؤُهَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُولُ يَارَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ اَنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُولُ يَارَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيْلَكَ يَابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ ۔(متفق علیہ،باب الحوض والشفاعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم سے نجات پانے والے آخری شخص کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ابتداءً اس شخص کو جہنم سے نکال کر اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ وہ جہنم کے بھڑکتے ہوئے انگارے اپنے سامنے دیکھ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا کہ بارالٰہی! میرے چہرے کو جہنم سے پھیر دیجئے۔ اس کے تعفن نے مجھے ہلاک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے اور اس کے شعلوں سے مجھے خوف آ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر تیرے چہرے کو پھیر دیا جائے تو پھر اور سوال تو نہیں کرے گا۔وہ عرض کرے گا الٰہی تیری عزت کی قسم! میں تجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا۔اس طرح جہنم کی بجائے اس کا چہرہ جنت کی طرف کر دیا جائے گا۔اب وہ جنت کے لہلہاتے ہوئے باغوں کو دیکھتے ہوئے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی معروضات پیش کرے گا،اے رب کریم! مجھے ازراہِ کرم جنت کے دروازے کے قریب کر دیا جائے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا تو نے مزید نہ مانگنے کا مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا بے شک میں نے وعدہ کیا تھا لیکن مجھے آپ کی رحمت پر امید ہے کہ آپ اب بھی میری درخواست قبول فرمائیں گے اگر آپ نے مجھے یہاں کھڑا کیے رکھا تو میں لوگوں کی نظروں میں ذلیل ورسوا ہو جاؤں گا۔تب اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے کے قریب تر جانے کی اجازت عنایت فرمائیں گے۔اب وہ جنت کے کیف وسرور اور حسن وجمال اور جنتیوں کو ملنے والے انعام وکرام کو دیکھ کر تھوڑی دیر کے بعد پھر بے ساختہ ہو کر اسی انداز میں اللہ کے حضور گزارشات پیش کرے گا۔اللہ تعالیٰ پھر اسے وعدہ یاد دلائیں گے تو عہد کرنے کے باوجود جنت کے داخلے کے لئے اصرار کرے گا۔اسے اللہ تعالیٰ نہایت شفقت ومحبت کے ساتھ فرمائیں گے اے ابنِ آدم! تیرا ستیاناس ہو جائے کہ تو بار بار وعدہ خلافی کرتا ہے۔اب پھر مانگے جا رہا ہے۔بالآخر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کی مسکراہٹ فرماتے ہوئے اسے جنت میں داخلے کی اجازت دیتے ہوئے فرمائیں گے اب جو کچھ تو مانگنا ہے تجھے مانگ لینا چاہیے۔وہ اس طرح مانگتا چلا جائے گا کہ اس کی تمام تمنائیں اور خواہشات ختم ہو جائیں گی۔تب اللہ تعالیٰ اس کی تمناؤں سے دس گنا اسے مزید دینے کا اعلان فرمائیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید ورسالت کے تقاضے اور اس کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی بے شمار اور ان گنت نعمتوں اور کرم نوازیوں میں سب سے بڑی نعمت اور فضل وکرم ایمان کی دولت ہے۔ ایمان کی ابتدا اور انتہا اللہ تعالیٰ کی توحید سے ہے۔ دین میں داخل ہونے کے لئے کلمہ طیبہ شرط اول ہے۔ اسلام کے تمام ارکان اور واجبات توحید کے ثمرات ونتائج میں شمار ہوتے ہیں۔ نماز میں جسمانی گویا کہ بندہ فکری، اعتقادی، زبانی اور عملی طور پر اس بات کا اظہار کررہا ہے کہ میں تو محض ایک بے دام اور بے بس غلام ہوں۔ اس کائنات کا سچا اور حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے، جس کا کوئی ساجھی اور شریک نہیں۔ اس عقیدے کے بغیر انسان اپنے افکار وکردار میں نکھار پیدا نہیں کرسکتا۔ جس قدر اس نظریہ میں پختگی اور حسن ہوگا اسی سطح پر ہی انسان کا فکر وکردار بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ اس عقیدے میں خرابی اور بگاڑ سے فقط انسان کی ذات پر ہی منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے بلکہ بحر وبر میں اس کا شدید منفی ردِعمل ہوا کرتا ہے۔ قرآن مجید نے اس ردِعمل کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ (الروم ۴۱۔پ ۲۱)

خشکی اور تری میں فساد برپا ہوگیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزا چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آئیں۔

اس بنا پر انسانی کردار اور دنیا کے سنوار کے لئے عقیدۂ توحید ہر زمانے میں ہر دین اور عذاب کی بنیاد رہا ہے۔ وقت کا ہر نبی اپنے کام کا آغاز نظریۂ توحید سے کیا کرتا تھا۔ انبیا علیہم السلام توحید کے تمام گوشوں کو بے نقاب اور نمایاں کرتے تاکہ انسان اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خالق و مالک کے احکامات کی روشنی میں حقوق و فرائض کا شعور حاصل کر کے اپنی ذمہ داریوں کی بجا آوری کا اہتمام کرے۔ توحید کو سمجھنے کے لئے اس کے صرف دو پہلوؤں کا مختصر خاکہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ عقیدۂ توحید کی جامعیت کے تصور سے دماغ روشن ہو سکے اور ہم یہ باور کر پائیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام توحید پر اس قدر کیوں زور اور توجہ مبذول کروانے کی جدوجہد کرتے تھے۔ اور اس سے انسانی فکر و عمل میں کیا تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

خالقِ کائنات کے حقوق

قرآنِ حکیم نے توحید کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی خالقیت سے کی ہے تاکہ انسان کو اس بات کا کامل احساس ہو جائے کہ شجر و حجر، بحر و بر، زمین و آسمان، جن و انس حتیٰ کہ ایک ایک ذرّہ کو پیدا کرنے والی کون سی ذات ہے اور اس نے مجھے اور اس ساری کائنات کو کس لئے پیدا کیا ہے۔ جب آدمی دل و دماغ کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کو سچا اور حقیقی خالق تسلیم کر لے گا تو پھر اس کے سامنے سر بسجود ہونا اور اپنے خالق کے احکامات کی سمع و اطاعت کرنے میں اسے تردُّد کی بجائے لذت و سکون اور اطمینان حاصل ہوگا۔ اس کی روح اس وقت تک بے قرار رہے گی جب تک وہ اس کے حضور قیام وجود کی حالت میں پیش اور اس کے حکم کے تابع نہ ہو جائے۔ اس بات کا اندازہ ہر وہ نمازی کر سکتا ہے نماز جسکی روح کا حصہ بن چکی ہے۔ وہ آرام دہ بستر پر اس وقت تک اطمینان سے نہیں لیٹ سکتا جب تک عشا کی نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہ کر لے۔

خالقِ واحد

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o (العلق ۱ تا ۳۔پ ۳۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑھواے نبی اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھواور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْآنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o (الرحمٰن ۱ تا ۳۔پ ۲۷)

رحمٰن نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے اسی نے انسان کو پیدا کیا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o (البقرۃ ۲۱،۲۲۔پ ۱)

لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے اس رب کی جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں ان سب کا خالق ہے۔ تمہارے (گناہوں اور عذاب سے) بچنے کی توقع اسی صورت سے ہو سکتی ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا، آسمان کی چھت بنائی، اوپر سے پانی برسایا اور اس کے ذریعے سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہارے لئے رزق بہم پہنچایا۔ پس جب تم یہ جانتے ہو تو دوسروں کو اللہ کا مدِ مقابل نہ ٹھہراؤ۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ o لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ o (الانعام ۱۰۲،۱۰۳۔پ ۷)

یہ ہے اللہ تمہارا رب کوئی خدا اس کے سوا نہیں ہے ہر چیز کا خالق لہذا تم اسی کی بندگی کرو اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے۔ نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پا لیتا ہے اور وہ نہایت باریک بیں اور باخبر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہر چیز کا مالک اور حکمران

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ○ (الاعراف ٥٤ پ٨)

درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر اپنے تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہوا جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے جس نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کیے سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو! اسی کی خلق ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے۔ اللہ سارے جہانوں کا مالک و پروردگار اور بڑی برکت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان اور کائنات کو پیدا فرما کر نہ کسی کے حوالے کیا اور نہ ہی انسان اور کائنات کو یونہی چھوڑ دیا ہے اس کائنات کے ذرہ ذرہ پر اس کے اختیارات اور احکامات ہمیشہ سے جاری ہیں اور جاری رہیں گے کوئی نیک ہو یا بد، کمزور ہو یا طاقتور، بادشاہ ہو یا فقیر کوئی نہیں ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کائنات کے انتظام وانصرام میں دخل اندازی کر سکے۔ ایک ایک ذرہ اس کے تابع فرماں ہے۔ پتہ پتہ اس کی نگرانی اور علم میں ہے کوئی اس کے حکم سے بال برابر بھی سرتابی نہیں کر سکتا۔

توحید کے اس پہلو کو قرآن وحدیث میں بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک اور حاکم تسلیم کر لیا اس سے بہ تقاضائے بشریت غلطی کا ارتکاب تو ہو سکتا ہے لیکن وہ مدتِ مدید تک شرک سمیت کسی گناہ میں مبتلا نہیں رہ سکتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جب خالق اور مالک مان لیا تو سرتابی کا کیا معنیٰ

جس قدر اللہ تعالیٰ کے مالک اور حاکم ہونے کا عقیدہ قلب ونظر میں پختہ ہوگا اسی قدر ہی آدمی کے قدم گناہوں سے پسپائی اختیار کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سمع واطاعت میں آگے بڑھتے جائیں گے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو دل کی گہرائیوں سے اپنا اور ہر چیز کا مالک وحکمران تسلیم کرلیا اس سے یہ کس طرح توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ غیر شرعی نظام کو خوشی سے مانے پھر نظریہ توحید نے اس کے ذہن میں یہ بات بھی راسخ کردی ہے کہ دوسرے کی چیز بلا اجازت اٹھانا مالی زیادتی اور کسی پر دست درازی کرنا ظلم ہے۔ وہ زبان کو اس لئے محتاط رکھتا ہے کہ اس کے پیدا کرنے والے نے اسے بے دریغ اور غیر محتاط انداز میں حرکت دینے سے منع فرمایا ہے آپؐ نے ایک استفسار کے جواب میں اس عقیدے کے حامل انسان کی اس طرح تعریف فرمائی تھی۔

اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

(بخاری، کتاب الایمان، باب ای الاسلام افضل)

حضرت کونسا اسلام بہتر ہے آپؐ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں

آئیں توحید کے اس پہلو کی تازگی اور پختگی کے لئے چند آیات کی تلاوت اور ان پر غور وخوض کریں۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ٥	ان سے کہو، بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ یہ زمین اور اس کی ساری آبادی کس کی ہے؟
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ	یہ ضرور کہیں گے اللہ کی۔
قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ٥	آپ فرمائیں کہ پھر تم ہوش میں کیوں نہیں آتے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ	ان سے پوچھو، ساتوں آسمانوں اور عرشِ
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ○	عظیم کا مالک کون ہے؟
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ	یہ ضرور کہیں گے اللہ۔
قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ○	پوچھئے، پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟
قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ	ان سے کہو، بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر
وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ	اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے وہ جو پناہ دیتا ہے
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○	اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ	یہ ضرور کہیں گے کہ یہ بات تو اللہ ہی کے لئے ہے
قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ○	کہو، پھر کہاں سے تم کو دھوکا لگتا ہے؟
بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ	ہم نے ان کے سامنے حق ثابت کر دیا
وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ○ (المومنون ۸۴تا ۹۰۔پ۱۸)	اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○ (یٰس ۸۳۔پ ۲۳)

پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے، اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔

اس عقیدے کا منطقی نتیجہ نکلتا ہے اور نکلنا چاہیے کہ انسان صرف اور صرف ایک خدا کو اپنا معبود اور مسجود سمجھے۔ اس کی گردن کٹ جائے لیکن وہ کسی شجر و حجر، شمس و قمر کسی آستانے اور قبر کے سامنے جھکنا گوارا نہ کرے۔ یہی بات آپ ؐ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو سمجھائی تھی

عَنْ مُعَاذٍ ؓ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ۔ (مشکوٰۃ، باب الکبائر وعلامات النفاق)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاذ ؓ بیان کرتے ہیں مجھے رسول محترم ﷺ نے ایک موقعہ پر دس ارشادات فرمائے جن میں ایک یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنا چاہے آپ کے ٹکڑے کر دیے جائے یا تجھے زندہ جلا دیا جائے۔

فقط ایک ہی معبود و مسجود

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یہ کسی سیاسی جماعت کا رکنیت فارم یا کسی مذہبی گروپ میں شمولیت کا رسمی اعلان نہیں یہ تو دل کی گہرائی، زبان کی سچائی اور عملی یک سوئی کے ساتھ تلوار کے وار کی طرح اعلان کرنا ہوتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جمادات، نباتات، حیوانات، جن وانس، ملائکہ اور پوری کائنات میں کوئی رائی کے دانے کے برابر بھی خیر و شر کا مالک نہیں اور نہ ہی نظامِ کائنات میں ذرہ برابر کوئی دخل اندازی کے اختیارات رکھتا ہے۔ لا الٰہ کی زبان میں سب کی نفی کرنے کے بعد وہ پکار اُٹھتا ہے کہ اب کے بعد میرا معبود و مسجود، حاجت روا اور مشکل کُشا صرف ایک اللہ ہے۔ میں اسی کے سامنے سرنگوں اور اس کے سامنے ہی اپنی حاجات و ضروریات پیش کرتا رہوں گا۔ یہی وہ شہادتِ حق اور شہادتِ عظمیٰ ہے جس کے اثبات و ابلاغ کے لئے وقت کا ہر نبی تا دمِ آخر دعوت دیتا رہا۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○ (الانبیاء۔۲۵۔پ۱۷)

ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا ہے اس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ○(النحل ٣٦۔پ ١٤)

ہم نے ہرامت میں ایک رسول بھیجا اوراس کے ذریعہ سے سب کوخبردار کردیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔اس کے بعدان میں سے کسی کواللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہوگئی۔پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لوکہ جھٹلانے والوں کا کیاانجام ہو چکا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ○(حٰمٓ السجدہ ٣٧۔پ ٢٤)

اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں یہ رات اور دن اور سورج اور چاند۔سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر فی الواقع تم اسی کی عبادت کرنے والے ہو۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسالت کے تقاضے

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارتے وقت ہدایت وراہنمائی کا جو اعلان فرمایا تھا اس کو پورا کرنے کے لئے پیغمبروں کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اس مقدس اور معتبر سلسلہ کا اختتام آپ کی ذات گرامی پر اس فرمان کے ساتھ ہوا کہ آپ کو کائنات کے تمام انسانوں کے لئے رسول منتخب کیا گیا چنانچہ آپ آخری رسول اور نبی ہیں آپ کے بعد نہ کسی نبی کی ضرورت ہے اور نہ قیامت تک آئے گا۔ کلمۂ طیبہ کے دوسرے جز محمد رسول اللہ کا تقاضا ہے کہ سب عقیدتیں، محبتیں اطاعتیں آپ کے تابع فرماں ہو جائیں جس طرح خدا کی توحید میں کوئی شریک نہیں، اسی طرح ہی آپ کی رسالت کے احترام ومقام میں کوئی شریک نہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ○(سبا۲۸۔پ۲۲)

اور اے نبی ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

کامل واکمل نمونہ

اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق اس کے احکامات پر عمل کرنے اور لوگوں کی سہولت کے لئے محمد ﷺ کی ذات اقدس کو بہترین نمونہ قرار دیا گیا۔ جس سے بہتر، آسان اور مکمل نمونہ کوئی نہیں ہوسکتا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا○(الاحزاب۲۱۔پ۲۱)

درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ تھا۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی بہانہ باقی نہ رہے

اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت اس لئے بھی جاری فرمایا تا کہ باغی اور نافرمانوں کے لئے یہ حُجت باقی نہ رہے کہ ہمارے پاس نہ کوئی سمجھانے والا آیا اور نہ ہی ہمارے سامنے کوئی نمونہ پیش کیا گیا جس پر ہم گامزن ہو کر دنیا و آخرت کی رسوائیوں سے مامون ہو جاتے

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا○(النساء۱۶۵۔پ۶)

یہ سارے رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں تا کہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور حکیم و دانا ہے۔

انسانوں سے رسول کریم ﷺ

اللہ تعالیٰ کے لاتعداد اور ان گنت احسانات میں سے عظیم الشان اور بے مثال احسان یہ ہے کہ اس نے انسانوں میں ہی ایک شخصیت کو رسول بنایا کہ وہ پوری سمجھ داری، جگر سوزی کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○(آل عمران۱۶۴۔پ۴)

درحقیقت اہلِ ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قومی زبان میں خطبہ وخطاب

نبوت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے یہ بھی بہت بڑا احسان ہے کہ جتنے انبیاعلیہم السلام دنیا میں مبعوث فرمائے وہ خطبہ وخطاب پر ہر قسم کی وعظ ونصیحت اور گفتگو اپنی قومی زبان میں ہی فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے ہاں خطبۂ جمعہ عربی اور وعظ قومی زبان میں کیا جاتا ہے۔ اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں۔ اس غلطی کی وجہ سے خطبے کے دو حصے ہونے کی بجائے تین ہوئے جو سراسر سنتِ نبویؐ کے خلاف ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝ (ابراهیم ٤۔پ١٣)

ہم نے اپنا پیغام دینے کے لئے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، وہ بالا دست اور حکیم ہے۔

لوگوں کی جھجک اور بہانوں کو ختم کرنے کے لئے فرمایا جا رہا ہے کہ بظاہر تو تم ایک انسان کی اتباع کر رہے ہو لیکن حقیقتاً یہ اللہ تعالیٰ کی اتباع ہے کیونکہ پاکباز رسول اپنی مرضی سے نہیں بلکہ ایسا کرنے کا انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

رسول کریم ﷺ کی اطاعت حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۝ (النساء ٨٠۔پ٥)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا تو بہر حال ہم نے تمہیں ان لوگوں پر پاسباں بنا کر تو نہیں بھیجا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے پاؤ

رسول محترم ﷺ کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا صحیح تقاضا تبھی پورا ہوگا کہ تمہیں عبادات، معاملات اور اخلاقیات میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ کے قدم بقدم چلنا آپ کی سمع واطاعت ہے۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ٥ (الحجرات ١۔پ ٢٦)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

احترام ومقام اور سمع واطاعت صرف رسول ﷺ کی

جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید کا منشا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے اسی طرح ہی رسالت کا تقاضا ہے کہ رسول کی ذات جیسا کسی کا احترام ومقام اور ان کی ذات کے ہم مثل اور ان کی اطاعت میں کسی امام، فقیہ، پیر حتی کہ ماں باپ کو بھی ان کے برابر نہیں سمجھنا چاہیے۔ سب مقام واحترام اور سمع واطاعت آپ ﷺ کے تابع ہونے چاہئیں۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ٥ (الحشر ٧۔پ ٢٨)

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ، اللہ سے ڈرو۔ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد ﷺ کی ذات کامل اتھارٹی

رسول کریم ﷺ صرف ایک سیاسی، سماجی اور مذہبی پیشوا ہی نہیں بلکہ تمہارے مالیاتی، سیاسی معاشرتی اور مذہبی تنازعات میں بھی ایک جج، حکمران اور قانونی اتھارٹی ہیں اور ان کا فیصلہ قطعی طور پر آخری فیصلہ ہوگا۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ (النساء ۵۹۔پ ۵)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے فیصلے دل و جان سے قبول کرنے والا ہی مومن ہوگا

آپ کی ذات عالی ہر زاویے سے تمہارے لئے فائنل اتھارٹی اور تم پر حکمران ہے لہذا رسول معظم ﷺ کے فیصلے سے کسی مومن اور مومنہ کو رائی کے دانے کے برابر بھی اختلاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ آپ کی اطاعت کا حق اس وقت پورا ہوگا جب ہر فیصلے کو من وعن دل کی اتھاہ محبتوں اور عقل کی تمام فرمائشوں سے تسلیم کر لیا جائے اس کے بغیر تمہارے مومن ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝ (الاحزاب ۳۶۔پ ۲۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

آپ ؐ کے فیصلوں کو تسلیم کرنے اور زندگی کے تمام شعبوں میں آپ کو ہادی و مرشد ماننے سے ہی تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت و راہنمائی حاصل ہو سکتی ہے۔ اللہ کے رسول کا فرض تو فقط آپ تک اس کے احکامات پہنچانا ہے۔ ہدایت تو صرف اس کے اختیار میں ہے جو صرف رسول کریم ﷺ کی پیروی میں مضمر ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ (النساء ٦٥۔پ ٥)

اے محمد! تمہارے رب کی قسم، یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر یہ اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۝ (النور ٥٤۔پ ١٨)

کہو اللہ کے مطیع بنو اور رسول کے تابع فرماں بن کر رہو لیکن اگر تم منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ رسول پر جس فرض کا بار رکھا گیا ہے اس کا ذمہ دار وہ ہے اور تم پر جس فرض کا بار ڈالا گیا ہے اس کے ذمہ دار تم۔ اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔ ورنہ رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ صاف صاف حکم پہنچا دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کی اطاعت کے فائدے

اللہ تعالیٰ کی شفقت و مہربانی کی ضمانت

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝ (آل عمران ۳۱۔پ۳)

اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۝ (الاحزاب ۴۵۔پ۲۲)

اور ہم نے تم کو خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اتحاد کی علامت

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۝ (الانفال ۴۶۔پ۱۰)

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

دنیا و آخرت کی کامیابیوں کی ضمانت

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝ (الاحزاب ۷۱۔پ۲۲)

اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرضیتِ نماز اور حکومت کی ذمہ داری

نماز کی فرضیت اور اس کے مسائل کے بارے میں قرآن وحدیث کی مقدس دستاویزات میں اتنے دلائل اور احکامات ہیں جن کا ایک ضخیم کتاب ہی احاطہ کرسکتی ہے۔ ان دلائل کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ فکروعمل کے اعتبار سے کمزور ترین مسلمان آج بھی نماز کی فرضیت کا معترف ہے۔ اور ہر فرد یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز کی شکل میں فرض کی۔ صرف ایمان کی تازگی، فکری پختگی اور عملی تحریک کے لئے چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ (ابراھیم ۳۱، پ ۱۳)

فرمادیں کہ اے میرے ایمان دار بندو! نماز قائم کرو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب ارکان اسلام)

حضرت ابن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول محترم ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے توحید ورسالت، نماز، زکوٰۃ، حج اور رمضان المبارک کے روزے

حکومت کی ذمہ داری

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔ (الحج ۴۱، پ ۱۷)

جن افراد کو ربِ ذوالجلال لوگوں پر حکومت کا موقع نصیب فرمائے۔ ان کا فرض ہے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ خود نماز قائم کریں (لوگوں کو بھی نماز کا حکم دیں) خود بھی اور عوام کو بھی زکوۃ دینے پر مجبور کریں۔ آپ بھی نیکی پر عمل پیرا ہوں اور عوام کو بھی نیکی پر آمادہ کریں۔ اپنے آپ اور لوگوں کو برائی سے بچائیں ہر کام کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

فضائل وفوائد

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصَّلٰوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اُجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ۔ (کتاب الصلوۃ، مشکوۃ، فصل اول)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک رمضان سے رمضان تک درمیانی اوقات اور مدت کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوٰاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔ (مشکوۃ، کتاب الصلوۃ)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے صحابہ کرام ﷡ کو فرمایا کہ اگر کسی کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو اور وہ پانچ وقت اس میں غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ ﷡ نے عرض کیا ہرگز نہیں رہ سکتی تب آپ ؐ نے فرمایا کہ ایسے ہی پانچ وقت نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کو گناہوں سے پاک فرما دیتے ہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

اے نبی! تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو۔ یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ (العنکبوت ۴۵۔ پ ۲۱)

ترکِ نماز کا گناہ اور سزا

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ (مشکوۃ)

جس نے نماز چھوڑی اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

فِيْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ (المدثر ۴۰ تا ۴۸۔ پ ۲۹)

جو جنتوں میں ہوں گے وہ مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے، ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنایا کرتے تھے اور روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ ہمیں اس حقیقت سے سابقہ پیش آ گیا۔ اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ (مشکوۃ،باب نماز)

حضرت ابو درداء ؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سرور گرامی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔ چاہے تجھے قتل یا زندہ جلا دیا جائے اور فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جس نے بغیر شرعی عذر کے نماز ترک کی اللہ تعالیٰ اس کی کوئی ذمہ داری نہیں اٹھاتے ،شراب سے اجتناب کرنا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی بنتی ہے۔

نماز میں آسانیاں

☆ اہم مصروفیت یا کسی وجہ سے طبیعت میں آمادگی نہیں تو صرف فرض ہی کافی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کے مطابق ایسا نمازی شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں ہرگز مجرم نہیں ہوگا آپ ؐ فقط فرائض پورے کرنے پر جنت کی خوشخبری سے نوازتے ہیں۔

☆ بیماری یا کسی صدمے کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تو بیٹھ کر ،لیٹ کرحتی کہ اشارے سے بھی فرض ادا کرنے کی اجازت ہے۔

☆ سفر یا بیماری کی وجہ سے قبلہ رخ نہیں ہوسکتا تو جس طرف آسانی ہو منہ کر سکتا ہے۔

☆ سفر میں ظہر،عصر،عشا کے دو دو فرض اور وتر جب کہ صبح کی چار رکعتیں اور مغرب کے صرف تین فرض پڑھنے سنت ہیں۔ چار نمازوں کی سنتیں اور نفل سفر میں آپ ؐ نے ادا نہیں کیے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حلفیہ معروضات

میں نے نماز، روزہ کے ابواب میں جن تکلفات اور اضافہ جات کے حوالے دیے ہیں وہ مولانا محمود احمد رضوی صاحب کی کتاب دینِ مصطفیٰ (شائع کردہ شعبہ تبلیغ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور) اور حج کے باب میں مولانا احمد رضا خاں صاحب کی کتاب حج وعمرہ (ناشر مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور) سے لئے ہیں۔ ربِ کبریا کو گواہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ حوالے میں قطع وبرید یا سیاق وسباق کو چھوڑنا حتیٰ کہ لفظی فرق کو علمی اور دینی بددیانتی تصور کرتا ہوں یہ کتابیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں اس لئے جو شخص چاہے حوالہ جات کا موازنہ کر سکتا ہے۔ امید کرتا ہوں کہ بزرگوں کی جس علمی چوک اور تکلفات کی نشان دہی کی ہے گرامی قدر قارئین تعصبات سے بالاتر ہو کر ان سے اجتناب کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اذان اور دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً وَّ بِالْاِ سْلَامِ دِیْنًا	اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو جناب محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور آپ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب، حضرت محمد ﷺ کے رسول اور اسلام کے دین ہونے پر۔

اذان میں بدعات واضافے

صدیوں سے امتِ مسلمہ کی اذان مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں ایک ہی ہوا کرتی تھی اس میں معمولی فرق بھی نہیں پایا جاتا تھا لیکن شیعہ حضرات نے اذان کے درمیان کچھ اس طرح اضافے کئے کہ ان کی اپنی اذان بھی ایک سنائی نہیں دیتی۔ ایک امام بارگاہ میں علی ولی اللہ کے الفاظ ادا کئے جاتے ہیں اور دوسرے امام باڑے میں خلیفہ بلا فصل کا اضافہ کیا جاتا ہے ان کی دیکھا دیکھی بریلوی مہربانوں نے اذان کو تو اسی طرح ہی رہنے دیا لیکن اذان سے قبل الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پھر ہر مسجد میں ان الفاظ پر اکتفا نہیں کیا گیا دوسری مسجد میں الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ اور تیسری مسجد میں نور من نور اللہ کے الفاظ بڑھا دیے جاتے ہیں۔ گویا کہ خدائی اذان اور اس میں کئی اضافے کرنے کے باوجود اطمینان حاصل نہیں ہو رہا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ٹی وی اور ریڈیو میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اذان کے بعد اس مسنون دعا میں مستقل طور پر غیر مستند الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے
والدرجة الرفیعة وارزقنا شفاعته یوم القیامة انك لا تخلف المیعاد۔
اذان اور اقامت پر اکتفا نہیں دیہاتوں میں اذان کے بعد مسجدوں میں اعلان ہوتا ہے کہ جماعت کھڑی ہوگئی مسجد میں آ جاؤ خصوصاً رمضان المبارک میں اعلان ہوتا ہے کہ افطاری کا وقت ہو گیا روزہ کھول لیا جائے۔

اقامت میں اضافہ

اذان و اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے۔ اجابت کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے اور اشهد ان محمد الرسول اللہ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اور پہلی مرتبہ صلی اللہ علیك یا رسول اللہ اور دوسری مرتبہ قرة عینی بك یا رسول الله اللهم متعنی بالسمع والبصر کہے۔ اور حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوة إلا بالله العلی العظیم کہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ	اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

نکلتے ہوئے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ	الٰہی! میں تیرے فضل اور رحمت کا طلب گار ہوں۔

مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دائیں پاؤں اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کو پہلے رکھتے ہوئے یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

داخلے اور نکلنے کی دعاؤں میں اضافہ

اللهمافتح لی ابواب رحمتك۔

وسهل لی ابواب رزقك۔

پاکیزگی کی ابتدا اور دعا

معلمِ انسانیت نے کائنات کے انسانوں کو ظاہری اور باطنی صفائی کے اصول سکھائے یہاں تک کہ پیشاب وغیرہ کا طریقہ بھی بتلایا۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ	اے اللہ! میں تیری حفاظت چاہتا ہوں
الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ	شریر جنات سے۔

قضائے حاجت کے بعد:

غُفْرَانَکَ	میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں۔

۱۔ کھلے میدان میں قبلہ کی طرف نہ چہرہ ہو نہ پشت۔ پردے کی حالت میں قبلہ رخ بیٹھنا آپؐ سے ثابت ہے۔

۲۔ دائیں ہاتھ کی بجائے بایاں ہاتھ جسم کے مخصوص حصہ کو لگانا چاہیے۔

۳۔ پیشاب کے قطروں سے ہر صورت پرہیز کرنا چاہیے۔

۴۔ جس قدر ہو سکے لیٹرین کے وقت پردہ ہونا چاہیے۔

عجیب صورت حال

بعض جہلا قطب ستارے کی طرف پشت کرنے سے منع کرتے ہیں اور کچھ اپنے پیر خانے کی طرف پشت سے روکتے ہیں۔ آدمی بیٹھے تو کس طرح بیٹھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غسل کا طریقہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَاتَقُولُونَ وَلَاجُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوا
(سورۃ نساء۴۳۔پ۵)

اے ایمان والو! نماز کے قریب تک نہ جانا جب تم بے ہوشی (نیند،نشہ وغیرہ) کی حالت میں ہو اور پلید آدمی بھی نماز نہ پڑھے جب تک غسل کر کے پاک نہ ہو جائے سوائے مسافر کے جسے پانی نہ مل سکے۔

نبی کریم ﷺ غسل کرتے وقت پانی میں ہاتھ ڈالنے کی بجائے پانی الگ کر کے ہاتھ دھوتے پھر نماز کی طرح وضو کرتے پھر سر مبارک پر تین مرتبہ پانی ڈالتے آخر میں سارے بدن پر پانی بہا لیتے۔ (بخاری ومسلم)

مذکورہ طریقے کے بغیر (مخصوص حالت سے) آدمی پاک نہیں ہو سکتا چاہے کتنی دفعہ غسل کر لے۔ اگر آدمی شدید بیمار ہو یا نہانے سے بیماری میں اضافے کا خطرہ ہو تو تیمم کرنا کافی ہے وہ اس طرح ہی نماز پڑھتا رہے اور جب تندرست ہو پھر غسل کرے۔ عورتوں کے لئے بھی یہی طریقہ ہے لیکن عورتوں کو بال کھولنے کی ضرورت نہیں۔

عورتوں کو آسانی

شریعت انسانوں کو تنگی میں ڈالنے کی بجائے آسانیاں فراہم کرتی ہے لہٰذا اگر کسی کو بیماری میں اضافے کا خطرہ ہو تو اسے تیمم ہی کافی ہوگا اسی طرح عورتوں کو یہ رعایت دی گئی ہے۔

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ أَلَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تَفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ
(مشکوۃ،فصل اول).

حضرت ام سلمہ ؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سر کے بال مضبوطی سے گوندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت مجھے ضرور بال کھولنے چاہئیں۔ نبی محترم ﷺ نے فرمایا نہیں۔ تیرے لئے یہی کافی ہے کہ تو پہلے اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالے اور پھر سارے جسم پر پانی بہالے اس طرح تو پاک ہو جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ کا وضو

آپ کا ارشاد ہے جس مسلمان نے پوری توجہ کے ساتھ صحیح وضو کیا اللہ تعالیٰ پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہی اس کے سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اس لئے وضو نہایت ہی اخلاص اور احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیے۔ آپؐ کے وضو کرنے کا طریقہ حدیث کی کتابوں میں اس طرح پایا جاتا ہے۔

"بسم اللہ پڑھنے کے بعد تین دفعہ ہاتھ دھوتے پھر تین بار کلی کرتے اس کے بعد تین دفعہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرتے اتنی ہی بار چہرے اور کہنیوں تک بازو دھویا کرتے پھر سر کا مسح یعنی دونوں ہاتھ پیشانی سے لے کر گدی تک لے جا کر واپس پیشانی پر لے آتے۔ اس طرح کانوں میں انگلیاں ڈال کر انگوٹھے کانوں کے پیچھے پھیرتے آخر میں دایاں اور پھر بایاں پاؤں دھویا جاتا۔ وضو کے اعضا ایک یا دو دفعہ دھونا بھی آپ کی سنت ہے اسی طرح آپؐ ہر وضو کے وقت مسواک کا اہتمام کرتے۔" (مشکوٰۃ، باب السنن الوضوء)

وضو میں تکلفات

مسواک کے فوائد پیش نگاہ ہونے کے باوجود آپؐ لازم قرار نہیں دیتے کہ یہ میری امت پر بوجھ بن جائے گا جب کہ ہمارے ہاں بعض علما مسواک پر اصرار کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ مسواک خصوصاً تازہ مسواک کے بے شمار فوائد ہیں لیکن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لاکھوں کروڑوں کی آبادیوں میں ہر کسی کو مسواک کیسے میسر ہو سکتی ہے۔ پھر تازہ؟ شریعت کا مقصود منہ کی صفائی ہے جس طرح بھی حاصل ہو۔

عورت کو پردہ میں رہتے ہوئے رنگ دار میک اپ کرنے کی اجازت ہے ظاہر ہے پاؤڈر وغیرہ کا کچھ حجم تو ہوتا ہے جو جلد پر جم جاتا ہے لہذا نیل پالش سے منع کرنا مناسب نہیں بہت سے علما نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ لہذا نیل پالش کی صورت میں وضو جائز ہوگا۔

وضو میں فرائض اور سنتوں کی تقسیم کا تکلف

اللہ نے قرآن مجید میں بڑے سادہ انداز میں وضو کا حکم فرمایا ہے اور رسول محترم ﷺ نے صحابہ کو کر کے دکھایا۔ آپ نے کسی فرمان میں تخصیص نہیں فرمائی کہ وضو کے یہ فرائض اور یہ سنتیں ہیں لیکن ہمارے ہاں تو علماء باقاعدہ تعلیم کے طور پر وضو میں فرائض اور سنتیں الگ الگ بیان کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف تکلف ہے بلکہ اس طرح رسول مقبول ﷺ کی سنت کی اہمیت بھی لوگوں کے ذہنوں میں کم ہوتی ہے۔

جرابوں پر مسح

عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)	حضرت مغیرہؓ بن شعبہ فرماتے ہیں نبی اکرمؐ نے وضو کیا اور جرابوں پر مسح فرمایا۔

جرابوں پر مسح کرنے میں تکلفات

وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرنا کافی ہے سوتی یا اُونی موزوں پر مسح جائز نہیں ہے۔ ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

مندرجہ ذیل قسم کے موزوں پر مسح کر سکتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اول: پورا موزہ ہی چمڑے کا ہو جو ٹخنوں کو ڈھانپ لے یا صرف تلہ چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی دبیز چیز کا بنا ہو۔ اس پر بھی مسح جائز ہے۔

منعل پر بھی مسح جائز ہے یعنی سوتی یا اونی جراب کا تلہ چمڑہ کا بنا لیا اور اس کو ساتھ ملا کر سی لیا جائے۔

مجلد پر بھی مسح جائز ہے یعنی اونی یا سوتی جراب پر چمڑہ کا پائتابہ چڑھا لیا جائے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ یہ پائتابہ جرابوں کے ساتھ سی لیا جائے اگر سیا نہیں گیا تو مسح جائز نہ ہوگا۔

ایک بزرگ نے مزید شرط یہ بیان فرمائی ہے کہ جرابیں اتنی مضبوط ہونی چاہییں کہ جن کے ذریعے تین میل پیدل سفر کیا جائے اور وہ پھٹنے کا نام نہ لیں تب جا کر مسح ہوگا۔

وضو کے بعد دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ	الٰہی! مجھے تائب اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔

اضافہ

واجعلنی من عبادك الصالحين.

گردن کا مسح کرنا، قبلہ کی طرف منہ کرنا، اونچی جگہ بیٹھنا، پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا، بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لینا۔

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا ثابت ہے مگر آسمان کی طرف چہرہ اور انگلی اٹھانا صحیح روایات میں موجود نہیں۔

تیمّم میں بدعات وتکلفات

بسم اللہ پڑھ کر پاک زمین پر ہاتھ لگائے مٹی زیادہ لگنے کی صورت میں ہاتھ جھاڑ کر ہاتھوں اور ایک مرتبہ چہرے پر پھیرے۔ آپؐ نے اس آیت کی عملی تشریح فرماتے ہوئے تیمم کا نہایت سادہ طریقہ بتلایا ہے تاکہ ربّ کریم نے جو آسانی پیدا فرمائی اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں اضافہ اور تکلف نہ ہونے پائے لیکن بعض علما کو یہ آسانی بھی پسند نہیں آئی۔
تیمم کی سنتوں کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ ہاتھوں کو زمین پر مارنا، انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا، زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔ افسوس من گھڑت باتوں کو نبی اکرم ﷺ کی سنتیں قرار دیا گیا ہے۔

وضو اور تیمم میں آسانیاں

وضو کو ہر حالت میں لازم قرار نہیں دیا گیا۔ بیماری میں رخصت کا پہلو نہ صرف قائم رکھا بلکہ وضو نہ کرنا زیادہ پسند فرمایا۔ ہوا یوں کہ ایک جنگ میں ایک صحابیؓ کے سر پر چوٹ لگی رات سونے کی حالت میں وہ جنبی ہوا۔ صبح اٹھا تو ساتھی کے اصرار پر اس نے تیمم کی بجائے غسل کیا، جس کی وجہ سے تکلیف بڑھی اور اسی سبب اس کی موت واقع ہوگئی۔ آپ کو جب اس بات کی رپورٹ پہنچی تو آپؐ نے مجبور کرنے والے ساتھی کو انتباہ کرتے ہوئے اس کا قاتل قرار دیا اور فرمایا کہ اُس کے لئے تو تیمم ہی کافی تھا۔
ایسے ہی ایک صحابیؓ سفر میں رات محتلم ہوا۔ غسل کے لئے پانی کافی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے زمین پر کروٹیں لیتے ہوئے اس عمل کو غسل کے مترادف قرار دیتے ہوئے نماز ادا کی۔ جب آپ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپؐ نے ازراہِ مذاق ان الفاظ میں تبصرہ کرتے ہوئے اس رخصت کا اظہار فرمایا۔

تیمم کافی ہے

۱۔ پانی میسر نہ ہونے یا مضرِ صحت ہونے کی صورت میں وضو ضروری نہیں ہے۔
۲۔ تازہ اور درخت کی مسواک فرض نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ برش، ٹوتھ پیسٹ اور منجن بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ موسم، طبیعت اور پانی کی کمی کے پیش نظر تین تین بار دھونے کی بجائے ایک دفعہ وضو کے اعضاء دھونے کافی ہیں۔

۵۔ تیمم تین بار کی بجائے ایک ہی ضرب اور ایک ہی دفعہ کرنا سنت ہے۔ (بخاری، باب التیمم ضربۃ)

۶۔ پانچ اعضاء پر تیمم کرنے کی بجائے ہاتھ اور چہرے کا تیمم ہی کافی سمجھا گیا۔ (مسلم، باب التیمم للوجہ والکفین)

۷۔ چمڑے کے موزے ضروری نہیں، جرابیں موٹی ہوں یا باریک ان پر مسح کر کے مسافر تین دن تک اور مقیم پانچ نمازیں پڑھ سکتا ہے۔

۸۔ پورے سر کی بجائے سر کے کچھ حصے اور باقی ٹوپی، دستار اور دوپٹے پر مسح جائز ہے۔

۹۔ غسل کی حالت میں عورت کو خصوصی رعایت ہے کہ بال کھولنے ضروری نہیں بلکہ تین چلو پانی سر پر بہانا ہی کافی ہے۔

۱۰۔ وضو کے لئے عورت کا نیل پالش کھرچنا ضروری نہیں۔

۱۱۔ غسل واجب ہونے کی صورت میں پانی کی کمی یا طبیعت کی خرابی کے خوف کے باعث خوف سے سارے جسم پر مٹی ملنے کی بجائے وضو جیسا تیمم ہی غسل کا بدل ہوگا۔

۱۲۔ سفر میں تین دن تک جرابوں پر مسح جائز ہے۔

عورت اور مرد کی نماز میں شرعاً کوئی فرق نہیں

عورت اور مرد کی نماز میں پردے کے علاوہ شرعاً کوئی فرق نہیں۔ بھاری پن یا کسی تکلیف کی وجہ سے مرد اور عورت کے لئے یکساں آسانیاں ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کچھ بڑے بڑے علماء نے اس کو اپنی طرف سے شرعی فرق کے طور پر بیان کیا ہے۔ جس کی کوئی شرعی دلیل بیان نہیں فرمائی چنانچہ فرماتے ہیں عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کندھوں تک اٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی ،قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی کی پشت پر رکھے گی۔رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی۔رکوع وسجود سمٹ کر کرے گی۔سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھادے گی۔التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے گی۔باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی۔

نماز کی نیت میں مضحکہ خیز اضافے

نماز شروع کرنے سے قبل حضوری قلب کی اشد ضرورت ہے۔زبان سے الفاظ کہنے کی بجائے دل میں ارادہ کرنا ضروری ہے۔کتنی رکعت اور کون سی نماز بوجہ اللہ ادا کی جا رہی ہے۔اسی کا نام نیت ہے لیکن یہاں تو رکعت جاتی ہے تو جائے پوری گردان کروائی جاتی ہے۔منہ قبلہ شریف،پیچھے اس امام کے.................

ہاتھ باندھنے میں تکلف

رسول کریم ﷺ نے ہاتھ پر ہاتھ یا دائیں ہاتھ کا جوڑ بائیں پر رکھتے ہوئے فطری انداز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیا۔لیکن یہاں تو صدر جیسے پاک حصہ کو چھوڑ کر ناف سے بھی نیچے باندھنے اور اغل بغل کی پریکٹس کروائی جارہی ہے۔چنانچہ مولانا رضوی فرماتے ہیں۔اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سر پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہو۔

فاتحہ کے بارے میں زیادتی کی انتہا

سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا لازم ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ نماز فاتحہ کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاتحہ کے بعد جب امام بلند آواز سے تلاوت کر رہا ہو تو خاموشی کے ساتھ سننا چاہیے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے آدمی قرآن سننے یا پڑھنے کے وقت غور کرے کہ اس کا مالک اسے کیا احکامات و ہدایات جاری کر رہا ہے۔ اسی لئے حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سننا چاہیے۔

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا	جب قرآن مجید کی تلاوت کی جارہی
لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ	ہو تو اسے غور سے سنا کرو تا کہ تم پر رحم
(اعراف ۲۰۴، پ ۹)	کیا جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے نماز میں مقتدی کو امام کے پیچھے فقط قرأت سے روکا ہے باقی ساری فاتحہ سمیت نماز امام کے ساتھ اس طرح ہی پڑھنی اور ادا کرنی ہے قیام، رکوع، سجود حتیٰ کہ امام کے ساتھ اللہ اکبر، ربنا ولک الحمد اور السلام علیکم کے الفاظ کہنے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ فاتحہ کی اس لئے وضاحت فرمادی کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اکیلا ہو یا جماعت کے ساتھ پڑھے لیکن بعض علما یہاں تک زیادتی کے الفاظ بولتے ہیں کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے والے کے منہ میں آگ ڈالی جائے گی — معاذاللہ من ذالک۔

آپ کی نماز
ثناء

پھر پہلی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ	اے اللہ تو پاک ہے اپنی شان کے
بِحَمْدِکَ	مطابق اور برکت والا ہے نام تیرا
وَتَبَارَکَ اسْمُکَ	اور تیری شان بلند وبالا ہے
وَتَعَالٰی جَدُّکَ	تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق
وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ	نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الحمد

اَعُوْذُ بِااللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم	میں اللہ کی حفاظت چاہتا ہوں شیطان پھٹکارے ہوئے سے
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم	آغاز اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت زیادہ مہربانی اور شفقت کرنے والا ہے۔
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	وہ پالنے والا ہے تمام جہانوں کا بڑا
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم	مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔
مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	مالک ہے جزا کے دن کا۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ	ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں
وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ	اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہماری
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ	رہنمائی کیجئے سیدھے راستے کی طرف
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ	کیا وہ نہیں جن پر تیرا غضب ہوا
وَلَاالضَّآلِّيْنَ (آمین)	(قبول فرما)

سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی دو رکعتوں میں کوئی سورت یا آیت پڑھنی چاہیے۔

رکوع

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم	پاک ہے میرا رب بڑی عظمت والا

بعد از رکوع

سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَاوَ	اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی اے
لَكَ الْحَمْدُحَمْدًا كَثِيْرًا	ہمارے رب تیرے لئے تعریف ہے پاکیزہ تعریف
طَيِّبًامُّبَارَكًا فِيْهِ	بہت ہی زیادہ اور اس میں برکت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سجدہ

اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی — پاک ہے میرا رب بلند وبالا

سجدہ میں خودساختہ تکلّفات

آپ ﷺ نے امت کو حالات ومقام کے مطابق اجازت دی ہے کہ جس قسم کی جگہ ہو نماز پڑھی اور سجدہ کیا جائے۔ صحابہ ؓ ہموار زمین، سنگریزوں، کپڑ واور اپنی پر بھی سجدہ کرتے تھے۔ اس کے لئے یہ تکلف نہ تھا ہمارے کچھ علما نے ایجاد فرمایا ہے چنانچہ رضوی صاحب فرماتے ہیں۔

سجدہ میں یہ بھی ضروری ہے کہ زمین کی سختی ناک اور پیشانی کو محسوس ہو۔ اب اگر کسی نرم چیز گھاس، روئی، قالین پر سجدہ کیا اور پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دوبارہ دبانے سے اور نہ دبے گی سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں۔ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا کہ ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں۔ اسی طرح ایسی جگہ پر سجدہ نہیں ہو سکتا جو جگہ قدموں کی جگہ سے بارہ انگلی سے زیادہ اونچی ہو۔

سجدوں کے درمیان دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ	اے اللہ! مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، ہر نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے ہر قسم کی عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

احادیث مبارکہ میں سجدہ، رکوع کی اور بھی دعائیں موجود ہیں جن کو یاد کرنا چاہیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُه، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه، وَ رَسُوْلُه،

زبانی، بدنی اور مالی تمام عبادتیں اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کا اقرار بھی کرتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ رحم و کرم فرما محمد
وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ	پر اور محمد کی امت پر جس طرح تو
كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ	نے رحم و کرم فرمایا ابراہیم اور ان کی
وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ	امت پر بے شک تو تعریف کے
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ	لائق اور سب سے بڑا ہے۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اے اللہ! محمد پر برکتیں نازل فرما اور حضرت
وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ	محمد کی امت پر بھی
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ	جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی
وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ	ابراہیم اور ان کی امت پر
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ	بے شک تو تعریف کے لائق اور سب سے بڑا ہے۔

درود کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو چاہے دعا مانگ سکتا ہے۔ البتہ نبی اکرم ﷺ اور دعاؤں کے ساتھ یہ دعائیں بھی پڑھتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ	یا اللہ! یقیناً میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔ اے اللہ! بے شک میں تیری حفاظت میں آتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔

بدترین حرکت (خروج بصنعہ)

یعنی اپنے کسی فعل کے ذریعہ نماز سے باہر آنا۔

ایسے علما کے نزدیک نماز سے فارغ ہونے کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا ضروری نہیں بقول ان کے کسی حرکت سے بھی نماز سے فارغ ہوا جا سکتا ہے یہاں تک السلام علیکم کہنے کی بجائے کسی بات کے ذریعے نماز سے فارغ ہو جائے۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافرادا کا غمزہ ریز ہے ساقی

فرض نماز کے بعد مضحکہ خیز زیادتی

جن فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنی ہیں ان فرضوں کے بعد مختصر سی دعا کرے اور پھر جلدی سنتیں پڑھے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائیگا اور باقی اذکار و وظائف سنتوں کے بعد پڑھے اور جن فرضوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں۔ ان کے بعد ذکر و درود پڑھنے میں حرج نہیں۔

نمازِ جمعہ میں اضافہ

مولانا محمود احمد رضوی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے آئمہ کے مذہب پر جمعہ کی صحت و جواز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لئے شہر شرط ہے اور شہر کی صحیح تعریف یہ ہے کہ وہ آبادی جس میں متعدد محلے اور دوامی (مستقل) بازار ہوں اور ضلع یا پرگنہ (کچہری) ہو کہ اس کے معلقہ دیہات ہوں اور اس میں کوئی ایسا حاکم ہو جو ظالم سے ظلم کا بدلہ لے سکے اگر چہ نہ لیتا ہو لہذا چھوٹے چھوٹے قریوں میں جمعہ نہیں وہاں ظہر فرض ہے اور جماعت واجب اور جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمہ ہے۔ اور جہاں جمعہ کی شرائط میں شبہ ہو وہاں جمعہ ضرور پڑھیں اور جمعہ کے بعد چار رکعت احتیاطی اس نیت سے کہ سب سے پچھلی ظہر جس کو پایا اور ان چاروں میں الحمد کے بعد سورۃ بھی ملائیں۔ یہ احتیاطی خواص پڑھیں عوام بے سمجھوں کو اس کی حاجت نہیں۔ جمعہ کے دن چار سنتیں جمعہ سے پہلے۔ پھر امام کے ساتھ دو فرض جمعہ پڑھیں، پھر چھ سنت پھر احتیاطی، پھر دو نفل بھی پڑھ لیں تو بہتر ہے۔

نوافل کا فرائض کے برابر درجہ

نبی اکرم ﷺ بعض حالات میں فرائض کو ہی کافی قرار دے رہے ہیں لیکن یہاں تو سفر میں نماز قصر کا واضح حکم آ جانے کے باوجود سنتیں اور نفل پڑھنے ضروری قرار دیے جاتے ہیں۔ ہر نماز میں سنتیں اور نفل فرائض کی طرح واجب بیان کیے جاتے ہیں اور نہ پڑھنے والے کو جماعتی اور مسلکی حوالے سے عوام الناس کے سامنے حقیر بنانے کی مہم چلائی جاتی ہے۔ جیسے وہ پرلے درجے کے بے نماز اور دینی وملی مجرم ہوں۔

نفل نماز کا فلسفہ اور رکعات

رسول معظم ﷺ نفل نماز کا اہتمام فرماتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مزید شکریہ اور فرض نماز کی ادائیگی کے لئے فکری اور عملی آمادگی ہے۔ پھر قیامت کے روز فرائض میں کمی کی تلافی کا ذریعہ ہیں۔ اس کے باوجود کوئی شخص جان بوجھ کر نوافل ادا نہیں کرتا تو اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے نامہ عمل میں کمی تو ہر صورت واقع ہوگی لیکن وہ اللہ کی بارگاہ میں نماز کا مجرم قرار نہیں دیا جائے گا۔اس لئے آپؐ نے نوافل اور سنن کی فضیلت کا تذکرہ تو فرمایا ہے لیکن عدم ادائیگی کی صورت میں گناہ کا ذکر نہیں کیا تاہم کسی مجبوری کے بغیر ان کو چھوڑنا بڑے ہی نقصان کا سودا ہے۔دن رات میں بارہ رکعات نماز کی ان الفاظ میں فضیلت بیان فرمائی اور آپؐ اس طرح ادا فرمایا کرتے۔

سنتوں اور نوافل کی تعداد

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔(ترمذی بحوالہ مشکوۃ باب فضیلت سنن)

آپؐ کی زوجہ مکرمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو آدمی رات دن میں بارہ رکعتیں ادا کرے گا اس کے لئے جنت میں محل تیار کیا جاتا ہے

۲ رکعت صبح کے فرائض سے پہلے آپؐ نے سفر و حضر میں ادا فرمائیں۔

چار رکعت ظہر کے فرائض سے قبل اور دو رکعت بعد میں۔

دو رکعت نمازِ مغرب کے بعد۔

دو رکعت نمازِ عشاء کے بعد اور دو رکعت نمازِ صبح سے پہلے۔

اس طرح عشا کی نماز سات یا نو رکعات بنتی ہے۔جو عشا کی نماز سترہ رکعت بیان کرتے ہیں وہ ایسے نوافل شامل کرتے ہیں جو عشا کی نماز کا حصہ نہیں ہیں۔

دو رکعت وضو، دو رکعت تحیۃ المسجد، چار رکعت فرض کے بعد، تین وتر اور دو رکعت وتر وں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے بعد۔ وضو اور تحیۃ المسجد عشا کی نماز کے ساتھ مخصوص نہیں۔ آدمی جب بھی وضو کرے اور مسجد میں آئے تو یہ نفل پڑھنے باعثِ ثواب ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِالَّيْلِ وِتْرًا۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کا ارشاد ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز بنایا کرو۔

وتر کے بعد دو نفل بعض علما کی تحقیق کے مطابق آپؐ کے ساتھ مخصوص تھے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا آسان ترین عبادت لیکن اسے مشکل ترین بنا دیا گیا

اللہ کی رحمت بیکراں اور اس کا فضل اس قدر بے انتہا ہے کہ دعا کرنے والے کے لئے وقت، انداز اور مقدار کی کوئی شرط نہیں رکھی۔ جب چاہے، جس طرح چاہے، جس قدر چاہے جتنی دفعہ چاہے، مگر بلا واسطہ اس سے مانگا جائے۔ اس کی عنایات کے سمندر میں رتی برابر بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اس نے اپنے در کے سوالی کے لئے جس طرح کوئی اور شرط نہیں اسی طرح یہ بھی شرط نہیں رکھی کہ صرف ایمان دار کی دعاؤں اور انہی کو اپنی عطاؤں سے سرفراز کروں گا۔ اس کی بے پناہ اور بے انتہا رحمت کا اندازہ کیجئے کہ جب حضرت ابراہیم علیہم السلام نے بیت اللہ کی تکمیل کے بعد دعا کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: اے کعبے کے رب! جو تیرے ماننے والے ہیں فقط انہیں ہی رزق عطا فرمانا۔ اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر اس شرط کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا، دنیا میں سب کو فائدے دوں گا لیکن آخرت میں صرف ایمان داروں کو فائدہ پہنچے گا۔

دعا عبادات کا مغز، ہر وقت اور ہر حال میں کرنے کی اجازت ہونے کے ساتھ بندے اور رب کے درمیان لطیف مگر مضبوط واسطہ ہے۔ اس سے ضمیر ہلکا اور پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے دعا مکمل یک سوئی، خلوصِ نیت، انتہائی توجہ، اصرار اور تکرار کے ساتھ اور بلا واسطہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ جتنے درمیان میں واسطے ہوں گے اتنی خالق و مخلوق کے درمیان دوریاں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ براہِ راست بندے کی دعا سنتے اور قبول کرتے ہیں۔ لیکن افسوس اس آسان ترین عبادت، جس سے انسان کی مشکلات حل ہوتی ہیں ہم نے درمیان میں واسطے اور وسیلے کھڑے کر کے بندے اور خالق کے درمیان دوریاں اور آسانیوں کو مشکل بنا دیا ہے۔ جب کہ اس کا ارشاد ہے، میں تمہاری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شہ رگ سے قریب اور تمہارے جذبات سے آگاہ ہوں۔ ارض وسما کے مالک کی خوشی اور اس کا ارشاد مطلب یہ ہے کہ اس سے براہِ راست مانگا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا تکبر ہے اور فوت شدگان کے واسطے، حرمت، برکت، طفیل اور وسیلے سے دعا کرنا شرک ہے۔

دعا بمعنی عبادت

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ○(مومن ۶۰۔پ۲۴)

تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے (مجھ سے مانگنے) بے پروائی کرتے ہیں ضرور وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

دعا کا معنیٰ مدد کے لئے پکارنا

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○(البقرة ۲۳۔پ۱)

اللہ کے بغیر اپنے مددگاروں کو بلا لو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔

دعا کی فضیلت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَنْفَعَ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَلٰكِنِ الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ عِبَادَ اللّٰهِ۔(مسند احمد ۵/۲۳۴)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کوئی بھی احتیاط اور پرہیز تقدیر سے نہیں بچا سکتی لیکن دعا نازل شدہ اور آئندہ نازل ہونے والے مصائب وتکالیف سے نفع اور فائدہ پہنچاتی ہے۔ پس اے بندگانِ خدا دعا ضرور کیا کرو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا کے آداب

ا۔ حمد و ستائش

اخلاقیات کے ماحول میں اس بات کو کبھی بھی پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا کہ ایک چھوٹا اور بالخصوص حاجت مند شخص کسی بڑے سے سوال کرے تو وہ بڑے کے آداب و اکرام کو بالائے طاق رکھ کر سوال پر سوال ڈالتا چلا جائے۔ اس انداز سے نہ صرف مانگنے والا محروم رہ سکتا ہے بلکہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ دینے والا اس اندازِ گفتگو سے ناراض ہو جائے۔ اس لئے انسان رب کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرے تو اس کا فرض ہے کہ وہ پہلے حمد و ستائش اور اس کی عنایات کا اعتراف کرے۔ یہ حمد و ثنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس نے انسان کے شرف و کمال کا خیال رکھتے ہوئے صرف اپنے سے ہی مانگنے کا حکم دے رکھا ہے۔ یہ انسان کی شان اور مقام کے خلاف تھا کہ وہ دردر کی ٹھوکریں کھاتا پھرے اور اللہ کے علاوہ ہر ایک کے آگے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔ انسانی معاشرہ میں کوئی بھی خاندانی اور جود و کرم سے مشرف آقا پسند نہیں کرتا کہ اس کا ملازم دوسروں سے بھیک مانگتا پھرے۔ زمین و آسمان کا مالک یہ کس طرح گوارا کر سکتا ہے؟ اور یہ بات خالقِ دو جہاں کی شان کے منافی اور اس کی کریمی کی توہین ہے کہ اس کا بندہ اپنے خالق و مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی چوکھٹ پر دامنِ حاجت پھیلاتا پھر رہا ہو۔ مانگنے والے کو یہ احساس بھی ہونا چاہیے کہ اس کی بندہ پروری کی وجہ سے مجھے یہ ہمت ہوئی کہ میں اپنے خطا کار ہاتھوں اور گناہ گار وجود کے ساتھ اس کی مقدس بارگاہ میں مانگنے کی ہمت پا رہا ہوں۔ اس لئے شریعت نے مانگنے کے آداب میں حمد و ستائش کو اولین درجہ دیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سرورِ دوعالم ﷺ دعا کرنے سے پہلے خوب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے تھے۔

۲۔ درودِ پاک

درود اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور جذبہ تشکر کا ترجمان ہے مومن اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ میں اس ہدایت ورہنمائی اور مانگنے کے باعزت طریقے سے کبھی آشنا نہ ہو سکتا تھا اگر سرورِ دوعالم ﷺ اس راستے اور عقیدے کی نشان دہی نہ فرماتے کیونکہ دنیا میں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان اپنے مالک وخالق کے آداب اور اس سے مانگنے کے صحیح طریقے سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے در در کی ٹھوکریں اور گھر گھر کے چکر کاٹ رہے ہیں۔ یہ تو محسنِ انسانیت کی بے پناہ اور پرخلوص محنت کا صلہ ہے کہ انسان کو اپنے مالک سے مانگنے کا سلیقہ آ گیا۔ پھر درود بذات خود ایک بہترین دعا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا صَلَوَاتٍ (مشکوٰۃ باب صلوۃ علی النبی)

جس نے میرے لئے ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا

۳۔ پہلے معذرت کیجئے

غلطیوں کا اعتراف اور انکی معافی کا طلبگار ہونا دعا کا مستقل حصہ ہونا چاہئے۔ اس کی بارگاہ کا احترام ومقام اور انسانیت کا شرف یہ ہے کہ کچھ مانگنے سے پہلے اس کے حضور اپنے گناہوں کی معافی اور آئندہ نافرمانیوں سے بچنے کے عہد کے ساتھ دعا کا آغاز کرے۔

۴۔ عاجزی درماندگی

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۝ (الاعراف ۵۵۔ پ۸)

اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا کے آداب میں شکر وحمد، درود اور توبہ واستغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جلالت ومنزلت کا تقاضا اور فقیر کی شان یہ ہے کہ مانگتے وقت غایت درجے کی انکساری اور درماندگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے سامنے دست سوال دراز کرنا چاہیے۔

دعا کی روح یہ ہے کہ دعا کرنے والا ہر قسم کی طاقت وقوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو تصور کرے اور اس کی قوت وعظمت کے سامنے اپنے آپ کو اس طرح بے بس سمجھے جس طرح نہلانے والے کے ہاتھوں میت ہوتی ہے۔

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

رُوحُ الدُّعَاءِ اَنْ یَّرَی کُلَّ حَوْلٍ وَقُوَّۃٍ مِنَ اللّٰہِ وَیَصِیْرُ کَا لْمَیِّتِ فِی یَدِ الْغُسَّالِ (حجۃ اللہ البالغہ)

غلط فہمی دور کیجئے

انسان کی ہمیشہ سے یہ کمزوری ہے کہ وہ مافوق الفطرت اور قدرت کے معاملات کو بھی اپنے ماحول اور اپنی فکر ونظر کے زاویوں سے دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے خالق کے بارے میں بھی یہ تصور رکھتا ہے کہ اس تک رسائی اور پہنچ انسان کے بس کا روگ نہیں۔ بالخصوص جب اس کے ذہن میں یہ بات اتار دی جائے کہ تو ناپاک اور گناہ گار ہے۔ وہ ذاتِ کبریا انتہائی مقدس وپاک، اس لئے وہاں تک تیری رسائی مشکل ومحال ہے۔ تو انسان اس حقیقت اور سچائی کو بھول جاتا ہے کہ اس کے مالک نے گناہ گاروں کو ہی یہ شرف بخشتے ہوئے فرمایا ہے، اے انسان! تجھے اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں اور جرائم کے باوجود میری رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔(الزمر۵۳۔پ۲۴)

(اے نبی ﷺ) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ تو غفور الرحیم ہے۔

اس پکار نے اس کے کمزور جسم میں طاقت، ناتواں ہاتھوں میں سکت اور شکستہ دل میں ایک امید پیدا کر دی ہے۔ وہ کانپتے وجود، لرزتے ہاتھوں کو اللہ کی بارگاہِ اقدس میں پھیلا دیتا ہے۔ اس کی زبان سے نہایت نحیف آواز نکلتی ہے کہ اے رحیم و کریم مالک! میں ہر طرف سے ٹھکرایا ہوا اور ہر جانب سے بے آسرا ہو کر تیری بارگاہ میں اپنا دامنِ حاجت پھیلا رہا ہوں تو میری فریادوں کو قبول فرما۔

ہاتھ آگے بڑھائیے، اللہ کو ان کی بڑی حیا ہے

انسان کی عزت و شرف اور غیرت و حمیت کا تحفظ کرتے ہوئے، دین کی تعلیم یہ ہے کہ آدمی دوسرے کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے مگر بارگاہِ ایزدی میں ہاتھ پھیلانے کا حکم ہی نہیں، یہ تو انسانیت کا شرف ہونے کے ساتھ دعا کے آداب کا حصہ ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے، جب دعا مانگنے والا اس کی بارگاہِ اقدس میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے حیا محسوس کرتا ہے۔

عَنْ سُلَیْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَارَفَعَ یَدَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا۔(ابوداؤد،ابن ماجہ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا رب نہایت ہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدرسہ القرآن رجسٹرڈ

مہربان اور بڑا ہی حیا والا ہے۔ بندہ جب اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔

کیا ہاتھ اٹھائے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی؟

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی انتہا دیکھئے کہ اس نے دعا کی قبولیت کے لئے کسی شرط کو فرض قرار نہیں دیا حتیٰ کہ دعا میں ہاتھ اٹھانا بھی لازم نہیں ہے۔ اگر ہاتھ اٹھانے فرض قرار پاتے تو کتنے ہی بیمار ہیں جو ہاتھ اٹھانا چاہتے ہیں مگر جسم میں طاقت اور ہاتھ اٹھانے کی سکت نہیں ہے۔ فالج کا مریض کس طرح ہاتھ اٹھا سکتا ہے؟ دل کی تکلیف کے دوران ہاتھ اٹھانا تو درکنار ہونٹوں کو حرکت دینا مشکل ہوتا ہے۔ بظاہر جسم صحیح سالم ہے لیکن صدمہ اس قدر ناگہانی، دل خراش اور بھاری ہے کہ کوشش کے باوجود ہاتھ نہیں اٹھتے۔ انصاف کے ساتھ مسئلے کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں کہ شریعت نے تو مجبور اور معذور بندوں کا خیال رکھتے ہوئے دعا میں ہاتھ اٹھانا لازم قرار نہیں دیا۔ مگر ہم اپنی کم فہمی اور بے علمی کی وجہ سے ان باتوں کو بھی فرض قرار دے رہے ہیں۔ جسے رب کریم نے نہایت ہی مہربانی فرماتے ہوئے ہمارے لئے اختیاری قرار دیا ہے۔ لہٰذا جس طرح اور جس انداز میں دعا کی جائے اللہ تعالیٰ اسے ضرور مستجاب فرماتے ہیں۔

ہاتھ اٹھانا عادت اور رسم نہ بنائیں؟

دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا انتہا درجے کی عاجزی، بے بسی اور گداگری کا انداز ہے۔ اس لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے آدمی کو اپنی بے چارگی کا احساس ہونا چاہیے۔ اس بات کا تو آدمی کے حالات اور طبیعت کی حاضری پر انحصار ہے کہ وہ بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کے حضور کس قدر حاضری اور عاجزی ہے کیونکہ بسا اوقات بے بس، سر جھکا کر اور ہونٹوں کو بند کر کے دل ہی دل میں دعا کرنا بلند آواز اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عادت کے طور پر ہاتھ اٹھانے سے اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔ لہذا رسم اور عادت کے طور پر ہاتھ نہیں اٹھانے چاہییں۔ بالخصوص ایک ہی مجلس میں بار بار ہاتھ اٹھانا رسم کے سوا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ جیسا کہ تعزیت کے وقت لوگ ایسا کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ سنت سے ثبوت اور نہ ہی خلفائے راشدین کے مبارک دور میں اس عمل کا کوئی وجود پایا جاتا ہے۔ اسی طرح فرض نماز کے بعد کچھ لوگ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا نماز کا حصہ سمجھتے ہیں۔ جب کہ اس کے مقابلے میں کچھ لوگ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھانے کو بدعت تک کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے، اس کو بدعت قرار دینا بہت بڑی زیادتی ہے۔

یقین کے ساتھ مانگیے

آپ نے ارشاد فرمایا کرتے تھے دعا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ اور یقین ہونا چاہیے کہ وہ میری دعا کو ضرور قبول فرمائے گا کیونکہ آدمی جس طرح کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ گمان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اسی طرح کا سلوک فرمائے گا۔

ہر دعا قبول ہوتی ہے

۱۔ دعا کا اسی وقت قبول ہو جانا۔

۲۔ زندگی کے کسی حصہ میں مستجاب ہو جائے۔

۳۔ مقصود حاصل ہونے کے بجائے اس کے بدلے میں کوئی ناگہانی مصیبت ٹل جائے

۴۔ زندگی بھر میں دعا قبول نہیں ہوئی اس کا آخرت میں پورا پورا بدلہ چکا دیا جائے گا۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ۔(مشکوٰۃ،کتاب الدعوات)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آپ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس دھرتی کے اوپر جو شخص بھی اللہ سے کوئی چیز مانگتا ہے وہ اسے عطا فرما دیتے ہیں بصورتِ دیگر دعا کے بدلے اس کی ناگہانی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ دعا گناہ اور قطع رحمی کے لئے نہ کی گئی ہو۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا پھر تو ہمیں بہت سی دعائیں کرنی چاہییں جواباً ارشاد ہوا، اللہ تعالیٰ آپکی اُمنگوں سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے

آخرت میں اجرِ عظیم

دعا، وظیفہ اور کوئی نیک کام کرتے وقت صرف یہی ذہن نہیں ہونا چاہیے کہ سب کچھ مجھے یہاں مل جائے ۔ جب مومن کا عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد لامتناہی زندگی کا سلسلہ شروع ہونے والا ہے تو اس کو دو جہاں میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی امید رکھنی چاہیے۔ دنیا میں نامنظور دعاؤں کے بارے میں آدمی کے قیامت کے دن یہ تاثرات ہوں گے۔

يَا لَيْتَهٗ لَمْ يُعَجَّلْ لَهٗ شَيْءٌ مِنْ دُعَائِهٖ۔(کنز العمال۔معارف الحدیث)

اے کاش! میری کوئی بھی دعا دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی، اور ہر دعا کا بدلہ مجھے آج دیا جاتا۔

خالق ومخلوق کے درمیان واسطے ختم کیجئے

خالق ومخلوق کے درمیان نہ کوئی رکاوٹ ہے اور نہ ہونی چاہیے، نہ اللہ تعالیٰ نے کوئی واسطہ مقرر کیا اور نہ ہی اس کی تلاش کی ضرورت ہے۔ وہ تو واسطے کی نفی اور رکاوٹوں کو دور کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ شیطان نے ابتدا ہی سے انسان کے دل میں یہ خیال ڈالا ہے کہ تو گناہ گار اور خطا کار ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک اور ہر کمزوری سے مبرا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس بنا پر وہ صرف اپنے پاک باز بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ پاک ہے اور پاک باز لوگوں کو پسند اور ان کی دعاؤں کو زیادہ قبول کرتا ہے مگر رحیم و کریم اللہ کی طرف سے دعا کی قبولیت کے لئے کسی شرط کو لازم قرار نہیں دیا گیا۔ اگر اس کی طرف سے گناہوں سے پاکیزگی اور وسیلہ کی شرط رکھ دی جاتی تو کروڑہا انسان اپنی کوتاہیوں اور وسیلہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی رحمتوں سے محروم رہتے۔ شیطان سے زیادہ کون گناہ گار اور مجرمِ اعظم ہو سکتا ہے کہ اس نے ربِ ذوالجلال کے روبرو نہ صرف نافرمانی کی بلکہ وہ جرم پر جرم کرتا چلا گیا۔ اپنے آپ کو افضل اور بہتر قرار دیتے ہوئے آدمؑ اور ان کی اولاد کو گمراہ کرنے کے لئے اللہ کے سامنے قسم اٹھائی۔ اتنا بھاری مجرم اور خدا کی بارگاہ میں پھٹکارا ہوا ہے۔ لیکن جب اپنے لئے قیامت تک زندہ رہنے کی درخواست کرتا ہے تو سرکش اور باغی ہونے کے باوجود اس کی درخواست کو قبول کر لیا گیا۔

رِفعتیں اور قربتیں

رفعتوں اور وسعتِ افلاک پھر اللہ تعالیٰ کے عرش پر متمکن ہونے کے عقیدے اور اپنے گناہوں کی وجہ سے انسان یہ بات سمجھتا رہا ہے کہ جس طرح میرا خدا تک پہنچنا مشکل ہے اس طرح میری فریاد بھی اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ ابتداً ایسا ہی خیال آپؐ کے رفقائے کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں پیدا ہوا اس فکری الجھن کی وجہ سے آپؐ سے سوال کرتے ہیں کہ اے ذاتِ اقدس ہمیں بتایا جائے کہ ہمارا رب ہم سے کتنی دوری پر جلوہ افروز ہے تا کہ ہم اپنی آواز کو اسی قدر بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اس فکری اُلجھن کو دور کرنے کے لئے فرمایا گیا:

اے نبی! آپ ان کو اطمینان اور یقین دلائیں کہ میں قدرت و سطوت اور اپنے فضل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وکرم کے لحاظ سے ہر وقت ان کے ساتھ ہی ہوا کرتا ہوں۔ میری یہ رفاقت اس قدر گہری اور ان کے قریب ہے کہ میں انسان کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہوں۔ یہاں تک کہ انسان کے دل میں پیدا ہونے والے جذبات اور اس کے ذہن میں ابھرنے والے خیالات سے ہر لحہ مجھے آگاہی حاصل رہتی ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ٥(البقرة١٨٦۔پ٢)

جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو انہیں فرمایئے کہ میں بالکل ان کے قریب ہوں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ٥(ق١٦۔پ٢٦)

ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں ابھرنے والے خیالات تک کو ہم جانتے ہیں ہم اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔

اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (ملک١٣۔پ٢٩)

وہ دلوں کے جذبات سے اچھی طرح آگاہ ہے

قدیمی اور بین الاقوامی شرک

قرآنِ مجید نے شرک کے اسباب کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک ایسے سبب کا ذکر کیا ہے جو مختلف اقوام اور مذاہب میں ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔ اس سبب کو شرک کی دنیا میں دائمی اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ وہ یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ سے براہِ راست مانگنے کی بجائے کسی واسطے اور وسیلے سے دعا کرے۔ عرب شرک کی دوسری اقسام کے ساتھ اس شرک کا بھی ارتکاب کیا کرتے تھے۔ ورنہ جب ان سے یہ سوال کیا جاتا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زمین وآسمان کو کس نے پیدا کیا، کون آسمان سے بارش نازل کرتا ہے اور اس پانی سے کس نے گل وگلزار پیدا کئے، کس نے زمین پر پہاڑ نصب کئے اور چشموں کو کون جاری کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی ان میں شریک کار تھا اور ہے؟ تو وہ اقرار کیا کرتے تھے یہ سب کچھ اس وحدہ لاشریک ذات نے بنایا اور پیدا فرمایا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی سے بزرگوں کو کچھ اختیارات دے رکھے ہیں اور ہم ان کی عبادت نہیں کرتے ان کو محض وسیلہ، قرب اور تبرک کے طور پر اپنی دعاؤں میں شریک کرتے ہیں۔ جبکہ قرآنِ مجید نے اس انداز کو شرک اور اللہ کی عبادت کے متبادل قرار دیتے ہوئے فرمایا یہ جھوٹے ہیں ایسے لوگوں کو کبھی اللہ کی طرف سے ہدایت حاصل نہیں ہوا کرتی۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَانَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِىْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ٥ (الزمر۳۔پ۲۳)

وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اس فعل کی توجیہ کرتے ہیں) کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں، اللہ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور سچائی کا انکار کرنے والا ہو۔

اس عقیدے کے لئے اتنی کمزور اور سطحی مثالیں دی جاتی ہیں کہ جس پر آدمی حیرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسے علما کا کہنا ہے کہ ڈی سی سے ملنے کے لئے چپڑاسی کی ضرورت ہے مکان کی چھت پر سیڑھی کے بغیر نہیں چڑھا جا سکتا۔ جب کہ چھت جامد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیز ہے اور ڈی۔ سی کا فرض ہے کہ وہ سائل سے کسی وسیلے کے بغیر ملاقات کرے۔ اس باطل عقیدے کو اس شدومد کے ساتھ پھیلایا جارہا ہے کہ اچھے بھلے پڑھے لکھے حضرات حتیٰ کہ جج ہی نہیں چیف جسٹس، قانون کی باریکیوں اور موشگافیوں سے واقف ماہر وکلا، اندرون اور بیرونِ ملک یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل سکالر، الجھے ہوئے مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے والے دانشور اس قدر سطحی پراپیگنڈے سے متاثر ہوئے کہ وہ صحیح بات ماننا تو درکنار اسے ٹھنڈے دل ودماغ سے سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ اس بے سند، من گھڑت اور پرتکلف عقیدے پر ذرا غور کیا جائے کہ جس مدفون بزرگ کا وسیلہ تلاش کیا جارہا ہے اس کی زندگی اور مرنے کے بعد حالت یہ ہے:

ان سوالات کا جواب کون دے سکتا ہے

۱۔ بزرگ بیمار ہوئے۔ ہزار دعاؤں اور دواؤں کے باوجود صحت حاصل نہ کر سکے۔

۲۔ فوت ہوئے تو گھر میں میت ہونے کے باوجود روتی ہوئی بیٹیوں، تڑپتی ہوئی والدہ، بلکتی ہوئی بیوی، سسکتے ہوئے بیٹے اور آہ وبکا کرنے والے مریدوں کو تسلی نہ دے سکے۔

۳۔ شرم وحیا کے مالک ہونے کے باوجود نہ استنجا کرنے کی سکت ہے اور نہ غسل کرنے کی ہمت۔

۴۔ اپنی زندگی میں خود اپنی قبر بنوانے والے بھی چل کر قبر تک نہ پہنچ سکے۔

۵۔ جو زندگی میں مثلاً پنجابی زبان جانتے تھے فوت ہونے کے بعد اپنی قبر پر آنے والے، سندھی، پشتو اور دوسری زبانوں میں فریاد کرنے والوں کی سفارش سے کس طرح واقف ہو گئے۔

۶۔ جو خود اولاد سے محروم تھے مثال کے طور پر حضرت علی ہجویریؒ کئی شادیوں کے باوجود اولاد سے محروم رہے وہ دوسرے کو کس طرح اولاد عطا کر سکتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۷۔ جو زندگی میں خراٹے لینے والی نیند یا کسی بیماری کی وجہ سے بے ہوشی کے عالم میں دیکھ اور سن نہیں سکتے اب موت کے بعد کس طرح سننے اور دیکھنے کے قابل ہوئے۔

۸۔ جو زندگی میں دیوار کی دوسری طرف نہیں دیکھ سکتے تھے اب قبر کی منوں مٹی اور مضبوط پتھروں کے درمیان کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔

۹۔ جو اپنی حالت سے کسی عزیز کو بھی آگاہ نہیں کر سکتے۔ دوسرے کی حالت رب کے حضور کس طرح پیش کر سکتے ہیں۔

عبادات کا مغز اور آسان ترین عبادت دعا ہے، جس کے لئے کسی وقت کی پابندی اور تردُد کی ضرورت نہیں انسان چلتا، پھرتا، اٹھتا، بیٹھتا زبان سے مانگے اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اس آسان عبادت کو سب سے زیادہ مشکل بنا دیا گیا جس کے لئے کسی واسطے کی ضرورت نہ تھی اس میں درجنوں رکاوٹیں اور مشکلات پیدا کر دی گئی ہیں۔

وسیلہ کے اخلاقی، دینی اور معاشی نقصانات

بندے اور معبود کے درمیان وسیلے اور توسّل کے حوالہ سے عیسائیوں کو گمراہ کرنے کے لئے پادری نے یہ ذہن دیا کہ اس کی ذات کو راضی کئے بغیر تم اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اس عقیدے کی آڑ میں پادریوں نے بڑی بڑی جائیدادیں اور مفادات اٹھائے۔ مسلمانوں کی بدنصیبی کہ ان کے پیروں اور گدی نشینوں نے بزرگوں کے مقام واحترام کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں مربعے زمین اور کروڑوں کی جائیداد بنائی۔ چند لوگوں کو چھوڑ کر اکثر گدی نشینوں نے قوم کی بہو بیٹیوں کی عزت کو پامال کیا اس طرح لوگوں کے دین ودنیا کی تباہی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اور اس سے مذہبی حلقوں میں نہ صرف مفادات اٹھانے کا ماحول پیدا ہوا بلکہ اخلاقی بے راہ روی کو فروغ مل رہا ہے۔ مزارات کے سامنے برہنہ ملنگ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چکر کاٹتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی نشہ آور اشیا کی خرید و فروخت کا دھندا عام ہو رہا ہے
اجازت تو اس بات کی تھی کہ زندہ، نیک بزرگ سے دعا کروائی جائے مگر غالب
اکثریت نے اس کو کاروبار بنا لیا ہے اور ان کے فوت ہونے کے بعد ان کی قبریں
زیارت نہیں تجارت گاہ بن چکی ہیں۔ جو لوگ سالہا سال ماں باپ کی قبر پر نہیں جاتے
وہ ہزاروں روپے خرچ کر کے قبروں پر ایمان اور مال ضائع کر رہے ہیں۔
اس گھناؤنے دھندے کی علامہ اقبال نے اس طرح مذمت کی ہے:

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے

پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو

عظیم ترین وسیلہ اختیار کیجئے

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف ۱۸۰ پ ۸)

اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی خوبصورت نام ہیں انہی ناموں سے دعا کیا کرو۔

سمع و اطاعت کا تقاضا یہ ہے کہ بندۂ مسلم اللہ تعالیٰ کے حضور وہی واسطہ اور وسیلہ پیش کرے جس کی ذاتِ کبریا نے اجازت دے رکھی ہے۔ ایک احمق ترین شخص بھی جان بوجھ کر یہ حرکت نہیں کر سکتا کہ جس سے وہ کچھ مانگنا چاہتا ہے وہ اس کے سامنے ایسا طریقہ اختیار کرے کہ جس سے دینے والا عطا کرنا تو درکنار الٹا ناراض ہو جائے۔
دانش مندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس کے اسمائے مبارکہ اور صفاتِ مقدسہ کو وسیلہ بنایا جائے۔ یہی سرورِ دو عالم ﷺ کی تعلیم ہے۔
آپؐ نے ایک آدمی کو سنا، وہ دعا کر رہا تھا، یا ذا الجلال والاکرام تو آپؐ نے فرمایا، تو مانگ تیری دعا قبول ہو گی۔ (ترمذی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے ایک آدمی کو یہ دعا کرتے سنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ بِاَنِّی اَشْھَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔(ترمذی،باب کتاب الدعوات)

یا اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق اور مستحق نہیں ،تو اکیلا اور بے نیاز ہے ۔نہ تجھے کسی نے پیدا کیا اور نہ ہی تو نے کسی کو جنم دیا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں میں تیری ذات اور صفات کے واسطے سے دعا کرتا ہوں۔

آپ ؐ نے فرمایا اس آدمی نے اللہ کا بہت بڑا نام لے کر دعا کی ہے اور اس طرح جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔(ترمذی،ابن ماجہ،ابوداؤد) نبی اکرمؐ بھی اس طرح دعا کرتے

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِی کِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِی وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَآءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّی وَغَمِّی (مسند احمد)

اے اللہ! میں آپ کے ہر نام سے جسے تو نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور اپنی کتاب میں نازل کیا۔ یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے۔درخواست کرتا ہوں کہ قرآن پاک کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میری پریشانیوں کا مداوا اور غموں کا تریاق بنادے۔

ایک دفعہ حضرت علی ؓ نے عرض کیا کہ میں قرآنِ پاک حفظ کرنا چاہتا ہوں لیکن بار بار بھول جاتا ہوں تو آپ ؐ نے حفظِ قرآن کے لئے جو دعا سکھلائی اس میں اس طرح اللہ تعالیٰ کے اسمائے عظمیٰ کو وسیلہ اور واسطہ بنایا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِی لَا تَرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اللّٰهُ یَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْھِكَ ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے زمین وآسمان، جلالت وجبروت اور ایسی عزت واکرام کے مالک، جس تک پہنچنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، اے مہربان اللہ! میں تیرے جلال اور تیرے حسین وجمیل چہرے کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔

محبوب ترین وسیلہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○(آل عمران ۳۱۔پ۳)

اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے

اس ارشادِ ربانی میں یہ بات بالکل واضح کر دی گئی ہے کہ اگر تم میری محبت کے خواہاں اور میرے کرم کے طلبگار ہو تو اس کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ اور وسیلہ ہے کہ تم نبی آخر الزمان اور سرورِ دوجہاں ﷺ کی سمع واطاعت کرتے چلے جاؤ۔ اس کے بغیر میرے قرب کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر تم حقیقتاً سچے دل کے ساتھ میری قربتیں، رحمتیں، شفقتیں اور محبت چاہتے ہو تو سب سے بڑا وسیلہ میرے محبوب کی وفا اور اس کی غلامی میں پنہاں ہے۔ یاد رہے پہلی امتوں نے اپنے اپنے رسول کا طریقہ چھوڑ کر ادھر ادھر کے طریقے، راستے اور شخصیات کو اختیار کیا۔ جن کی وجہ سے نہ صرف گمراہ ہوئے بلکہ اللہ کے غضب کے لائق ٹھہرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیک اعمال کا وسیلہ

اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور رسول معظم ﷺ کے طریقے کے مطابق کیئے ہوئے نیک اعمال کو مشکل اور مصیبت کے وقت آدمی بارگاہِ ایزدی میں وسیلے کے طور پر پیش کر سکتا ہے کہ اے اللہ! فلاں کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا ہے اگر وہ تیری بارگاہ میں منظور ہوا ہے اس کی وجہ سے میری یہ مشکل حل فرما۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے میری کتاب انبیاء کا طریقۂ دعا)

دعا میں آسانیاں

۱۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے جس حالت میں چاہے مانگ سکتا ہے۔

۲۔ جب چاہے جس وقت چاہے جتنا چاہے مانگ سکتا ہے۔

۳۔ کسی وسیلے اور واسطے کی ضرورت نہیں۔

۴۔ نماز کے علاوہ جس زبان میں چاہے دعا مانگ سکتا ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زکوۃ کی فرضیت اور رسول اللہ ﷺ کا معاشی پروگرام

عقائد و نظریات کی تبدیلی کے ساتھ مکی دور میں آپؐ کے پروگرام میں یہ بات شامل تھی کہ لوگوں کے معاشی حالات بھی درست ہونے چاہئیں۔ آپؐ کے سامنے معاشیات کی درستگی کا واضح نقشہ موجود تھا جس کی روشن مثال ابتدائی ایام کے حوالے سے ہم حدیث کی اعلیٰ ترین کتاب بخاری شریف سے پیش کرنا چاہیں گے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ آپ کس اعتماد کے ساتھ معیشت کی بحالی، مستقبل کے آئینے میں دیکھ رہے تھے

حاتم طائی کے صاحبزادے عدی ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے، ان کا بیان ہے کہ میں آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا دو آدمی آپؐ کے سامنے یکے بعد دیگرے معاشی بدحالی اور بدامنی کے بارے میں شکایت کرتے ہیں۔ پہلے نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ معاشی حالات اس قدر ناہموار ہو چکے ہیں کہ تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لئے چند لقمے میسر نہیں جبکہ دوسرا امن وامان کی شکایت کرتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ راستے کٹ چکے۔ آپؐ بیت اللہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، شکایت سنتے ہی سیدھے بیٹھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُوْا الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُوْ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيْلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيْلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيْرُ إِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَاتَقُوْمُ حَتّٰى يَطُوْفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا مِنْهُ (بخاری، کتاب الزکوۃ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ کی خدمت میں دو آدمی حاضر ہوئے ان میں سے ایک معاشی بدحالی اور دوسرا بدامنی کی شکایت کر رہا تھا تو رسول اللہ نے فرمایا یہ جو بدامنی ہے عنقریب وقت آنے والا ہے کہ ایک قافلہ مکہ کی طرف بغیر حفاظتی دستے کے آئے گا۔ جہاں تک معاشی بدحالی کا معاملہ ہے تو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے صدقے لوگوں کے سامنے پیش کرو گے اور اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔

زکوٰۃ کی فرضیت

قرآن مجید میں تقریباً بیاسی مقامات پر زکوٰۃ کا ذکر موجود ہے کبھی تو پہلی امتوں اور انبیا کے حوالے سے اور کبھی امتِ محمدیہ کو براہِ راست احکام جاری فرمائے۔ چند دلائل سے پیش خدمت ہیں۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُونَ ० وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ ० (مائدۃ ۵۵،۵۶)

تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہلِ ایمان کو اپنا رفیق بنا لے اسے معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔

***

******

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکومت کی ذمہ داریاں

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ (حج ۴۱۔پ ۱۷)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ دیں گے، معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے اور تمام کام کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اموالِ زکوۃ

سونا، چاندی

سونا، چاندی (زیور، سونا چاندی کے برتن)

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (التوبہ ۳۴)

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو۔

زمین کی پیداوار

وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الانعام ۱۴۱۔پ ۱۸)

وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور تاکستان اور نخلستان پیدا کیے، کھیتیاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں، زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔ کھاؤ ان کی پیداوار جبکہ یہ پھلیں، اور اللہ کا حق ادا کرو جب ان کی فصل کاٹو، اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

معدنیات

معدنیات (پٹرول، گیس، کوئلہ، اور دیگر زمین سے نکلنے والے خزائن پہ تین دن کی آمدنی کی سالانہ بچت پر زکوٰۃ ہوگی)

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ۔ (البقرة٢٦٧)

اے ایمان والو! جو مال تم نے کمایا ہے اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لئے نکالا ہے اس میں سے بہتر حصہ راہِ خدا میں خرچ کرو۔

جانور

وَالْأَنْـعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ٥ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِيْـنَ تُرِيْـحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ٥ وَتَـحْـمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ (النحل٥تا٧۔پ١٤)

اس نے جانور پیدا کئے جن میں تمہارے لئے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی، اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی۔ ان میں تمہارے لئے جمال ہے جبکہ صبح تم انہیں چرنے کے لئے بھیجتے ہو اور شام انہیں واپس لاتے ہو۔ وہ تمہارے لئے بوجھ ڈھو کر ایسے ایسے مقامات تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جان فشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سونے چاندی کا نصاب

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ (بخاری، باب زکوٰۃ الورق)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ رضی الله عنهم اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَاْخُذُ مِنْ کُلِّ عِشْرِیْنَ دِیْنَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِیْنَارٍ وَمِنَ الْاَرْبَعِیْنَ دِیْنَارًا دِیْنَارًا (رواہ ابن ماجہ صحیح)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار (یعنی چالیسواں حصہ) زکوٰۃ لیتے تھے اور ہر چالیس دینار سے ایک دینار (یعنی چالیسواں حصہ)۔

اب علمائے پاکستان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہمارے ملکی اوزان کے مطابق دوسو درہم (چاندی) کا وزن ساڑھے باون تولہ اور بیس دینار (سونا) کا وزن ساڑھے سات تولہ ہے اس لئے معلوم ہوا کہ سونے چاندی کے مالک ہر مسلمان کے لئے اس نصاب کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے نقدی کی زکوٰۃ کا نصاب گرام۔ جن چوپائے (جانوروں) کی زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء رضی اللہ عنہم نے وصول کی ہے اور آج تک تمام مسلمانوں کا اس پر عمل ہے، تین قسم کی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساڑھے سات تولہ	=	۸۷ گرام	۴۷۹ ملی گرام
چاندی ساڑھے باون تولہ	=	۶۱۲ گرام	۳۵ ملی گرام
5 وسق کا وزن	=	۱۸ من ۳۰ کلو تقریباً	

زیورات کی زکوٰۃ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنَةٍ لَهَا فِي يَدِابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ عَظِيْمَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا؟ قَالَتْ لَا، قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنَ النَّارِ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ۔ (ابوداؤد، باب الكنزما هو وزكوٰة الحلى)

حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اوران کے باپ اپنے والد کے حوالے سے ذکر کر تے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت اپنی بیٹی کے ساتھ حاضر ہوئی اور بچی نے سونے کے بھاری کنگن پہن رکھے تھے۔آپ اس کی والدہ سے پوچھتے ہیں کیا تم ان چوڑیوں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ تو اس نے عرض کیا نہیں، آپ فرماتے ہیں کیا تم پسند کرتی ہو کہ قیامت کے دن اس بچی کو آگ کی چوڑیاں پہنائی جائیں، یہ سنتے ہی بچی کی ماں نے بچی کے ہاتھوں سے چوڑیاں اتار کر صدقہ کر دیں۔

نقدی کا نصاب

علما اور اسلامی نظریاتی کونسل نے نقدی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم قرار دیا ہے۔جس شخص کے پاس کاروبار، بنک، گھر میں سارا سال اتنا سرمایہ ہو وہ صاحب نصاب سمجھا جائے گا۔اسے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زکوۃ کا دورانیہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَکٰوۃَ عَلَیْہِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّہٖ (رواہ الترمذی باب لا زکوۃ علی المال المستفاد حتی یحول علیہ الحول)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے اس پر زکوۃ فرض ہے۔

تقسیم کا شرعی طریقہ

اسلام سے قبل حاکموں، بادشاہوں اور سرداروں کا اصول یہ تھا کہ وہ لوگوں کی آمدنی سے دسواں حصہ وصول کرتے اور اپنی شان و شوکت اور عظمت و اقتدار پر خرچ کرتے اس طرح غریبوں، کسانوں اور مزدوروں کی کمائی حاکموں کی ذات، خاندان اور ان کے اللّے تللوں پر خرچ ہو جاتی۔ اسلام نے ان کی اجارہ داری کو دو طرح ختم کیا ایک تو دس فیصد کی بجائے زکوۃ کی صورت میں چالیسواں حصہ مقرر کرتے ہوئے اس کو صرف غربا اور مساکین کا حق قرار دیا اور اس میں امیروں کے لئے ایک پیسہ کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ پھر اس میں یہ اصلاح بھی فرمائی کہ علاقے کی زکوۃ کے حق دار پہلے وہاں کے رہنے والے غریبوں اور مستحقین کو ٹھہرایا۔ آپ ؐ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل بنایا تو یہی حکم دیا تھا کہ وہاں کے اغنیا سے زکوۃ وصول کر کے انہیں کے غربا میں تقسیم کر دی جائے۔ اس طریقہ کار اور اجتماعی نظام کی برکات کو پیش نگاہ رکھتے ہوئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ فَاعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ اِفْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً فِیْ اَمْوَالِھِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ (رواہ البخاری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا لوگوں کو بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔

مصارفِ زکوٰۃ کی فہرست

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۝ (توبہ ۶۰۔پ ۱۰)

یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لئے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور راہِ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لئے ہیں۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے اور ہر طرح کا علم اور حکمت رکھنے والا ہے۔

۱۔فقراء :۲۔مساکین :۳۔عاملین :۴۔تالیف قلب :۵۔غلام کی آزادی
۶۔ابن سبیل مسافر دینی طلبہ وغیرہ :۷۔مقروض آدمی پر :۷۔فی سبیل اللہ یعنی جہاد فی سبیل اللہ کی تمام اقسام پر۔

قرآن مجید میں اکثر مقامات میں فی سبیل اللہ کا لفظ قتال اور جہاد کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اس بنا پر اکثر اہلِ علم کا خیال ہے کہ زکوٰۃ فی سبیل اللہ کے حوالے سے صرف مجاہد اور اس کی جنگی ضروریات پر خرچ کی جاسکتی ہے مگر قرآنِ مجید نے جہاد فی سبیل اللہ کی اصطلاح کو ایک جامع معنوں میں استعمال کیا ہے۔ لہذا قتال کے متعلقات تک محدود کرنا دوسرے دینی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امور کو عملاً صرفِ نظر کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے اہلِ علم کے بڑے طبقے کا خیال ہے کہ زکوٰۃ ہر اس کام پر خرچ ہو سکتی ہے جس سے دین کی بالادستی اور اشاعت مقصود ہو۔

زکوٰۃ اور ٹیکس میں آٹھ امتیازات

زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دینے والے دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو دین کے مزاج اور اس کی بنیادی تعلیمات سے ناواقف ہیں اور دوسرے زکوٰۃ سے جان چھڑانے کے لئے نت نئے بہانے تلاش کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ حالانکہ زکوٰۃ اور ٹیکس میں بہت نمایاں اور کھلا فرق پایا جاتا ہے۔ اس لئے ٹیکس کی ادائیگی سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

۱۔ زکوٰۃ دین کے پانچ بنیادی ارکان میں تیسرا رکن ہے۔ جو ہر حال اور ہر دور میں صاحبِ نصاب لوگوں پر ڈھائی فیصد کے حساب سے فرض رہتی ہے جبکہ ٹیکس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ حالات کے پیشِ نظر اس میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ اور حکومت کو ٹیکس معاف کرنے اور ٹیکس فری زون مقرر کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ زکوٰۃ معاف کر دینے یا اس میں کمی و بیشی کا اختیار پیغمبرِ اسلام ﷺ کو بھی حاصل نہیں۔ اور نہ ہی کسی ٹیکس کو زکوٰۃ کے متبادل قرار دیا جا سکتا ہے۔

۲۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اس میں دوسری عبادات کی طرح اخلاصِ نیت کا ہونا فرض ٹھہرایا گیا ہے۔ ٹیکس میں اخلاصِ نیت کی شرط موجود نہیں۔

۳۔ زکوٰۃ صرف صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے اور یہ غیر مسلم سے لینی اور دینی جائز نہیں۔ ٹیکس میں مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان امتیاز نہیں پایا جاتا۔

۴۔ حالات کے مطابق زکوٰۃ اپنے طور پر بھی ادا ہو سکتی ہے۔ ٹیکس متعلقہ محکمے اور اس کی مقرر کردہ برانچ کے بغیر ادا نہیں کیا جا سکتا۔

۵۔ زکوٰۃ کے مصارف خدائی مقرر کردہ ہیں۔ ٹیکس حکومت جہاں چاہے خرچ کر سکتی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۶۔زکوٰۃ مخلص مسلمان خوشی سے ادا کرتے ہیں انہیں اس کے بدلے گناہوں کی معافی کا یقین، دنیا میں لذت اور سکون حاصل ہوتا ہے۔اس کے مقابلے میں ٹیکس ایک بوجھ اور اس کی ادائیگی میں ناپسندیدگی کے جذبات غالب ہوتے ہیں۔

۷۔ٹیکس ہر چیز پر لگایا جاسکتا ہے لیکن زکوٰۃ سے جو چیزیں مستثنیٰ ہیں ان پر زکوٰۃ لگانا حرام ہے۔خلیفۂ وقت بھی ایسا نہیں کرسکتا۔مثلاً رہائشی مکان، ذاتی استعمال کی سواریاں گھریلو سامان وغیرہ۔

۸۔زکوٰۃ کی شرح ہر علاقے، زمانے میں ایک ہی حساب سے ہے۔ٹیکس علاقائی حالات اور حکمرانوں کے مزاج کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔

زکوٰۃ کے فوائد اور اجتماعی ثمرات

۱۔سالانہ حساب و کتاب کا اہتمام

اسلام بے خبری، بدنظمی اور دنیا سے عدم دلچسپی کا نام نہیں وہ تو باخبر رہنے، منظم اور اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے معاملات سے گہری دلچسپی رکھنے کی تعلیم دیتا ہے یہ ذمہ داریاں دین کے حوالے سے ہوں یا دنیاوی امور کے متعلق، شریعت کا مقصد یہ ہے کہ آنکھیں کھول کر اپنی ذمہ داریوں کو پہچانتے ہوئے انہیں نبھانے کی کوشش کرو۔خاص کر کاروبار کا تقاضا ہے کہ اس پر پوری محنت اور توجہ مبذول کی جائے۔سستی اور عدم دلچسپی سے خسارہ ہی نہیں اکثر اوقات اصل سرمایہ ہی ضائع ہو جاتا ہے۔زکوٰۃ میں کاروباری حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان زکوٰۃ کے حوالے سے ہر سال حساب و کتاب کریں کہ انھیں انفرادی، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پتا چل سکے کہ ان کی معیشت کس سطح پر قائم ہے۔تاکہ سال میں انہیں کیا کھویا اور کیا پایا کا اندازہ ہو سکے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ارتکازِ دولت کا خاتمہ

نظام معیشت کو ناہمواری کے ناسور سے محفوظ رکھنے اور ارتکازِ دولت کے مستقل علاج کے لئے اسلامی قانونِ معیشت سے زیادہ کوئی نظام کامیاب نہیں ہوسکتا۔صدقہ وزکوٰۃ اور وراثت کی تقسیم سے تدریجاً جاگیرداری نظام کا خاتمہ،دولت کی منصفانہ تقسیم کا جامع اور مستقل نظام جاری کیا گیا ہے۔اس لئے کہ دولت چند لوگوں کے ہاتھوں جمع نہ ہوسکے ۔اس نظام کے ذریعے غریب کو غریب تر ہونے سے بچایا جاسکے۔اس طرح غریب کی بنیادی ضرورتیں پوری کرنے کا اہتمام کرتے ہوئے ارتکازِ دولت کا علاج کیا گیا ہے۔

۳۔تزکیہ اور برکات

نبوت کے بنیادی عناصر اور اجزا میں اہم ترین ایک جزیہ ہے کہ ہر اعتبار سے فرد اور معاشرہ اور تمام شعبہ ہائے زندگی کا تزکیہ کیا جائے۔

معاشیات کا تزکیہ یہ ہے کہ اسے رزقِ حلال کے اصولوں پر استوار رکھتے ہوئے صدقہ وخیرات اور سال بھر کی جمع شدہ رقم میں باقاعدہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا التزام کیا جائے اس سے مال دار کا مال پاک ،معاشرے کو غربت سے نجات،ضمیر کا تزکیہ،دل کو تسکین اور لذت محسوس ہوتی ہے۔اور آدمی بخل اور دولت کے تکبر وغرور سے پاک ہوجاتا ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى۝ اَلَّذِیْ يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى۝(الیل پ ۳۰)

وہ نہایت پرہیزگار ہے جو پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔

تزکیہ کے ساتھ ہی مال میں برکت پیدا ہوتی ہے کیونکہ لفظ زکوٰۃ کا معنی پاکیزگی اور اضافہ کے ہیں۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ۔ (مسلم باب الصدقة)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔

۴۔غربت کا تدارک

جو لوگ محنت ومشقت کے باوجود یا گردشِ ایام کی وجہ سے پس ماندگی کا شکار ہوتے ہیں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے امیروں کی دولت میں ایک مخصوص حصہ مقرر کر کے اسے غربا کا حق قرار دے کر ان کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

۵۔باہمی محبتوں کا فروغ

دکھی اور حاجت مندوں کے ساتھ میٹھے بول ہی نہیں اسلام عملی ہمدردی کے لیے مستقل منصوبہ پیش کرتا ہے۔اگر آپ وسائل کے ہوتے ہوئے بھی غریب کی مدد نہیں کریں گے تو دلوں میں نفرتیں پیدا ہوں گی جس سے معاشرہ توڑ پھوڑ کا شکار ہوگا۔اس اعتبار سے زکوٰۃ و صدقات باہمی محبتوں کے فروغ کا مؤثر ترین ذریعہ اور ہمدردی کا سرچشمہ ہیں۔

۶۔مصائب سے نجات

صدقہ وخیرات کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد یہ ہے کہ اس سے مصائب وآلام سے نجات ملتی ہے۔اس لیے کہ مخیّر حضرات کے تعاون کی وجہ سے غریبوں،معذوروں بیماروں اور مجبور لوگوں کو مالی،جسمانی،روحانی اور دیگر مشکلات سے نجات ملتی ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ مخیّر لوگوں کی بھی مشکلات آسان فرما دیتے ہیں۔

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السَّوْءِ (باب فضل الصدقة، مشكوة)

صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا اور بری موت سے بچاتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عملی شکریہ

اللہ تعالیٰ انسان کو بے شمار نعمتوں اور ان گنت انعام و اکرام سے نوازتا ہے، اس کا شکر انتہائی ضروری ہے۔ جس طرح نعمتیں مختلف شکلوں میں ہیں اسی طرح ان کے شکرانہ کی مختلف صورتیں مقرر فرمائیں۔ جسم اور اس کی توانائی کا شکرانہ نماز و روزے کی صورت میں جب کہ سیم وزر کے تشکّر کے لئے قربانی، حج، اور زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔ اپنے مال میں سے سال کے بعد ایک متعین حصہ اللہ کی رضا کے لیے نکالنا زکوٰۃ کہلاتا ہے اور یہ مال کا عملاً شکریہ ادا کرنا ہے۔

۸۔ خدائی انشورنس

طبعِ انسانی میں یہ بات ہمیشہ موجود رہتی ہے کہ اسے آنے والے کل کے لیے کچھ جمع کرنا چاہیے۔ کیونکہ آج وہ صحت منداور بار وزگار ہے، نامعلوم آنے والے وقت میں اس کے ساتھ کیا حادثہ پیش آجائے۔ اس فکر کی بناپر آدمی کچھ نہ کچھ بچا کر رکھنے کا عادی ہے تاکہ کل خود اور اس کے اہل وعیال مستفید ہوسکیں اس انشورنس کے لیے دنیا میں بے شمار سکیمیں جاری ہیں۔ مسلمان کا جب یہ عقیدہ ہے کہ یہ دنیا عارضی اور موت کے بعد لامحدود زندگی کا آغاز ہونے والا ہے۔ تو صحیح فہم وفراست کا تقاضا ہے کہ آدمی اُس جہاں کے لیے ضرور اہتمام کرے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ صدقہ وخیرات آدمی کے لیے خدائی انشورنس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس انشورنس کی گارنٹی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی

۹۔ امہ کا بیت المال

اسلام نے فرد کو ذاتی اور انفرادی آزادی دیتے ہوئے اجتماعی زندگی کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ انفرادی کوششیں کتنی ہی مؤثر اور ثمر آور ہوں وہ اجتماعی جدو جہد اور ان کے نتائج

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے برابر نہیں ہوسکتیں۔ انفرادی معاملات شخصی کاوش سے حل ہوسکتے ہیں لیکن اجتماعی مسائل کا حل فرد کے بس کا روگ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بالخصوص اجتماعی مالی مشکلات اگر ان کا حل اپنے اپنے انداز سے کرنے کی کوشش ہوگی تو نہ صرف مسائل پر قابو نہیں پایا جاسکے گا بلکہ اس صورت سے معاشرے میں گداگری میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

زکوٰۃ ادانہ کرنے پر پہلی ذلت آمیز سزا

جن کو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے مقابلے میں اسباب و وسائل سے نوازا ہے اگر وہ ان کا حق ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کو ان مال داروں پر اس قدر ناراضگی ہے کہ عام لوگوں کو سزائیں تو جہنم میں داخلے کے بعد ہوں گی لیکن ان سرمایہ پرستوں کو محشر کے میدان میں ہی ذلت آمیز سزا سے دوچار کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْبَقَرَةٌ اَوْغَنَمٌ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِیَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمُ مَا یَکُوْنُ اَسْمَنَهٗ تَطَاهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا کُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ (مشکوٰۃ، باب الزکوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جس آدمی کے پاس اونٹ، گائے یا بکریاں ہوں اور پھر وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو ان جانوروں کو قیامت کے دن لایا جائے گا کہ وہ بہت موٹے تازے ہوں گے وہ اس کو اپنے پاؤں سے روندیں اور سینگوں سے چھیدیں گے۔ پہلے جانور گزر جائیں گے تو دوسرے آجائیں گے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ پچاس ہزار سال تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ محشر کا دن پچاس ہزار سال طویل ہوگا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جہنم میں اذیت ناک سزائیں

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَاكُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (توبه ٣٤، ٣٥۔پ ١٠)

جولوگ سونا اور چاندی جمع کئے جارہے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں اذیت ناک عذاب کی خوش خبری سنائی جائے۔ایک دن آئے گا کہ اسی سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھتے رہو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری، باب الزکوۃ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر (جس کی آنکھوں پر دو داغ ہوں گے) اس کے گلے کا طوق بن جائے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گا۔ پھر اس آدمی کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا۔ ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں،، پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ جن لوگوں کواللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لئے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے۔ عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق بننے والی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے معراج والی رات میں کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے آگے پیچھے دھجیاں لٹک رہی ہیں اور وہ جانوروں کی طرح تھوہر، کانٹے کھانے کے ساتھ دوزخ کے گرم پتھر چاٹ رہے ہیں تو آپؐ نے دریافت فرمایا

مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ! قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَا یُؤَدُّوْنَ صَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ (ترغیب)

اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔

زکوٰۃ سے مستثنیٰ (Exeptions) اشیا اور آسانیاں

شریعت نے دنیادار حکمرانوں کی طرح اندھا دھند ٹیکس اور محصولات اکٹھا کرنے کی مہم نہیں چلائی۔ پس ماندہ طبقات سے تعاون اور معاونت کی زوردار تحریک کے باوجود اس بات کو پیش نظر رکھا ہے کہ زکوٰۃ کی صورت میں تعاون کرنے والے دولت مند حضرات اس کو عبادت، خیر خواہی اور اللہ تعالیٰ کے حضور تشکّر کے جذبہ سے پروان چڑھائیں۔ اس لئے زکوٰۃ کے احکامات کا نفاذ کرتے ہوئے فراخ دلانہ اور نہایت ہی منصفانہ انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ زکوٰۃ دینے والے ٹیکس یا تاوان سمجھ کر نہیں، عبادت اور احسان شناسی کے جذبے سے یہ ادا کریں۔ مراعات کا اعلان کرتے ہوئے دولت مند کی محنت سے حاصل کی ہوئی سہولیات کا نہ صرف تحفظ کیا گیا بلکہ انہیں کلیۃً زکوٰۃ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔اس طرح وہ سال بھر کھلے ہاتھ اپنی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد باقی ماندہ رقم سے صرف ڈھائی فیصد ادا کرتا ہے۔تا کہ پیداواری اور کاروباری صلاحیتیں رکھنے والوں کے کام میں رکاوٹ یا ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالا جائے جس سے ساری معیشت ہی بحران کا شکار اور چلتے ہوئے یونٹ بیمار اور لوگ کرپشن کے راستے تلاش نہ کریں۔مخیّر حضرات کی حوصلہ افزائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس تعاون کو اپنی ذات کے لئے قرضہ قرار دیتے ہوئے مال دار کو یقین دہانی کروائی کہ دنیا کی عارضی نعمتوں کے بدلے تمہیں دائمی آرام اور جنت کی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔

۱۔سال بھر جو کھالیا پہن لیا اور خرچ کر لیا۔

۲۔رہائشی مکان چاہے کتنا بڑا بنگلہ ہو اور پلاٹ جو گھر بنانے کے لئے ہو۔

۳۔ذاتی استعمال کی سواریاں۔

۴۔دکان مع سامان ڈیکوریشن اور باردانہ۔

۵۔فیکٹری اس کا رقبہ اور مشینری۔

۶۔ڈیڈ منی ڈوبی ہوئی رقم اور لیا ہوا قرض۔

۷۔کاروبار کرنے کے تمام وسائل،ٹرانسپورٹ،کراکری،ٹینٹ سروس اور لوڈر مشینری ٹیوب ویل،ٹریکٹر،ٹرالی،گندم مشین،کرایہ پر دیا ہوا مکان،بلڈنگ ان کی قیمت پر نہیں آمدنی پر زکوٰۃ ہوگی۔

۸۔سونا چاندی ایک ہی شخص کی ملکیت ہونے کے باوجود اگر الگ الگ نصاب کو نہیں پہنچتے تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی البتہ دوسرا سرمایہ نصاب کو پہنچ چکا ہو تو اس سرمایہ پر زکوٰۃ ہوگی۔سونا مستثنیٰ ہوگا۔

مزید وضاحت کے لئے دیکھیے میری کتاب زکوٰۃ کے مسائل و فوائد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رمضان کی عظمت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ (البقرۃ ۱۸۵۔پ۱)

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا اس میں ہدایات کے کھلے دلائل ہیں اور یہ حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

رویت ہلال

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ۔ (صحیح بخاری، کتاب الصوم)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور افطار کرنا چاہیے۔ اگر فضا ابر آلود ہو تو شعبان تیس دن کا شمار کرنا چاہیے۔

فرضیتِ روزہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرۃ ۱۸۳، ۱۸۴۔پ۲)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں پھر جو کوئی تم میں سے بیمار

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو یا سفر پر ہو تو وہ اتنے دن بعد میں روزے رکھ لے۔ اور جو لوگ مسکین کو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہوں تو وہ ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ دیں پھر جو کوئی خوشی سے کرے نیکی تو اچھا ہے اس کے لئے اور اگر تم روزہ رکھو بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

روزے کا معنیٰ

روزہ فارسی کا لفظ ہے عربی میں اسے صوم کہا جاتا ہے۔ عربی لغات کے لحاظ سے صوم کا معنیٰ ہے کسی کام سے رک جانا۔

شرعی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر اذانِ مغرب تک مادی اعتبار سے کھانے پینے اور روحانی اور دینی اعتبار سے فسق و فجور سے بچنے کا نام روزہ ہے۔

روزہ کی نیت

نیت دل کے ارادے کا نام ہے آپؐ سے زبانی نیت کا ثبوت نہیں ملتا۔ آپؐ بسم اللہ پڑھ کر روزہ رکھتے اور اس دعا کے ساتھ افطار فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

اے ہمارے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

یہ الفاظ بھی آپؐ سے ثابت ہیں۔

ذَھَبَ الظَّمَا وَابْتَلَتِ الْعُرُوْقِ وَثَبَتَ الْاَجْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ۔

پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اس کا اجر ثابت ہو گیا۔

فضیلتِ صوم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ عَزَّوَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامُ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّی امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهُ فَرِحَ لِصَوْمِهٖ. (مسلم،باب فضل الصیام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہے مگر روزہ میری ذات کے لئے ہے اس لئے میں ہی اسے جزا دوں گا۔روزہ ڈھال کی مانند ہے جب تم میں کوئی روزہ دار ہو تو وہ فحش گوئی اور بدکلامی سے اجتناب کرے۔اگر کوئی اس سے گالی گلوچ یا لڑنے کی کوشش کرے تو وہ فقط اسے اتنا کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے،روزہ دار کے منہ کی خوشبو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ قیمتی اور پسندیدہ ہوگی۔روزہ دار کے لئے خوشی کے دو موقعہ ہیں جس وقت وہ مسرت وانبساط حاصل کرتا ہے اولاً جب وہ روزہ افطار کرتا ہے ثانیاً جب قیامت کے دن اپنے رب سے روزے کے بدلے میں انعام پائے گا تو انتہائی خوش ہوگا۔

ثواب کی حد ہی نہیں!

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضُعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ.(بخاری،مسلم،باب فضل الصیام)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہر اچھے عمل کا اجر دس سے سات سو تک بڑھا دیا جاتا ہے۔لیکن روزے کے بارے میں اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لئے اور میں روزے دار کے لئے ہوں۔

سپیشل کورس کی مراعات واقدامات

دنیا میں زندہ قومیں اور ذمہ دار حکومتیں اس بات کا اہتمام کیا کرتی ہیں کہ لوگوں میں کسی خاص شعبہ اور ضابطے کے بارے میں ایک جذبہ اور تحریک پیدا کرنے کے لئے سپیشل کورس کے طور پر کچھ ایام مقرر کئے جائیں تا کہ لوگ معمول سے بڑھ کر اس کام کی طرف توجہ کریں۔ دین کا مقصد انسان کو ہر زاویے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں لانا ہے، جس کا اعتراف کلمہ طیبہ پڑھ کر کیا جاتا ہے۔ ہر دم سمع وطاعت کی تحریک قائم رکھنے کے لئے نماز، باہمی تعاون اور ایثار کو فروغ دینے کے لئے زکوٰۃ سارے پروگرام کو عالمگیر شکل دینے اور اغیار کے سامنے اجتماعی مظاہرہ کرنے کے لئے حج مقرر کیا گیا۔ باہمی محبت اور جذبۂ ایثار کو نقطۂ عروج تک پہنچانے کے لئے روزہ جیسی عبادت کا التزام کیا گیا۔ روزہ میں اس عملی تربیت کا اہتمام ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو امت کا ایک ایک فرد اپنے جائز حقوق سے بھی دستبردار ہونے کے لئے تیار ہوگا۔ روزہ ایک ایسا مقدس special course ہے جس کو اختیار کرنے والا دنیا وآخرت کے فوائد سے مستفید ہوگا۔ اس لئے نہایت ضروری تھا کہ نیکی اور خیر سے بھرپور اس سپیشل کورس کے لئے خصوصی اقدامات اور مراعات کا اعلان کیا جاتا۔

فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

جنت کے تمام دروازے کھول دیے گئے۔

فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فضل وکرم کے دروازے کھل گئے۔

وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ۔

جہنم (خدائی جیل خانہ) کے دروازے بند کر دیے۔

سُلْسِلَتِ الشَّيٰطِيْنُ۔

انسان کے ازلی اور ابدی دشمن جکڑ دیے گئے۔

يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ

اے نیکی کی جستجو کرنے والے! اپنے قدم آگے بڑھاؤ۔

يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ

اے گناہ کرنے والے! اب تمہیں رک جانا چاہیے۔

فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ

افطاری اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خوشی

وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ

خالق و مالک سے ملاقات کی خوشی

وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے ہاں کستوری سے بہتر ہے۔

فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ

روزہ میرے لئے اور میں روزہ دار کے لئے ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روزے کے تحفظات

روزہ ڈھال کے طور استعمال کیجئے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ اِمْرُءٌ صَائِمٌ۔(بخاری،کتاب الصیام)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ ذکر کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے جب کوئی تم میں سے روزہ دار ہو تو اسے بیہودہ گوئی سے بچنا چاہیے۔اگر کوئی دوسرا اسے برا بھلا کہے یا اس سے الجھنے کی کوشش کرے تو اسے چاہیے کہ وہ دوسرے سے کہے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

بری بات اور حرکات روزے کو ضائع کر دیتی ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ(بخاری،کتاب الصیام)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو گندی گفتگو اور برے اعمال سے اجتناب نہیں کرتا اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

ازدواجی زندگی سے اجتناب

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَاَتَاهُ آخَرُ فَنَهَاهُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَهٗ شَيْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَهَاهُ شَابٌّ۔(ابو داؤد،کتاب الصوم)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے بوس وکنار کے بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے اجازت عنایت فرمائی جب کہ دوسرے آدمی کو ایسا کرنے سے منع فرمایا یہ امتیاز اس لئے قائم فرمایا کہ پہلا بوڑھا تھا اور دوسرا جوان کیونکہ یہ اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر سکے گا اس لئے اسے منع فرمایا۔ تو اصول یہ ٹھہرا کہ کنٹرول نہ ہونے کی صورت میں ازدواجی زندگی سے الگ تھلگ رہنا چاہیے۔

مخصوص ایام میں خاتون کو نماز معاف لیکن روزے کی قضا لازم ہوگی

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا. (البخاری، کتاب الصوم)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہے کہ ایک سوال کے جواب میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ حیض کے ایام میں عورت کو روزہ اور نماز سے رخصت ہے اور یہ فطری طور پر دین میں آسانی کے مترادف ہے۔ لہذا جب مخصوص حالت پیش آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وضو میں بھی احتیاط

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ ؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبِرْنِيْ الْوُضُوْءَ؟ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ خَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا. (ابوداؤد، ترمذی، کتاب الوضوء)

حضرت لقیط بن صبرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول معظم ﷺ سے وضو کے بارے میں کچھ مسائل دریافت کئے۔ آپؐ نے فرمایا وضو اچھی طرح کرنا چاہیے اور وضو کے دوران انگلیوں کے درمیان خلال اور ناک کو اچھی طرح صاف کیجئے لیکن اگر تم روزہ کی حالت میں ہو تو ناک میں پانی داخل کرنے سے پرہیز کرنا ہوگا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خدائی سہولیات اور خودساختہ مشکلات

قے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَیْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَاِنِ اسْتَقَاءَ فَلْیَقْضِ۔(ابوداؤد، ابن ماجه، کتاب الصیام)

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا روزہ کی حالت میں خود بخود قے آ ئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا اس پر قضا لازم ہوگی۔

بعض علما کہتے ہیں کہ منہ بھر کر قے آ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔تھوڑی آنے سے نہیں ٹوٹتا یہ تقسیم ان کی خودساختہ ہے جس کا آپ ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

نکسیر سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔زخم اور ایکسیڈنٹ کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کچھ علما گرمیوں میں غسل اور عصر کے بعد مسواک کرنا مکروہ بیان کرتے ہیں کہ اس طرح روزہ دار کے منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو کستوری وغیرہ کی خوشبو سے زیادہ عزیز ہے۔حالانکہ نبی محترم ﷺ ہر نماز کے ساتھ مسواک فرماتے تھے۔

آج کل کچھ علما سفر میں روزہ چھوڑنے کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ شرائط عائد کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانے میں سفر بہت مشکل تھا۔جب کہ آج بے شمار سہولتیں میسر آ چکی ہیں۔لہذا سفر میں روزہ رکھنا چاہیے۔لیکن وہ اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ شریعت کسی ایک علاقے یا صرف شہر اور امیروں کے لئے ہی نہیں یہ تو عالمگیر ضابطۂ حیات ہے اس لئے مسئلہ کو لوگوں کے حالات پر چھوڑ دینا چاہیے۔کیونکہ سفر میں صحابہ روزہ رکھتے بھی تھے اور چھوڑ بھی دیتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ فِیْ رَمَضَانَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْکَدِیْدَ ،اَفْطَرَ،فَاَفْطَرَ النَّاسُ.(متفق علیه،باب اذا صام ایاما من رمضان ثم سافر)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر جب کدید مقام پر پہنچے آپؐ نے روزہ (دوپہر کے وقت) افطار کیا۔آپ کو دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔یاد رہے رمضان المبارک کا روزہ تھا۔کیونکہ مکہ 10 رمضان کو فتح ہوا تھا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ ـ(احمد،ابوداؤد،ترمذی،ابن ماجه.کتاب الصوم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نے مسافر کو روزہ مؤخر کرنے اور نماز نصف کرنے کی اجازت فرمائی ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزے مؤخر کرنے کی رخصت عنایت فرمائی۔

تارک روزہ پر ہر طرف سے پھٹکار

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ آمِيْن فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ آمِيْن فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ آمِيْن فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَرَضَ بِیْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ آمِيْن فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِيْن فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ آمِيْن(رواه الحاكم)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت کعب بن عجرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن اپنا منبر لانے کا حکم دیا جب ہم نے منبر پیش کیا تو آپ نے اس کی پہلی سیڑھی پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے آمین کہتے ہیں پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو آمین کے الفاظ ادا فرمائے اور تیسری سیڑھی پر بھی آمین کا اعادہ فرمایا۔ جب منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ! آج پہلی دفعہ یہ دیکھنے اور سننے میں آیا ہے پہلے آپ ؐ نے کبھی ایسا نہیں کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ ابھی ابھی جبریل امینؑ تشریف لائے تھے اور انہوں نے کہا وہ آدمی ہلاک ہوا جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی اللہ کے حضور معافی طلب نہیں کی، جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے فرمایا وہ شخص بھی تباہ و برباد ہوا جس کے سامنے آپ ؐ کا اسم گرامی آئے اور وہ آپ ؐ پر درود نہ بھیجے۔ جب میں تیسری سیڑھی پر کھڑا تھا تو جناب جبریل نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کر سکا اس کا ناک خاک آلود ہو۔ میں نے اس لئے تین مرتبہ آمین کے الفاظ ادا کئے یعنی اس پہ لعنت ہونی ہی چاہیے۔

روزہ کے مقاصد

اللہ کی کبریائی کا اعتراف

شدید گرمی، سخت بھوک اور تنہائی میسر ہونے کے باوجود ہاتھ کھانے پینے کی طرف اٹھنے تو درکنار صائم خورد و نوش کے تصور سے ہی کانپ جاتا ہے۔ آخر کیوں؟

اس لئے کہ اس خوف کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا تصور ہے کہ اس نے مجھے رک جانے کا حکم دے رکھا ہے ایسا کرنا اور سوچنا اس ذاتِ کبریا کے حکم کی خلاف ورزی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں اس تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء تو اس کے لئے پہلے بھی ممنوع تھیں لیکن روزے کی حالت میں اسے حلال سے بھی روک دیا گیا ہے۔ یہ رب اعلیٰ کے سامنے انسان کی بے بسی کی انتہا ہے اس سے بندوں میں صبر وتحمل کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

تشکّر

دنیا کا اصول اور انسانی فطرت تو یہ ہے کہ جب انسان پر کوئی دوسرا احسان، اور اس کی کوئی خدمت کرے تو وہ اپنے محسن کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ لیکن روزے میں بظاہر مزید ملنے کی بجائے اللہ تعالیٰ صبح سے مغرب تک پہلی سہولتیں بھی واپس لے لیتے ہیں تو پھر روزہ اور شکریہ کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟

درج ذیل نکات پر غور کرنے سے روزہ اور تشکر کا تعلق آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

انسان کو بے جا تکلیف دینے کی بجائے روزے کے ضابطوں میں نرمی کرنا۔

انسانیت کی رہنمائی کے لئے قرآن حکیم کا رمضان میں نازل ہونا۔

روح کی توانائی کا خصوصی اہتمام کرنا۔

روزہ میں دعاؤں کا زیادہ مقبول ہونا۔

انسان کے ازلی دشمن کو قیدی بنانا۔

فضل وکرم اور جنت کے دروازے کھول دینا۔

صبر واستقامت

صبر نام ہے قوت برداشت، طبیعت کے نظم وضبط، دشمن کے مقابلے میں بہادری اور مستقل مزاجی کے ساتھ زندگی کے مصائب ومشکلات کے سامنا کرنے کا، صبر میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی معیت اور دست گیری حاصل ہونے کی وجہ سے دنیا کے مسائل آسان اور آخرت میں بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہونے کی ضمانت فراہم ہوتی ہے۔اس کے بغیر کامیابی کا کوئی راستہ نہیں۔

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ

روزہ ڈھال ہے

دست بدست لڑائی کے زمانے میں دشمن کا وار روکنے کے لئے بڑے بڑے جنگ جو اور بہادر انسان ڈھال استعمال کیا کرتے تھے۔اس طرح شیطانی حرکات سے بچنے کے لئے روزے کو ڈھال کے طور استعمال کرنے کا حکم ہے۔

روزہ میں آسانیاں

مسافر بعد میں روزے رکھ سکتا ہے۔

عورت مخصوص ایام کے روزے بعد میں پورے کرے گی۔

دائمی مریض یا انتہائی ضعیف دوسرے کو روزے رکھوائے۔

گرمی میں روزہ رکھ کر نہا سکتا ہے۔

جب چاہے تازہ مسواک اور برش استعمال کر سکتا ہے۔

نکسیر، قے آنے اور بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

خوشبو، سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

تراویح کا اجر و ثواب

نبی کریم ﷺ نے رمضان کے روزے اور تراویح کے بارے میں ایک جیسے الفاظ ادا فرمائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس طرح روزے رکھنے سے گناہ معاف کرتے ہیں اسی طرح

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تراویح ادا کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔لیکن افسوس ان روزے داروں پر کہ وہ روزہ تو اہتمام کے ساتھ رکھتے ہیں مگر تراویح نفل سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ بلاشبہ روزہ فرض اور تراویح نفل ہے لیکن جب آپؐ نے دونوں کے ثواب کے بارے میں گناہ معاف ہونے کی گارنٹی عطا فرمائی ہے تو اس میں سستی کرنا چہ معنی دارد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہونے کے باوجود اس نماز کو جو رمضان میں تراویح اور دوسری راتوں میں تہجد کے طور پڑھی جاتی ہے اس طرح ادا فرماتے کہ آپؐ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے۔

تراویح کی رکعات

علم کی دنیا میں یہ بات مسلمہ رہی ہے کہ رمضان المبارک میں تراویح کے علاوہ آپؐ سے نمازِ تہجد پڑھنا ثابت نہیں جب کہ نمازِ تراویح آپؐ نے آٹھ رکعت اور تین وتر پڑھی ہے۔ اگر کوئی شخص سنت سمجھ کر نہیں بلکہ یوں ہی زیادہ نفل پڑھنا چاہتا ہے تو مزید نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ کچھ لوگ حضرت عمرؓ اور حرمین کا حوالہ دیتے ہیں کہ عمرؓ نے بیس تراویح کیوں پڑھائیں؟ حالانکہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ سنت تراویح آٹھ ہی ہیں۔

حضرت عمرؓ نے آٹھ تراویح کا حکم دیا تھا

فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ ن الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمُبْتَعِرِ فَاِذَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّى الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّى الرَّجُلُ فَيُصَلِّى بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّى أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ۔ (بخاری، باب فضل من قام رمضان، کتاب الصوم)

رسول کریم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے لوگ انفرادی اور اجتماعی طور پر تراویح پڑھتے رہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں نماز تراویح لوگ اپنے اپنے طور پر انفرادی اور اجتماعی انداز میں پڑھا کرتے تھے۔ ابن شہاب حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاری نے بتلایا کہ وہ رمضان کی ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبویؐ میں گئے دیکھا کہ کچھ لوگ الگ الگ اور کچھ اپنی اپنی جماعت کروا رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ان کو ایک ہی امام کے پیچھے اکٹھا کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ آپؓ نے اس خیال کے مطابق سب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز تراویح پڑھنے کا حکم دیا جب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اگلی رات مسجد میں گیا تو لوگ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز تراویح ادا کر رہے تھے۔ تب آپؓ نے فرمایا یہ تراویح پڑھنے کا اچھا انداز ہے۔

عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهٗ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَ الدَّارِيَ أَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِإِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً۔ (موطا امام مالک)

سائب رضی اللہ عنہ بن یزید اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور مدینے کے دوسرے امام تمیم داریؓ کو یہی حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو گیارہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکعات نماز تراویح پڑھایا کریں۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ؓ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً یُصَلِّی اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ۔ (موطا امام محمد)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ؓ نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا کہ رمضان میں نبی اکرم ﷺ کتنی نماز پڑھتے تھے۔ تو حضرت عائشہ ؓ نے وضاحت فرمائی کہ آپؐ رمضان اور اس کے علاوہ ہمیشہ گیارہ رکعت نماز سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپؐ اس طرح ادا فرماتے تھے کہ اس کے حسن و جمال کا کیا پوچھنا۔ یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ

حضرت مولانا انور شاہ کا آٹھ تراویح کا فتویٰ

دیوبند مکتبۂ فکر کے بانی حضرت مولانا انور شاہ مرحومؒ نے حدیث کی معتبر کتاب ترمذی شریف کی شرح میں دلائل کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ الفاظ ادا فرمائے ہیں۔

لَامَنَاصَ مِنْ تَسْلِیْمِ اَنَّ التَّرَاوِیْحَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَتْ ثَمَانِیَةَ رَکْعَاتٍ وَلَمْ یَثْبُتْ فِیْ رِوَایَةٍ مِنَ الرِّوَایَاتِ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ صَلَّی التَّرَاوِیْحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلٰحِدَةٍ فِیْ رَمَضَانَ۔ (العرف الشذی)

اس بات کو تسلیم کئے بغیر چارہ ہی نہیں کہ نبی اکرمؐ کی نماز تراویح آٹھ رکعت تھی اور کسی روایت سے ثابت نہیں کہ آپؐ نے رمضان میں تراویح اور تہجد الگ الگ پڑھی ہوں۔

حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

تمام روایات کو جمع کرنے سے جو چیز حقیقت سے قریب تر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضورﷺ نے خود جماعت کے ساتھ رمضان میں جو نماز پڑھائی وہ اول وقت تھی نہ کہ آخر وقت میں اور وہ آٹھ رکعتیں تھیں نہ کہ بیس۔ (رسائل ومسائل، حصہ دوم)

اعتکاف

آپؐ کی ذات گرامی کے حوالے سے اعتکاف کے ساتھ اس امت کا بڑا مضبوط رشتہ ہے کیونکہ آپؐ غارِ حرا میں خلوت کی حالت میں تھے جب ''اقرا'' کا پیغام جان افزا آیا تھا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ۔

پھر آپؐ خلوت پسند ہو گئے اور آپ غار حرا میں کئی کئی شب و روز غور و فکر کرتے رہتے اور اس وقت آپ کی یہی عبادت ہوا کرتی تھی جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو جاتا گھر سے دوبارہ لے جاتے یہاں تک کہ جبریل امینؑ نے سورۃ اقرأ پڑھنے کے لئے فرمایا

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنها قَالَتْ اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدُ جَنَازَةً وَلَا يَمَسُّ اِمْرَاَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی، جنازے میں شرکت، بیوی سے مباشرت سے اجتناب کرے۔ اعتکاف سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری کام (یعنی قضائے حاجت، فرض غسل وغیرہ) کے بغیر نہ نکلے کیونکہ یہ آدمی کی بنیادی ضروریات ہیں۔ اعتکاف روزے کے ساتھ اور جامع مسجد میں ہوتا ہے۔

اعتکاف مسجد میں ہوگا

اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (البقرة ۱۸۷۔پ۲)

جب تم مسجدوں میں اعتکاف کرتے ہو۔

بعض لوگ خواتین کو گھروں میں اعتکاف کی اجازت دیتے ہیں جبکہ نبی اکرم ﷺ کے دور اور آپؐ کے بعد آپ کی ازواجِ مکرمات مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ لہٰذا رمضان المبارک کا اعتکاف مسجد میں بیٹھنا چاہیے۔ اگر فتنہ برپا ہونے کا ڈر نہ ہو۔

دینِ اسلام نے دوسرے امور کی طرح اعتکاف میں بھی اعتدال کے پہلو کو قائم رکھا ہے۔ اعتکاف مسجد میں کرنے کا حکم دیا تا کہ نماز باجماعت اور لوگوں کے ساتھ جمعہ ادا ہو سکے۔ اعتکاف میں ذکر واذکار، تلاوتِ قرآن مجید اور نوافل ادا کرنے چاہییں۔ دینی مسائل اور ضروری بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اکثر مساجد میں معتکف پر من ساختہ پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔

معتکف غسل نہیں کر سکتا، خوشبو کے استعمال سے منع کیا جاتا ہے، معتکف کو گھونگھٹ کی حالت میں رہنا چاہیے، مسجد کے باتھ استعمال کرنے سے روکا جاتا ہے کیونکہ وہ مسجد کے صحن سے باہر ہوتے ہیں اس لئے مسجد کے صحن میں عارضی غسل خانے بنائے جاتے ہیں۔، بیٹے بیٹیوں سے گفتگو ناجائز سمجھی جاتی ہے۔ بالخصوص بیوی سے بات کرنا تو حرام بتلایا جاتا ہے۔ جبکہ آپؐ سے اپنی بیویوں سے بات چیت کرنا مستند روایات سے ثابت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شب قدر

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (القدر۔ پ ۳۰)

ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور آپ کیا جانیں کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے۔ فرشتے اور جبریل امینؑ اس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع فجر تک سراسر سلامتی ہے۔

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ (الدخان ۱ تا ۳۔ پ ۲۵)

حم۔ قسم ہے اس کتاب مبین کی کہ ہم نے اسے ایک بڑی خیر و برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔ کیونکہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ وہ رات ہے جس میں ہمارے حکم سے ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ صادر کیا جاتا ہے۔

شب قدر اور صحابہ ؓ کی بے تابیاں

آپؐ نے ایک دن پہلی امتوں کے نیک لوگوں کی عبادات اور ان کے دورانیہ کا تذکرہ فرمایا۔ یہ سن کر آپؐ کے اصحابؓ نہ صرف متعجب ہوئے بلکہ انہوں نے بڑی حسرت سے عرض کیا کہ اے نبی معظم ﷺ اس طرح تو وہ لوگ ہم سے پیش قدم ہوں گے ہم کمزور ہیں اور پھر آج کل لوگوں کی عمریں بھی کم ہو چکی ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی جس میں شب قدر اور اس کے انعامات سے نوازا گیا۔ آپؐ نے شب قدر کے بارے میں اس قدر محنت فرمائی کہ پہلے رمضان کے ابتدائی عشرہ میں اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے عشرہ میں اعتکاف کیا بعد ازاں صحابہؓ سے فرمایا کہ آپؓ جانتے ہیں کہ میں یکے بعد دیگرے اعتکاف کرتا رہا اب مجھے بتلایا گیا ہے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ میں آئے گی۔ مجھے یہ رات دکھلائی گئی تھی مگر بھلا دی گئی۔ اب تم اس کو طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں بھول گیا ہوں بلکہ الفاظ یہ ہیں کہ مجھے بھلا دیا گیا ہے۔ شاید اس میں یہ حکمت پنہاں ہے کہ اجر و ثواب کے لحاظ سے اتنی گراں قدر رات کے چاہنے والے کچھ محنت کے ساتھ اس کو تلاش کیا کریں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.(البخاری، کتاب الصوم، باب فضل لیلة القدر)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ شبِ قدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

شب قدر کون سی رات

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرُّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.(البخاری، کتاب الصیام، باب تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجْتَهِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا یَجْتَهِدُ فِیْ غَیْرِهٖ.(مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من رمضان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں باقی دنوں کی نسبت بہت زیادہ عبادت کیا کرتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ.(بخاری،کتاب الصوم،باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان)

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ ؐ بہت زیادہ مستعد ہو جاتے۔خود جاگتے اور پوری رات اہل وعیال کو جگائے رکھتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَءَيْتَ اِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْ قَالَ تَقُوْلِيْنَ :

ام المومنین حضرت عائشہؓ طاہرہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر مجھے شب قدر میسر آ جائے تو مجھے کیا دعا کرنی چاہیے۔آپ ؐ نے فرمایا یہ دعا کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

اے اللہ! تو بڑا معاف کرنے والا اور تو معافی کو پسند کرتا ہے اس لئے مجھے معاف فرما

شبِ قدر کے بارے میں بعض علما کی زیادتیاں

شب قدر کے بارے میں رسول معظم ﷺ نے دوٹوک الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں آیا کرتی ہے۔جس رات کے بارے میں آپ نے لیلۃ القدر کی نشاندہی فرمائی اس کے متعلق صحابہ کرام ؓ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ایک کا خیال ہے کہ وہ ستائیسویں رات تھی جبکہ دوسرے صحابی ؓ کہتے ہیں وہ اکیسویں رات ہے۔اس طرح پانچ راتوں کے بارے میں صحابہ کرام ؓ کے خیالات پائے جاتے ہیں۔صحابہ کرام ؓ اوران کے بعد آنے والے لوگوں کی غالب ترین اکثریت کا نقطہ نظر یہ ہے کہ وہ پانچ راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوگی۔آپ ؐ کے واضح فرمان اور صحابہ ؓ کے اجتماعی نقطہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نظر کے باوجود کچھ علما اس بات پہ مصر ہیں کہ وہ ہر صورت ستائیسویں رات ہے۔اس غلطی کی وجہ سے لوگ زندگی بھر دوسری راتوں کی عبادت سے محروم رہتے ہیں۔اس زیادتی کے ساتھ ایک ظلم یہ ہوا کہ پندرہ شعبان کی رات کو شب برات کا نام دے کر اس کی قدر و منزلت کو شب قدر سے بھی زیادہ بیان کیا جاتا ہے۔حالانکہ جو روایت شعبان کی رات کے بارے میں حدیث کے ریکارڈ میں پائی جاتی ہے اس کے بارے میں علما کا کلیۃً اتفاق ہے کہ اس کی سند نہایت ہی کمزور ہے اور جو فضائل شب برات کے بارے میں ذکر کیے جاتے ہیں وہ اس رات کی بجائے قرآن مجید اور حدیث کے مطابق شب قدر کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔

شبِ قدر کی صبح

أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔(مسلم،باب فضل ليلة القدر وبيان محلها)

اس کی صبح سورج کی شعاعیں ہلکی ہوا کرتی ہیں۔

شبِ قدر کے بارے میں من گھڑت لطائف

نبی اکرم ﷺ نے پانچ راتوں میں کسی ایک رات کا شبِ قدر ہونا قرار دیا ہے۔اس کا فقط نشان بتلایا کہ اس کی صبح سورج کی شعاعیں ہلکی ہوتی ہیں۔لیکن کچھ اہلِ علم نے اپنے مشاہدے کی بنیاد پر اس کی نشانیوں کا اس طرح ذکر کیا ہے۔ایک کا فرمان ہے کہ اس رات ہلکی ہلکی بوندا باندی ضرور ہوتی ہے۔دوسرے کا ارشاد ہے کہ اس رات آدمی کے جسم پر کپکپی طاری ہوتی ہے اور جبریل امین علیہ السلام اس سے مصافحہ اور کچھ معانقہ کرنے کا ذکر کرتے ہیں۔بعض حضرات بیان کرتے ہوئے اس قدر آگے نکل جاتے ہیں کہ جب وہ لمحہ آتا ہے تو ہر چیز روشن اور شجر و حجر سجدے میں گر جاتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ پانی دودھ ہو جاتا ہے۔ان کے دیکھا دیکھی ان پڑھ لوگوں نے دیہاتوں میں یہ لطیفے بنا رکھے ہیں۔

کہ ایک شخص تھا جو ساری رات لکڑی کا شہتیر اٹھائے رہا۔جب قبولیت کا لحہ آیا وہ تھک کر پھینک دیتا ہے پھینکتے ہوئے کہا سونا نہیں تو لوہا ہی بن جا تو وہ شہتیر لوہا بن گیا۔

☆☆☆

شب قدر کی خصوصیات

قسمت کے فیصلے شب برات کی بجائے شب قدر میں ہوا کرتے ہیں۔

اس رات میں قرآن نازل ہوا۔

ایک لحہ نہیں پوری رات خیر و برکت والی ہے۔

شب برات پندرہ شعبان کو اور یہ رمضان المبارک میں آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آیا کرتی ہے۔

شب برات کا نام حدیث میں موجود ہی نہیں کیونکہ شب فارسی اور برات عربی کا لفظ ہے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج عبادات کا مجموعہ

استطاعت ہونے کی صورت میں زندگی میں ایک ہی مرتبہ حج فرض ہے۔شریعت نے اس کو نہایت ہی آسان رکھا چند مناسک اور مختصر دعاؤں کے علاوہ باقی مقامات پر اختیار دیا کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کا مہمان اپنے مہربان میزبان سے جو چاہے مانگتا جائے۔لیکن آج لوگوں نے حج کے ایک ایک مناسک میں اضافہ اور قدم قدم پر دعائیں ایجاد کر کے اس کو مشکل ترین عبادت بنادیا ہے۔میں نے ہر مقام پر ہونے والے اضافہ کی نشان دہی کر دی ہے تا کہ حجاج کرام من گھڑت بدعات و مشکلات سے محفوظ اور ربِ کریم کی عطا کردہ آسانیوں سے مستفید ہوسکیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکہ مکرمہ کی فضیلت

یہ وادیٔ قدس، جلالت وعظمت، رفعت وبلندی اور علومرتبت کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتی، یہ دنیا وجہاں کی تمام بستیوں، قصبوں اور شہروں میں نرالی حیثیت کی حامل ہے یہ ایسی نگری ہے جس میں داخل ہونے والے کو قرار اور سکون میسر ہوتا ہے، اس کی ہواؤں اور فضاؤں میں خالقِ کائنات نے طمانیتِ قلب کا وہ سامان پیدا فرمایا ہے جو دنیا میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔ اس کا یوں تذکرہ کیا گیا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکاً وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ O(پ٤ ال عمران ٩٦)

یقیناً لوگوں کے لئے پہلی عبادت گاہ مکہ مکرمہ میں بنائی گئی، اس میں بڑی برکت اور اس کو ہدایت کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

یہی وہ شہر مقدس ہے جس کی رب ذوالجلال نے قسمیں اٹھائی ہیں:

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ Oوَطُوْرِ سِیْنِیْنَ Oوَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ O(پ٣٠ التین ١۔٣)

قسم ہے انجیر، زیتون، طورِ سینا اور اس پُر امن شہر (مکہ) کی۔

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ O وَ اَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ O(پ٣٠ البلد ١۔٢)

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اس حال میں کہ اس شہر میں آپ اتریں گے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے مختلف موقعوں پر اس شہرِ محترم کی عزت وحرمت اور تکریم و تعظیم بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ قیامت تک اس شہر کی سرزمین اور گلی کوچوں کو جائے امن قرار دیا گیا ہے لہذا کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کے احترام واکرام میں خلل اندازی کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فلسفۂ حج

حج عبادات کا مرقع، دین کی اصلیت اور روح کا ترجمان ہے۔ یہ مسلمانوں کی اجتماعی تربیت اور ملت کے معاملات کا ہمہ گیر جائزہ لینے کا وسیع و عریض پلیٹ فارم ہے۔ شریعت نے امت مسلمہ کو اپنے اور دنیا بھر کے تعلقات و معاملات کا تجزیہ کرنے کے لئے سالانہ بین الاقوامی سٹیج مہیا کیا ہے تاکہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معاملہ میں اپنی کمی و بیشی کا احساس کرتے ہوئے توبہ و استغفار اور اجتماعی محاسبہ کی صورت میں اپنی کوتاہیوں کی تلافی کا انتظام کریں۔ جہاں اپنے کردار و گفتار کا جائزہ لینا ہے اس کے ساتھ ہی ملتِ کافرہ کے حالات و واقعات اور ان کے فکر و عمل پر کڑی نظر رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔

یہ احتساب و عمل کی ایسی تربیت گاہ ہے جس سے مسلمانوں کو بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ یہی وہ سوچ و حکمت تھی کہ سیدنا عُمر فاروقؓ حج کے موقعہ پر مملکت کے گورنروں اور اعلیٰ حکام کا اجلاس منعقد کرتے اور ان علاقوں کے عمائدین سے وہاں کے حالات و واقعات اور حکام کے طرزِ عمل کے بارے میں استفسار فرماتے اور موقع پر ہی ہدایات جاری کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کئی گورنروں کو ان کے علاقے کے معزز شہریوں کے سامنے صرف سرزنش ہی نہیں بلکہ احتساب کے لئے بھی پیش کرتے تھے۔ حج صرف چند ارکان کی ادائیگی اور فقط بڑا اجتماع منعقد کرنے کا نام نہیں بلکہ اس میں تو افکار و اعمال کی انفرادی اور اجتماعی اصلاح کا پروگرام دیا گیا ہے۔ اس لئے نبی اکرمؐ نے فرمایا:

عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِیْ اِيْضَاعٍ۔

اے حجاج کرام! سنجیدگی اور وقار اختیار کیجئے، نیکی اُچھلنے کودنے کا نام نہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرضیتِ حج

حج چند معین اور مقررہ ایام میں اللہ تعالیٰ کے دیوانوں اور پروانوں کی طرح اس کے دربار میں حاضری دینے کا نام ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حاضری کے آداب بتلائے اور کر کے دکھلائے ۔ یہ حاضری ہر شخص پر واجب ہے جو وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا O (پ۴، آل عمران ۹۷)

اور اللہ ہی کے لئے حج کرنا فرض ہے ہر اس شخص پر جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو

یہی بات نبی کریم ﷺ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمائی کہ حج فرض ہے ہر اس آدمی پر:

مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ (ترمذی، باب ما جاء من التغليظ فی ترك الحج)

جو اختیار رکھتا ہو زادِ راہ اور سواری کا جس کے ذریعے بیت اللہ پہنچ جائے۔

فضیلتِ حج

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَلْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔ (بخاری، باب حج مقبول کی فضیلت)

جناب ابوہریرہ ﷛ بیان فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ ارشاد ہوا: اللہ اور اس کے رسول ؐ پر ایمان لانا۔ پوچھنے والے نے پھر پوچھا: اسکے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ تو ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ اُس نے عرض کیا جہاد کے بعد؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حج مبرور یعنی ایسا حج جو اللہ کی رضا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لئے اور سنت کے مطابق کیا جائے یعنی جس میں فسق و فجور نہ ہو۔

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (بخاری،حج مقبول کی فضیلت)

جس نے حج کیا، شہوانی فحش امور اور گناہوں سے بچا رہا وہ اس طرح پاک صاف ہو گیا جیسا کہ آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنم دیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ حجِ مبرور کا صلہ جنت ہی ہوسکتا ہے۔(مسلم، باب حج اور عمرہ کی فضیلت)

حج کا مقصد اور اس کی روح

دینِ اسلام کا قلعہ جن برجوں کے حصار اور جن ستونوں پر استوار ہے حج ان ستونوں کی مضبوطی اور ارکان کے اوصاف اپنے وجود میں لئے ہوئے ہے جس طرح ہر چیز کا ایک وجود، ایک روح اور مغز ہوا کرتا ہے اس پر ہی ارکانِ اسلام کو تعبیر کرنا چاہیے جیسے جسم اور روح آپس میں لازم و ملزوم ہیں اسی طرح ارکانِ اسلام اور ان کی روح حج کے ساتھ منسلک کردی گئی ہے۔

دین کی ابتدا ایمان پر استوار کی گئی ہے ایمان کا خمیر اللہ کی توحید کے اقرار اور شرک سے نفرت پر اٹھایا گیا ہے۔

بیت اللہ توحید کا مرکز اور امن وامان کا گہوارہ ہے۔ حج اصلاح انسانیت اور توحید کی اشاعت کا جامع ذریعہ ہے:

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَالْقَآئِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ (الحج ۲۶۔ پ ۱۷)

اس بات کو یاد رکھئے کہ ہم نے ابراہیم کے لئے بیت اللہ کی جگہ کی نشان دہی کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقصد یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اور میرے گھر کو طواف، قیام اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھا جائے۔

حج کن پر فرض ہے؟

۱۔ مسلمان
۲۔ بالغ ہو
۳۔ مجنون نہ ہو
۴۔ راستہ پر امن ہو
۵۔ استطاعت یعنی آمد ورفت کے لئے سواری اور حج کے اخراجات، پیچھے اہل وعیال کے اخراجات کا بھی انتظام ہو۔
۶۔ عورت کے لئے محرم یا شوہر ساتھ ہو۔ البتہ جس عورت کا شوہر یا محرم ساتھ نہ ہو اور حج پر جانے والے اس کے قریبی عزیز واقربا ہوں اور اس عورت کے خاوند کو ان پر اعتماد ہو خاص کر عمر رسیدہ کو فقہا نے اجازت دی ہے۔

حج اور رزقِ حلال

حج رزقِ حلال سے کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ ؓ کے سامنے ایک شخص بیت اللہ کے ساتھ چمٹ کر بڑی آہ وزاری کے ساتھ دعائیں مانگ رہا تھا، وہ اس قدر زار و قطار رو رہا تھا کہ ہر دیکھنے والے کو اس کی حالت زار پر ترس آیا۔ صحابہؓ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر آپؐ سے عرض کیا:

اے اللہ کے نبی ﷺ اس کی تو دعا مستر نہیں ہونی چاہیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لَهٗ (مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

اس نے کھایا، پیا اور پہنا حرام ہے اس کی دعا کس طرح قبولیت کا شرف پاسکتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجِ بدل

جوشخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے حج کی نذر مانی ہو یا حج اس پر واجب ہو چکا تھا تو اس کی موت کے بعد اس کے لواحقین پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کے مال سے حج کریں تاہم حج بدل کے لئے ایسے شخص کو بھیجنا چاہیے جو پہلے خود اس فریضے سے سبک دوش ہو چکا ہو۔ اس طرح معذور اور مجبور آدمی اپنی طرف سے دوسروں کو حج کروا سکتا ہے۔ چاہے عورت ہو یا مرد حج کرنے والا اس کی نیت سے حج ادا کرے گا۔

اقسامِ حج

حج کی تین اقسام ہیں

۱۔ حجِ افراد

صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جائے جس میں عمرہ شامل نہ ہو یعنی ایک آدمی حج سے پہلے مکہ مکرمہ یا سعودی عرب کسی غرض کے لیے یا حج ہی کے لیے گیا ہے اور حج سے پہلے عمرے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ بیت اللہ یا مکہ مکرمہ جانے کے لئے عمرہ لازم نہیں وہ نیت کرے کہ میں صرف حج کر رہا ہوں۔ ایسے حج کو حج افراد کہا جاتا ہے۔

۲۔ حجِ قران

وہ حج ہے جس میں یہ نیت ہو کہ حج اور عمرہ اکٹھے کئے جائیں گے یہ عمرہ مکمل ہونے کے باوجود وہ احرام نہیں اتار سکتا، عمرے والے احرام کے ساتھ ہی اسے حج کرنا ہوگا چاہے حج اور عمرے کے درمیان کتنی ہی مدت کیوں نہ ہو۔ وہ احرام حج کی تکمیل یعنی دس ذوالحجہ کو اتار سکے گا۔ حج قران میں قربانی عمرے کے وقت ہی سے ساتھ ہونی چاہیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حجِ تمتع

حج پر جانے والا احرام باندھنے کے مقام (میقات) پر پہنچ کر وہ یہ نیت کرے گا کہ میں صرف عمرہ کا احرام باندھ رہا ہوں عمرہ کرنے کے بعد میں احرام کھول دوں گا اس طرح یہ شخص اب آٹھ ذوالحجہ کو دوبارہ جہاں وہ رہ رہا ہے، اپنی قیام گاہ سے ہی احرام باندھے گا۔ اسے میقات پر جانے کی ضرورت نہیں۔

میقات اور احرام

مرد کے لئے احرام دو سفید چادریں، ایک تہبند دوسری جسم پر لپٹنی ہے البتہ سر اور ٹخنے کھلے رکھنا لازم ہے۔ عورت اپنے ملکی لباس کو ہی احرام کے طور پر پہن لے۔ چہرہ ہاتھ اور ٹخنے ننگے رکھنے ہوں گے۔ تلبیہ احرام کی ابتدا سے لے کر سر منڈوانے تک جاری رہے گا۔

جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے اس جگہ کو میقات کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے از خود مکہ کے چاروں طرف حجاج کرام کے لئے میقات مقرر فرمائے جنوبی ایشیاء جس میں پاکستان بھی شامل ہے ان کے لئے یلملم (سعدیہ) کا مقام مقرر کیا گیا جو سمندر میں واقع ہے اس لئے حج کے لئے جانے والوں پر ضروری ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر ہی احرام باندھ لیں

ممنوعاتِ احرام

حج میں خوشبو لگانا، جان بوجھ کر مکھی، چیونٹی حتیٰ کہ جوئیں مارنا مباشرت اور نکاح جائز نہیں، البتہ سانپ، بچھو اور کاٹنے والا کتا مارا جا سکتا ہے، اسی طرح طواف قدوم (پہلا طواف) کی ابتدا میں احرام میں دایاں کندھا ننگا رہنا چاہیے، باقی وقت دونوں کندھے ڈھانپے رکھنا سنت ہے، احرام کی حالت میں نفل یا فرض نماز میں سر ڈھانپنے پر جانور ذبح کرنا یعنی اسے دم پڑ جائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احرام میں آسانیاں

O احرام سے پہلے غسل اور خوشبو لگانا سنت ہے O احرام باندھ لینے کے بعد خوشبو لگانا جائز نہیں O مرد کا احرام دو سفید چادریں ہیں O عورت جس رنگ کا چاہے لباس پہن سکتی ہے مگر شوخ نہ ہو O مرد کا سر، چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ننگے ہونے چاہییں O عورت چہرہ اور ہاتھ ننگے رکھے O عورت غیر محرم کے سامنے آنے پر چہرہ ڈھانپ سکتی ہے چاہے کپڑا اس کے چہرے پر کیوں نہ لگ جائے O احرام میں چپل پہننے کا رواج پڑ گیا ہے ورنہ عورت اور مرد ایسے جوتے پہن سکتے ہیں جو ٹخنوں سے نیچے رہتے ہوں O احرام میں نہانا، احرام بدلنا یا دھونا جسم یا سر کو کھجلانا بالکل جائز ہے O احرام میں چھتری استعمال کی جا سکتی ہے۔

بدعات و تکلفات

وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھی کرنے میں جو بال گرے اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لئے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی کا یا ایک چھوہارا

اخلاصِ نیت

تمام اعمال کا دارومدار نیت و ارادے پر ہے اس لئے حج پر جانے سے پہلے نیت صرف اللہ کی رضا کا حصول ہونا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوٰى (بخاری، باب کیف کان بدالوحی)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے آدمی جیسا ارادہ کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احرام کی حکمت وفلسفہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حاضری اور حج کے کچھ آداب مقرر کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ بیت اللہ میں حاضری دینے والے اپنے روزمرہ کے لباس میں آنے کی بجائے فقیرانہ لباس میں حاضر ہوں جو کفن سے مشابہت رکھتا ہے۔ رب کریم کا کرم ہے کہ اس نے موسم اور انسان کی کمزوریوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے اپنے گھروں سے احرام باندھنے کی بجائے میقات یعنی حدودِ حرم مقرر فرمائے تا کہ یہاں پہنچ کر زائر روزمرہ کا لباس اتار کر دو چادروں میں اپنے آپ کو لپیٹ لے۔

وہ قیمتی لباس جس کے رنگ ڈھنگ اور ڈیزائن پر یہ اترایا کرتا تھا، وہ دستارِ فضیلت جس کو سر پر سجاتے ہوئے سر بلند ہوا کرتا تھا، وہ کیپ جو کمانڈر انچیف ہونے کی علامت تھی، تاج جو بادشاہی کی جلالت وتمکنت کا نشان تھا یکا یک اس کو اتارنے کا حکم ملا اور اب بندہ مؤمن عاجزی کا پیکر بن چکا ہے۔

عمرہ

عمرہ بیت اللہ میں داخلہ سے شروع ہوتا ہے اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد حجامت کروانے پر ختم ہو جاتا ہے۔ جبکہ حج کے تمام مناسک منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں پورے کرنے ہوتے ہیں۔ صرف دس ذوالحجہ کو مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرنا حج کا حصہ ہے۔

بیت اللہ میں داخلہ

بیت اللہ میں داخلے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہیے۔ نہ ہی بیت اللہ میں داخلے کے کوئی نفل نبی اکرم ﷺ نے پڑھے، دایاں پاؤں بیت اللہ کی چوکھٹ پر رکھتے ہوئے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق یہ الفاظ بھی پڑھے جاسکتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا (ابن جریر)

اے اللہ اس گھر کی عزت وعظمت اور تکریم واحترام میں اضافہ ہی فرماتے رہنا۔

نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

داخلے اور نکلنے کی دعاؤں میں اضافہ

اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَيْتُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

وَسَهِّلْ لِيْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔

استلام۔ حجرِ اسود کو چومنا

۱۔ بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لے۔ ہاتھ یا چھڑی لگا کر چوم لے۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے جب ہاتھ سے اشارہ کیا تو ہاتھ نہیں چوما تھا۔

۳۔ کسی کو تکلیف دے کر دھکم پیل کے ذریعے آگے بڑھ کر چومنا مناسب نہیں۔

طواف کی ابتدا

حجر اسود سے ابتدا اور بیت اللہ کو بائیں جانب رکھتے ہوئے طواف کا آغاز کرے۔ پہلے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (ہلکا سا دوڑنا اور دایاں کندھا ننگا کرنا) سنت ہے۔ باقی چار چکر طبعی چال کے ساتھ پورے کرنے چاہییں۔ معذور آدمی پالکی یا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہیل چیئر پر طواف کرسکتا ہے۔طواف میں قرآن مجید کی تلاوت، درود، توبہ واستغفار، ذکرواذکار کے ساتھ دعائیں مانگی جائیں۔ دس ذوالحجہ منیٰ سے آکر طوافِ زیارت (افاضہ) حج کارکن ہے طوافِ زیارت دس ذوالحجہ کو شرعی مجبوری کی وجہ سے نہ ہو سکے تو گیارہ ذوالحجہ کو کیا جاسکتا ہے۔رات مکہ میں قیام کرنا آپ ﷺ کی سنت کے خلاف ہے واپس منیٰ میں آنا چاہیے۔

بدعت واضافہ

اللهم انی ارید طواف بیتك الحرم فیسره لی وتقبله منی۔

اللهم انی ارید طواف بیتك الحرم فیسره لی وتقبله منی سبعت اشواط طواف الحج او العمرة لله تعالی عزوجل۔

طواف کی دعاؤں میں اضافہ

طواف کے دوران کتابیں ہاتھ میں لئے ہوئے حجاج کرام ہر چکر کی الگ الگ دعا مانگ رہے ہوتے ہیں۔ہر چکر کی دعا آپ ﷺ سے ثابت نہیں لہذا حاجی جو چاہے دعا کرسکتا ہے۔

جہالت کی انتہا

کچھ علماء نے بلا شرعی دلیل لکھا ہے کہ طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا جائز نہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ جہالت کی بات نہیں ہوسکتی جس شخص کا یہ عقیدہ ہے وہ وہاں کیا لینے گیا ہے۔اور وہ طواف کس لئے کرتا ہے۔

رکنِ یمانی

رکن یمانی سے حجرِاسود تک یہ دعا پڑھنی چاہیے۔رکنِ یمانی کو چومنے کا کوئی ثبوت نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کئی علماء نے رکن عراقی اور رکن شامی کی دعائیں بنا رکھیں ہیں جنکا آپ ؐ سے ثبوت نہیں ملتا

اضافہ

الاخلاق وسوء المنقلب فی المال والاھل ولولد۔

حطیم

حطیم جو بیت اللہ کا ہی حصہ ہے اہلِ مکہ نے حلال وسائل میسر نہ ہونے کی وجہ سے اتنے حصے کی تعمیر نہیں کی تھی جس کی شاید حکمت یہ ہے کہ ہر کوئی بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کا کچھ حصہ حطیم کی صورت میں کھلا رکھ کر مومنوں کے لئے اپنے گھر میں داخلے کی حسرت کو پورا کر دیا ہے۔ یہاں نفل پڑھنا بیت اللہ کے اندر پڑھنے کے برابر ہے۔

حجرِ اسود کی عظمت اور اصلیت

مسلمان آنکھوں میں آنسو لئے ہوئے بڑی دیوانگی اور وارفتگی کے ساتھ حجر اسود کو چومتا ہے اس لئے نہیں کہ وہ پتھروں کا پجاری یا آستانوں اور بادشاہوں کے ایوانوں کا طواف کرنے والا ہے۔ وہ تو صرف حجرِ اسود کو اس لئے چوم رہا ہے کہ میرے آقا نے اس کا بوسہ لیا اور ہمیں کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اس لئے کافر اور مشرک کے پتھر چومنے اور جگہ کے طواف اور چکر لگانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسی نقطہ نظر کو حضرت فاروق اعظم ؓ نے یہ کہہ کر واضح فرمایا تھا:

یَا حَجَرُ اِنِّی اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ (بخاری کتاب الحج)

اے حجر اسود! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نفع ونقصان تیرے ہاتھ میں نہیں۔ تجھے چوم اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لئے رہاہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا تھا اگر نہ میں ہرگز ایسا نہ کرتا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ (ترمذی)

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حجرِ اسود جب جنت سے آیا تھا۔ تو اس کا رنگ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا اب لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو چکا ہے۔ (مشکوٰۃ۔ باب دخول مکہ وطواف)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔ (ترمذی، ابن ماجه)

ابن عباس ؓ ہی ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم اٹھا کر یہ ارشاد فرمایا کہ روزِ محشر اللہ تعالیٰ اس کو آنکھیں عطا فرمائے گا۔ وہ حجر اسود ہر بوسہ لینے والے کو پہچان کر اس کے بارے میں گواہی دے گا۔

مقام ابراہیم علیہ السلام

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

مقامِ ابراہیم کو جائے نماز کے طور پر اختیار کیجیے۔

مقام ابراہیم کے قریب دو نفل ادا کرنا سنت ہے پہلی رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنی چاہیے رش کی صورت میں جہاں چاہیں بیت اللہ میں یہ نفل ادا کرسکتے ہیں۔ اور جونسی چاہیں دعا کریں آپ ؐ سے مخصوص دعا ثابت نہیں۔ حج کی کتابوں میں اس موقعہ پر دعائیں لکھی ہیں حالانکہ آپ ؐ سے کوئی دعا ثابت نہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعی صفا و مروہ کے مسائل میں

بے پناہ تکلف

کچھ علما چکر کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں کہ صفا سے واپس مروہ پر ایک چکر شمار کرنا چاہیے اس کا کوئی ثبوت نہیں اور حجاج کرام کو بے پناہ تکلیف دینے کے مترادف ہے۔

1- سعی صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا دعا کے بعد مرد کو سر منڈوانا یا کتروانا چاہیے البتہ منڈوانا افضل ہے۔ عورت خود یا اپنے محرم کے ذریعے چند بال معمولی سے کاٹ لے۔

2- سعی کے درمیان کوئی مخصوص دعا نہیں۔

3- سبز نشانوں کے درمیان مرد کا ہلکا سا دوڑنا سنت ہے عورت عام چال میں سعی کرے

4- صفا سے مروہ ایک اور مروہ سے صفا دو چکر شمار کرنے سنت ہیں۔ اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ہوگا۔

5- تکلیف کی صورت میں سواری پر سعی اور بیت اللہ کا طواف جائز ہے۔

مروہ پر چڑھتے ہوئے یہ کلمات کہنا سنت ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

صفا و مروہ کے درمیان ذکر و اذکار کے ساتھ کوئی بھی دعا مانگ سکتا ہے۔

مروہ اور زمزم

دنیا میں بڑے بڑے پہاڑ اپنی بلندی اور فلک بوسی کے اعتبار سے مشہور ہیں۔ پھر ان میں مرمر اور یاقوت و عقیق بھی پائے جاتے ہیں مگر احترام و اکرام اور قدر و قیمت کے اعتبار سے صفا اور مروہ بظاہر معمولی پہاڑیاں ہیں مگر یہ اپنے دامن میں ایک تاریخی پس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منظر اور شعائر اللہ کا تقدس لئے ہوئے ہیں جہاں محترمہ حاجرہ علیہا السلام نے بیقراری میں قدم رکھے اور چکر کاٹے۔ رب کریم نے ان دو پہاڑیوں کو شعائر اللہ کہہ کر قیامت تک کے لئے حجاج کرام پر ہی نہیں سرورِ دو عالم ﷺ پر بھی سعی کو لازم قرار دیا۔ حکم ہوا چاہے تم خوشی میں ہو یا غم میں تمھیں بھی اسی طرح چکر کاٹنا ہوں گے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (پ۲ البقرہ ۱۵۸)

یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی اور نشانیوں میں سے یہ دو نشانیاں ہیں لہذا جو بھی حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان سعی کرے (دوڑ لگائے)۔ جو خوشی سے کوئی نیکی کرے گا اللہ تعالیٰ کو اس کی نیکی کا علم ہے اور وہ تو قدر کرنے والا ہے۔

دوسرا تحفہ زمزم کی صورت میں ایسا پانی حاصل ہوا جس میں غذائیت کے تمام لوازمات موجود ہیں اور اس میں ہر بیماری کی شفا رکھ دی گئی ہے۔ نہ معلوم کتنے مریض صحت یاب ہوئے اور کتنے مسافروں کو بھوک کی سختیوں سے اس پانی نے نجات بخشی اللہ اللہ! کیسے دو انعامات جس سے کسی مومن کا بے نیاز ہونا تو درکنار، وہ تو سعی اور زمزم کے لئے تڑپ رہے ہیں اور قیامت تک سعی بین الصفاء والمروہ اور زمزم کی خاطر مومن تڑپتے رہیں گے۔ یہ ایسی یادگاریں ہیں جن کا مقابلہ کروڑوں اور اربوں کی لاگت سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ خاندانِ ابراہیمؑ کے دنیا و آخرت میں عزت و عظمت اور صدقۂ جاریہ کے نشان ہیں۔

حج کی ابتدا

۸۔ ذوالحج کو اپنی اپنی جگہ سے احرام باندھنا چاہیے۔ منیٰ جانے سے پہلے بیت اللہ کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طواف کرنا آپؐ کی سنت نہیں بلکہ احرام باندھنے کے بعد صحابہؓ اور آپؐ سیدھے منیٰ کو چل دیے تھے۔

۸ ذوالحج کو اس مسافر کو منیٰ میں جا کر خیمہ زن ہونے کا حکم ہوا۔ حاجی اپنے گھر بار کی رونقیں اور راحت و آرام کو چھوڑ کر پہاڑوں میں بسیرا کرتے ہوئے تلبیہ کی صدائیں بلند کر رہا ہے کہ اے اللہ! میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تیرے حکم کی اطاعت وفرمانبرداری میں سنگریزوں پر آ بیٹھا ہوں اب تو میری حاضری کو ضرور قبول کر لیجیے۔

یہاں نمازِ قصر، ذکر واذکار، دعاومناجات کے ساتھ تلبیہ کثرت سے کہنا چاہیے۔

سمع واطاعت کا نقطۂ عروج

عرفات کی حاضری حج کا رکنِ عظیم ہونے کے باوجود حکم یہ ہے کہ یہاں غروب آفتاب کے فوراً بعد نمازِ مغرب ادا کئے بغیر یہاں سے مزدلفہ روانہ ہو جایا جائے۔ مسلمان کی سمع واطاعت کا اندازہ کیجئے کہ وہ مومن جو نماز کے وقت کا انتظار کیا کرتا تھا اور نماز کا وقت ہوتے ہی ہر تعلق سے لاتعلق ہو کر اس کے قدم مسجد کی طرف اٹھ جایا کرتے تھے وہ نماز جس کی پابندیٔ وقت کے لئے یہ حکم تھا۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۝ (پ ۵ النساء ۱۰۳)

مومنوں کے لئے نماز کے اوقات مقرر کر دیے گئے ہیں۔

لیکن اب حکم ہوا ہے کہ یہاں نماز پڑھنے کی بجائے یونہی آگے چل دیجئے اور مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو ادا کیا جائے۔ ایک لمحہ ٹھہر کے ذرا سوچئے کہ بندہ اپنے رب کے حکم کے سامنے کس طرح بے اختیار و بے بس ہے کہ پہلے بیماری یا کسی مجبوری کے بغیر اس نے ظہر اور عصر جمع کی تھیں اور مغرب کی نماز کے لئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں ٹھہرنے کی اجازت ہی نہیں یہ وہی مقامِ مقدس ہے کہ جہاں آپ ﷺ نے انسانیت کو اس کے دونوں جہاں کی کامیابی کی گارنٹی دیتے ہوئے ایک چارٹر سے متعارف کروایا تھا۔

عرفہ اور مزدلفہ کے دن زیادتی اور بدعت

نبی اکرم ﷺ اور مکی مدنی تمام صحابہؓ نے یہاں ظہر اور عصر نمازِ قصر پڑھی۔ ہمارے علما فرماتے ہیں کہ نہیں نمازیں مکمل پڑھنی چاہییں۔ یہ سراسر سنت کی خلاف ورزی ہے۔

نبی محترم ﷺ نے اپنی امت پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے نہ خود اس رات تہجد کے لئے اٹھے اور نہ ہی لوگوں کو تلقین فرمائی۔ اس لئے کہ سفر کی صعوبتوں اور تھکاوٹوں کی بنا پر لوگوں کو آرام کا موقع میسر آ جائے۔

بدعات و اضافہ

حج کے تربیت کیمپوں میں مزدلفہ کی رات کو لیلۃ القدر سے افضل یا برابر بیان کیا جاتا ہے پھر ایسے لوگوں کا فرمان ہے کہ آپ تو اعلیٰ مقام کے حامل تھے اس لئے آپ تو ساری رات آرام فرماتے رہے۔ ہمیں اس رات کو غنیمت سمجھ کر جاگنا چاہیے یہ من گھڑت بات اور اپنی طرف سے اضافہ ہے اسی انداز کو بدعت کہا گیا ہے۔

منٰی میں واپسی

اللہ کے پاک نبی ﷺ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک دعا و مناجات میں مصروف رہے اور جونہی سورج نکلنے کا وقت قریب آیا آپ مِنٰی کی طرف رواں دواں ہوئے۔ راستے میں وادی محسّر سے گزرتے ہوئے آپؐ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہاں سے تیزی کے ساتھ نکل جائیے کیونکہ اسی جگہ یمن کے گورنر ابرہہ اور اس کے ساتھیوں کو اللہ کے عذاب نے تہس نہس کر دیا تھا۔ منیٰ پہنچنے کی کوئی دعا آپؐ سے ثابت نہیں۔

منیٰ کی خودساختہ دعا

لیکن افسوس یہاں بھی اس دعا کا اضافہ ضروری سمجھا گیا:

الهم هذه منى فامنن علىّ بما مننت به على اوليائك.

رمی (کنکریاں مارنا)

منیٰ پہنچنے کے بعد سب سے پہلا کام بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا ہے۔ رمی کوئی کھیل اور رسم نہیں ہے بلکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پرعزم اور جرأت مندانہ اقدام کی عملی تائید اور انسانیت کے ابدی اور ازلی دشمن شیطان سے نفرتوں کی انتہا کا مظہر ہے۔

۱۔ کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

۲۔ کنکری قریباً چنے کے دانے کے برابر ہونی چاہیے (مشکوٰۃ باب الرمی الجمار)

۳۔ کنکری مارتے وقت قبلہ بائیں طرف ہونا چاہیے۔ (بخاری کتاب الحج)

۴۔ دس ذوالحجہ کو ظہر سے پہلے صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنی ہوتی ہیں۔ گیارہ بارہ ذوالحجہ کو ظہر کے بعد چھوٹے، درمیانے اور بڑے شیطان کو اسی ترتیب کے ساتھ کنکریاں مارنی چاہییں۔ ہر دو کو کنکریاں مار کر دعا کرنی سنت ہے آپؐ نے دعا نہیں کی جوتے، دوپٹے، کنکریاں دھونا اور گالیاں دینا جہالت کی بات ہے۔ جہالت کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں قرآن کا حکم ہے۔

اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ۝ (اعراف ۱۹۹)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قربانی اور حجامت کا فلسفہ

طاغوت پر نفرت وحقارت کے پتھر برسانے کے بعد مسلمان اس قابل ہوجاتا ہے کہ وہ بالفعل آگے بڑھتے ہوئے قربانی پیش کر سکے۔ قربانی اس بات کی علامت ہے کہ اگر ملک وملت کو میرے ایثار کی ضرورت پیش آئی تو میں ہر چیز کو قربان گاہ پر لے آؤں گا۔ انہی احساسات کو قرآن کی زبان میں قربانی کی نیت قرار دیا گیا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (پ۸ سورۃ انعام ۱۶۲)

فرمادیجئے کہ میری نماز اور قربانی، زندگی اور موت اللہ رب العلمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اس بات کا حکم ہوا کہ میں سب سے پہلے تابع فرمان ہو جاؤں

پھر بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

کہہ کر قربانی کرنی چاہیے قربانی کا جانور دو دانت والا ہونا ضروری ہے نہ ملنے کی صورت میں صرف چھترا یا دنبہ کھیرا کیا جاسکتا ہے۔ لاغر، کانے، لنگڑے، اور عیب دار جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں۔ چار دن قربانی کرنا جائز ہے مگر افضل پہلے دن ہے کیونکہ آپؐ نے حج کے موقع پر تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے باقی حضرت علیؓ نے ذبح کیے۔ اور یہ سب کے سب پہلے دن قربان کئے گئے۔ قربانی دوسرے دنوں میں بھی ذبح کی جاسکتی ہے۔

حجامت

صفا و مروہ کی سعی کے بعد بندۂ عاجز کے قدم مروہ پر جم گئے ہیں اور قبلہ رخ ہو کر اللہ کے حضور اپنی سعی و کوشش اور حاضری کی قبولیت کی دعائیں کر رہا ہے۔ پھر وہ یک دم اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بال منڈوانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے وہ بال جو اس کی زینت اور خوبصورتی کی علامت تھے، جنہیں سنوار اور سنبھال کر رکھا کرتا تھا آج یہ اس قدر اپنے رب کے حضور وارفتگی اور سپردگی کا اظہار کر رہا ہے کہ لباس کو احرام کے وقت ہی اتار پھینکا تھا لیکن اس وقت اس نے اپنے وجود کی زینت و جمال کو بھی اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے۔

حجامت میں تکلفات

حلق ہو یا تقصیر دائیں طرف سے ابتدا کرو اور اس وقت اللـه اکبر الله اکبر لاالہ الا اللـه والله اکبر الله اکبر ولله الحمد کہتے جاؤ۔ بعد فراغت بھی کہو سب مسلمانوں کی بخشش مانگو۔

بال دفن کرو اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جدا ہو دفن کر دیا کرو۔

طوافِ زیارت

دس ذوالحج کا آخری اور چوتھا کام مکہ معظمہ میں واپسی بیت اللہ کا طواف صفا اور مروہ کی سعی ہے۔ طوافِ زیارت کسی شرعی عذر کی وجہ سے دس ذوالحجہ کو رہ جائے تو گیارہ ذوالحجہ کو کیا جا سکتا ہے۔ یہ طواف حج کے ارکان میں سے ہے۔ اسے لازماً کرنا ہوگا۔ طوافِ زیارت کی رات مکہ معظمہ میں قیام آپؐ کی سنت کے خلاف ہے۔ طواف کے دوران بدعات سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔ وہی دعائیں اور اذکار کئے جائیں جو نبی محترم ﷺ سے ثابت ہیں۔

ایامِ تشریق

گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحج ایام تشریق ہیں۔ نماز، ذکر اور دعائیں کرنے کے ساتھ شیطانوں کو زوال کے بعد کنکریاں مارے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمرہ اور حج کا مختصر طریقہ

۱۔میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا۔سہولت اس میں ہے کہ ایئر پورٹ پر احرام باندھ لیا جائے۔البتہ تلبیہ میقات سے شروع ہوگا۔

احرام دو سفید چادریں،ایک تہبند اور دوسری جسم پر لینا ہے۔البتہ حج یا عمرہ کی تکمیل تک سر ننگا رکھنا ضروری ہے ورنہ دم (قربانی) پڑ جائے گا۔اس طرح دایاں کندھا صرف رمل کے وقت ننگا کرنا ہے۔اس سے پہلے اور بعد ننگا رکھنا سنت نہیں۔رمل صرف پہلے طواف کے پہلے تین چکروں میں کرنا ہے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.بیت اللہ پہنچ کر تلبیہ ختم کر دیں۔

۲۔احرام سے پہلے حجامت،غسل،خوشبو استعمال کرنی چاہیے۔احرام میں غسل کرنا جائز اور خوشبو لگانا حرام ہے۔

۳۔چند مستثنیٰ جانوروں کے علاوہ احرام میں جان بوجھ کر کوئی جانور مکھی،مچھر مارنا حتیٰ کہ بال توڑنے سے دم پڑ جائے گا۔البتہ سر اور جسم کو کھجلانا جائز ہے چاہے کوئی بال ٹوٹ جائے۔

۴۔احرام کے دو نفل ادا کرنا آپؐ سے ثابت نہیں البتہ کوئی پڑھنا چاہے تو علما نے انہیں جائز قرار دیا ہے۔

۵۔عمرہ کی نیت اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ

۶۔بیت اللہ میں دایاں پاؤں رکھنے کے ساتھ اللھم افتح لی ابواب رحمتك پڑھنا آپؐ کی سنت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۷۔ حجرِ اسود سے طواف کا آغاز اور بسم اللہ اللہ اکبر پکارنا اگر عمرہ یا حج کسی دوسرے کی طرف سے ہو تو اس کا نام لینا چاہیے۔

۸۔ پہلے طواف کے پہلے تین چکروں میں ہلکا ہلکا دوڑنا (رمل) ضروری ہے۔ رکنِ یمانی سے حجرِ اسود تک یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ ۲۰۱۔ پ۲)

۹۔ رکنِ یمانی کا بوسہ لینا خلافِ سنت ہے۔ ہجوم کی صورت میں لوگوں کو تکلیف دینے کی بجائے حجرِ اسود کو ہاتھ یا چھڑی سے اشارہ کرنا آپ ؐ کا طریقہ ہے۔

۱۰۔ حجرِ اسود کو چھڑی یا ہاتھ سے چھونا اور چھڑی یا ہاتھ کو چومنا سنت ہے۔

۱۱۔ اشارہ کرتے ہوئے ہاتھ یا چھڑی کو چومنا آپ ؐ سے ثابت نہیں۔

۱۲۔ طواف میں دعا، ذکر اور تلاوتِ قرآن مجید، درود، توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔

۱۳۔ طواف کے ہر چکر کی کوئی مخصوص دعا آپ ؐ سے ہرگز ثابت نہیں۔

۱۴۔ طواف کے سات چکروں کے بعد مقام ابراہیمؑ کے قریب دو نفل پڑھنا سنت ہے جگہ نہ ملنے کی بنا پر حرم میں جہاں چاہے ادا کر سکتا ہے۔

۱۵۔ چکروں کی تعداد میں شک ہو تو کم تعداد شمار کر کے باقی پورے کرے۔

۱۶۔ نماز یا کسی وجہ سے درمیان میں طواف چھوڑنا پڑے تو بعد میں اسی چکر سے آگے گنتی شروع کرے۔

۱۷۔ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم یا جہاں جگہ ملے دو نفل پڑھنا سنت ہیں۔ پہلی رکعت میں الکافرون دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھنی چاہیے۔

۱۸۔ نوافل کے بعد زم زم پینا سنت ہے اور جسم کو لگانا جائز ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سعی صفا و مروہ

۱۹۔سعی صفا سے شروع کرنی چاہیے۔

۲۰۔سعی میں صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک دو چکر شمار ہوں گے۔

۲۱۔آتے جاتے وقت نشان زدہ ستونوں کے درمیان صرف مردوں کو دوڑنا چاہیے عورتیں آرام سے سعی کریں۔

۲۲۔ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا، مروہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کرنا بعد میں سر منڈوانا آپ کی سنت مبارکہ ہے۔

۲۳۔سر کتروانے کی بجائے منڈوانا زیادہ افضل ہے۔

۲۴۔عورت کو اپنے سر کے کہیں سے بھی چند بال انگلی کی پور کے برابر خود کاٹنے چاہییں۔

۲۵۔حجامت کے بعد عمرہ مکمل ہو جاتا ہے۔حجِ تمتع کرنے والا آٹھ ذوالحجہ تک کوئی بھی لباس پہن سکتا ہے۔

۲۶۔فرض نماز کے بعد افضل ترین عبادت بیت اللہ کا طواف کرنا ہے۔

حج کی ابتدا

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجٍّ

۱۔حج کے لئے عمرہ جیسا احرام اور اس میں احتیاط کرنی ضروری ہے۔

۲۔حج کے لئے ان الفاظ سے نیت کرنا ہے۔

عرفات

۱۔نو ذی الحجہ ظہر اور عصر عرفات میں ادا کرنا آپ کی سنت ہے۔

۲۔عرفات میں مقیم اور مسافر کو دو رکعتیں ظہر اور دو رکعت نماز عصر ادا کرنی چاہییں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔عرفات میں فرض کے علاوہ کوئی نماز ادا کرنا نیکی کے بجائے سنت کی مخالفت ہے۔

۴۔عرفات میں آپؐ ذکر واذکار اور مغرب تک اللہ کے حضور دعائیں ہی کرتے رہے۔

۵۔مجبوری کی حالت میں دس ذی الحجہ کو رات کے کسی وقت بھی عرفات پہنچنے سے حج ہو جائے گا البتہ اسے صبح کی نماز مزدلفہ ادا کرنا ہو گی۔(ابوداؤد، ترمذی)

۶۔شرعی عذر کے باوجود بھی عرفات میں نہ پہنچنے والا حج سے محروم ہو جائے گا بے شک اس نے باقی مناسک پورے کر لئے ہوں۔

۷۔مغرب کی اذان کے وقت عرفات سے مزدلفہ کی طرف جانا سنت رسول ﷺ ہے مغرب کی نماز عرفات میں یا مزدلفہ پہنچنے سے پہلے ادا کرنا سنت کی خلاف ورزی ہے۔

مزدلفہ

۱۔مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز اکٹھی ادا کرنا سنت ہے۔

۲۔مزدلفہ میں آپؐ سے تہجد پڑھنا ثابت نہیں اس لئے نفل پڑھنے کی بجائے ساری رات آرام کرنا ہی سنت کی اتباع ہے۔

۳۔رات آرام کے وقت مزدلفہ میں سر، ہاتھ اور پاؤں ننگے رہنے چاہییں۔

۴۔بارش اور سردی کی وجہ سے چھتری یا کسی چھت کے نیچے ٹھہرنا جائز ہے۔

۵۔صبح کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے چند لمحے پہلے منیٰ کی طرف جانا آپ کا طریقہ مبارک ہے۔راستے میں مشعر الحرام کے مقام پر قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا سنت ہے

کنکریاں

۱۔تلبیہ پکارتے ہوئے منیٰ جانا چاہیے۔

۲۔جہاں ابرہہ کی فوج تباہ ہوئی تھی اس وادی محسر سے تیزی سے گزرنا آپ کی سنت ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کنکریاں مزدلفہ یا کہیں سے بھی لی جاسکتی ہیں۔

۴۔ رمی کی استعمال شدہ کنکریاں لینا جائز نہیں۔

۵۔ مجبوری کی حالت میں تاخیر اور دوسرا شخص بھی کنکریاں مار سکتا ہے۔

10 ذی الحجہ

حج کے حوالے سے یہ مشکل ترین دن ہے اس میں چار کام کرنا ہوتے ہیں۔

۱۔ قربانی ۲۔ حجامت ۳۔ رمی (کنکریاں مارنا) ۴۔ طوافِ افاضہ۔ ان کی ترتیب میں آگا پیچھا جائز ہے۔

بلا عذرِ شرعی اس طواف کے بعد مکہ میں قیام کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ افاضہ کا معنی ہی لوٹنا ہے۔

ایامِ تشریق

ایامِ تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ ہیں۔ منیٰ میں ۱۱، ۱۲ کو قیام کرنا لازم ہے۔ تیسرے دن رہنے یا رخصت ہونے کا اختیار دیا گیا ہے۔ (القرآن۔ پ ۲)

حج کے بنیادی ارکان

تین ہیں: احرام باندھنا، عرفات میں ٹھہرنا اور عید کے دن کا طواف یعنی طوافِ زیارت

حج میں کمی وبیشی کی تلافی (دم)

مذکورہ بالا تین ارکان کے علاوہ حج کا کوئی رکن، بھول کر یا کسی مجبوری کی بنا پر رہ جائے تو اسے (دم) قربانی دینا پڑے گی:

○ مجبوری یا بھول کر میقات پر احرام نہیں باندھا اور میقات سے آگے گزر گیا ہے۔

○ احرام کی حالت میں خوشبو لگانا ○ حجامت کروانا ،مرد ہو یا عورت دستانے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہننا O مرد کا سر ڈھانپنا O عورت کا غیر محرم کے سامنے نہ ہونے کے باوجود چہرہ ڈھانپنا O مرد کا جرابیں رموزے پہننا O احرام کی حالت میں قمیص یا شلوار پہننا۔

دم کا معنی ہے خون بہانا، بکرا، دنبہ، گائے یا اونٹ ذبح کرنا۔ بعض علما نے دم میں قربانی کی شرائط کو لازم قرار دیا ہے جبکہ دوسرے علما کا نقطہ نظر یہ ہے کہ قربانی کی صورت میں دم کرتے ہوئے قربانی کی شرائط لازم ہیں باقی دم میں قربانی کی شرائط ضروری نہیں۔

احترامِ مدینہ

رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ طیبہ کا نام یثرب تھا۔ نبی دوجہاں نے جب اس شہر میں ورودِ مسعود فرمایا تو اس بستی کا نام مدینۃ الرسول رکھ دیا گیا۔ اس طرح اس نگری کو رسول کا شہر اور مرکز اسلام ہونے کے ساتھ اس کے گلی کوچوں اور بازاروں کو سرورِ دوعالم ﷺ اور صحابہؓ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے۔

اِنَّ اِبْـرَاهِيـمَ حَـرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّى حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يَقْطَعُ عِظَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا۔

ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں ان دو پہاڑوں (عیر وثور) کے درمیان اس قطعۂ ارض کو حرم قرار دیتا ہوں اس لئے نہ اس کے درختوں کو کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں شکار کرنے کی اجازت ہوگی۔

مسجد نبوی

اللہ کی بنائی ہوئی وسیع وعریض زمین پر تین ہی مقدس مقامات ہیں۔ جن کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشادِ عالی ہے کہ: ان کی زیارت کے لئے جانے والا اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حضور اجر وثواب پائے گا۔ان میں دوسرا مقدس مقام مرکز اسلام یعنی آپ ﷺ کی مسجد مبارک ہے۔اس میں ایک نماز ادا کرنے والے کو ایک ہزار کے برابر اجر ملے گا۔(مسلم، کتاب الحج)

اور دوسرے موقع پر اس میں اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہزار کی بجائے اسے پچاس ہزار نماز کے برابر اجر عطا کیا جائے گا۔اس مسجد کے ایک کونے میں آپ ﷺ کا روضہ اطہر اور آپؐ کے ساتھ صدیق رضی اللہ عنہ و فاروق رضی اللہ عنہ آرام فرما رہے ہیں، جو محشر کے دن ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

روضۃ الرسول ﷺ

کوئی پتھر دل اور سیاہ قلب، منکرِ رسولؐ ہی ہو سکتا ہے جو دور دراز کا سفر کرتے ہوئے آپ ﷺ کی مسجد میں حاضری دی لیکن آپؐ کی قبر پاک پر جانے کا جذبہ نہ رکھتا ہو جبکہ آپؐ نے مسلمانوں کے عام قبرستان میں جانے کی تلقین فرمائی ہے تاکہ انسان کو موت یاد آسکے کیونکہ قبرستان آدمی کے لیے جائے عبرت کی حیثیت رکھتا ہے۔آپؐ اپنی حیاتِ مبارکہ میں جنت البقیع (صحابہؓ کا قبرستان) جایا کرتے تھے۔یہ تو سرورِ دو جہاں، محسنِ انسانیت اور اس رحیم و کریم ہستی عظیم ﷺ کی آرام گاہ ہے جنہوں نے انسانیت کی ہدایت کے لیے وہ دکھ اور تکالیف اٹھائیں جس سے رہتی دنیا تک کسی کو واسطہ نہیں پڑے گا۔آپؐ کے ساتھ آپؐ کے دست و باز و مشیر و وزیر دو عظیم خلفاءؓ آسودہ حال ہیں جنہوں نے دین اسلام کے پرچم کو دنیا میں سب سے زیادہ بلند و بالا کیا تھا۔اس لئے یہاں پہنچ کر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کے امت پر احسانات اور خدمات کو یاد کر کے نہایت ہی والہانہ اور پرسوز انداز میں درود اور دعا کرنی چاہیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن بدعت وشرک سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔کیونکہ آپؐ نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا تھا:

لَعْنَةُ اللّٰه علی الْیَهُوْدِ وَالْنَصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ هِمْ مَسَاجِد۔

(بخاری) اللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِی وَثَنًا یُعْبَدُ۔(ابو داؤد)

اللہ یہود ونصاریٰ پر پھٹکار کرے انہوں نے محبت وعقیدت میں آ کر اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔(بخاری) اے اللہ میری قبر پر ایسا نہ ہونے دیجئے کہ آنے والے یہاں عبادت کا انداز اختیار کرلیں (ابوداؤد)

شرک وبدعت کی انتہا

۱۔اس لئے روضۂ رسول ﷺ کی جالیوں کو چومنا بدعت ہے۔

۲۔نیتاً روضہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۲۔بلند آواز سے درود ادب کے منافی اور آپ کو آوازیں دینا گستاخی اور شرک ہے۔

۳۔مدینہ میں مسئلہ سمجھ کر چالیس نمازیں پوری کرنے کا پختہ ثبوت نہیں۔

لیکن یہاں تو شرک وبدعت کی اس طرح تعلیم دی جاتی ہے۔

اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحَضُوْرِكَ وَقِیَامِكَ وَسَلَامِكَ اَیْ بِجَمِیْعِ اَحْوَالِكَ وَاَفْعَالِكَ وَارْتِحَالِكَ وَمَقَامِكَ۔

بے شک رسول اللہ ﷺ تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہوتے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں۔

مسجدِ قبا

یہ وہ مسجد ہے جس کو اسلام کی پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے نبی محترم ﷺ جب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو پہلے آپؐ نے مدینہ سے تقریباً تین میل دور اس کے مضافات قبا میں اندازاً چوبیس دن قیام فرمایا یہاں آپ کا تاریخ ساز اور شاندار استقبال کیا گیا۔ یہاں آپؐ نے اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی قرآن مجید نے تعریف فرمائی ہے اور آپؐ کی حدیث مبارکہ ہے

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا أَوْ رَاكِبًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا میں تشریف لاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کرتے۔

زیارات کا فلسفہ

مدینہ کی سرزمین پر کچھ زیارات ایسی ہیں جہاں اس نیت و ارادے کے ساتھ جانا کہ وہاں سے ایمان میں حلاوت، طبیعت میں ذوق اور نگاہ عبرت کشادہ ہو جائے اس کے لئے پہلی عبرت گاہ جنت البقیع وہ قبرستان ہے جس میں دس ہزار صحابہ کرامؓ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیاں آرام کر رہی ہیں۔ بدعات سے اجتناب کرتے ہوئے یہاں پہنچ کر قبرستان کی زیارت اور دعا کرنا آپؐ کی سنت ہے۔

مسجد قبلتین

حصولِ علم اور نگاہِ عبرت کی کشادگی کے لئے تاریخی اور جغرافیائی مطالعہ ہمیشہ سے مسلمہ رہا ہے۔ مسجدِ قبلتین کی زیارت کرنا کہ یہ وہ مسجد مبارک ہے جس کے نمازیوں نے سمع و اطاعت کی نادر مثال قائم کی تھی: نماز کی حالت میں جب کسی آواز دینے والے نے کہا: بھائیو کیا کر رہے ہو قبلہ تو مسجدِ اقصیٰ کی بجائے کعبۃ اللہ مقرر ہو چکا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ابھی تک اسی طرف ہی منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ سعادت مند نمازیوں نے ایک لمحہ تاخیر کیے بغیر نماز کی حالت میں ہی اپنے چہروں کو بدل لیا تھا یہ کوئی معمولی تبدیلی نہ تھی بلکہ امام صفوں کو چیرتے ہوئے مقتدیوں کی پچھلی طرف کھڑا ہوا اور نمازی الٹے منہ ہو گئے اگر کوئی اس جذبے کے ساتھ مسجد قبلتین جاتا ہے کہ میں تاریخ کے دریچوں میں وہ منظر دیکھنا چاہوں گا تو اس کے جانے میں کوئی حرج نہیں۔

حق و باطل کی رزم گاہیں

جذبات، محبت اور غیرتِ اسلام کے پیش نظر مسلمان بدر و اُحد کے میدانوں میں ہونے والے حق و باطل کے معرکوں کا جغرافیائی اور نظریاتی نقشہ دیکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے خونِ غیرت میں اضافہ کر سکے۔ یہ وہ رزم گاہیں ہیں جہاں عساکرِ اسلام نے جرأت و بہادری کے وہ کارنامے دکھلائے جس کو سن کر دنیا آج بھی انگشت بدنداں رہ جاتی ہے یہیں تو شیرِ اسلام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کفار کو للکارتے ہوئے میدانِ جہاد کے روشن راستوں پر نظر آتے ہیں۔ یہی تو وہ مورچے ہیں جہاں جب ایک مجاہد کو حلق پر تیر لگا تو وہ یہ کہتے ہوئے زمین پر گر پڑا تھا کہ اللہ کی قسم! میں تو کامیاب ہو گیا فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ یہ میدان اُحد ہے جس میں دخترانِ اسلام زخمی مجاہدین کو پانی پلانے اور مرہم پٹی کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہیں۔ وہ غار بھی تو یہیں واقع ہے کہ جب ابوسفیان نے لشکر کفر کا سربراہ ہونے کے حوالے سے اپنی عارضی اور جزوقتی کامیابی پر اتراتے ہوئے یہ نعرے بلند کیے تھے: أعل هبل "آج ہبل (بت) پہلے سے بہت زیادہ بلند و بالا ہوا جا رہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرکیہ نعرے کے مقابلے میں اپنے قریب ساتھیوں کو فرمایا تھا کہ خاموشی کے بجائے جواب دیجئے: اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج میں دعا کی قبولیت کے اوقات و مقامات

یہ سفر بڑا ہی مبارک ہے۔ فضول باتیں کرنے کی بجائے ذکر واذکار اور اللہ کے حضور حاجات ومناجات پیش کرنے چاہییں۔ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسافر کی دعا قبول کرتا ہے۔ آج تو آپ اللہ تعالیٰ کے گھر کے راہی ہیں۔ اس لئے یقینِ محکم کے ساتھ دعائیں کرتے رہیے۔

☆ طواف بیت اللہ کے دوران۔ ☆ مسجد نبویؐ اور مسجد قبا میں قیام اور نماز کے وقت

☆ طواف کے دوران بالخصوص۔

☆ حجرِ اسود سے بیت اللہ کے دروازے تک۔

☆ بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے بالخصوص جب ابر باراں کا سماں ہو۔

☆ زم زم کا پانی پیتے وقت

☆ صفا اور مروہ کی سعی کے دوران۔

☆ سعی کے اختتام پر، صفا پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو سامنے رکھتے ہوئے۔

☆ مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت کی ادائیگی کے بعد۔

☆ عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور کنکریاں مارنے کے وقت سوائے بڑے شیطان کے۔

****

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مطبوعات اکیڈمی

از قلم میاں محمد جمیل

آپ ﷺ کا حج

3 ایڈیشن

آپ ﷺ کی نماز

7 ایڈیشن

برکات رمضان

1 ایڈیشن

خطباتِ انبیاء علیہم السلام

عنقریب دستیاب ہے

سیرتِ ابراھیم علیہ السلام

7 ایڈیشن

انبیاء کا طریقۂ دعاء

2 ایڈیشن

آپ ﷺ کا تہذیب وتمدن

5 ایڈیشن

زکوٰۃ کے مسائل و فوائد

1 ایڈیشن

اتحادِ امت اور نظمِ جماعت

2 ایڈیشن

فضیلتِ قربانی اور اس کے مسائل

4 ایڈیشن

مشکلات کیوں؟ نکلنے کے الہامی راستے

6 ایڈیشن

تفصیلی تعارف صفحہ 128